قصیدہ در نعت سید المرسلین خاتم النبیین حضرت محمد مصطفٰے احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم

۱		۹۸

در گنجینۂ معنی پہ کب تک قفل ابجد کا ٭ زباں ہو گوہر افشاں دل ہو گر [illegible] اسیر [illegible] کا

کثافت جسمِ ظلمانی کی دھو آبِ ریاضت سے ٭ کہ ہو خلعت ترے زیبِ بدن روحِ مجرد کا

پڑے یاجوج و ماجوج آدمی کے نفس و شیطاں ہیں ٭ بنا سے زہد پر عالم ہو ذو القرنین کی سد کا

فنا فی اللہ ہونے میں مزا عمرِ ابد کا ہے ٭ مٹا نقشِ دوئی طالب ہے گر عیشِ مخلّد کا

ہرا کر کشتِ دل کو گریۂ خوفِ الٰہی سے ٭ نظر آئے تماشا سبزۂ چرخِ زبرجد کا

رہِ عرفاں میں ہشیاری سے اے سالک قدم رکھنا ٭ کہ اس صحرائے مرد افگن میں ڈر ہے دام اور دد کا

ہوائے طوبیٰ میں پھر پرواز کیا کھولے
قفس جیب بستہ در ہوتا ہے [illegible]

ترا ترقی ہے نمایاں بحر عالم میں
حباب و قطرہ نے دیکھا تماشا جزر و مد کا

[illegible] سے حق آئے زباں پر وہ بھی باطل ہے
پے عبرت ہے کافی واقعہ منصور و سرمد کا

پہ خرقہ سالوس کو اے شیخ تہ کر رکھ
ترے ہاتھوں گریباں چاک ہے محراب مسجد کا

ملا قرب پردہ جلوہ گر ہے بزم امکاں میں
تہی ہے حشو خود بینی سے بالش جسکی مسند کا

کبھی ہوگی نہ ہرگز سرکشی کم نفس سرکش کی
پٹے جبتک نہ اسپ تازیانہ زجر اور زد کا

رگ گردن سے وہ اقرب ہے شاہد نحن اقرب ہے
خلاف اہل بینش ہے گماں اقرب پہ ابعد کا

قدم رکھ کہکے لبیک آستان قرب مولی پہ
دبا تو خانہ کعبہ میں پہلو سنگ اسود کا

اگر بالغ خرد ہے سعی کر کسب فضائل میں
شرافت اسمیں ہے تو فخر ہو اپنے اب و جد کا

ملاتا ہے تکبر خاک میں اے خاک کے پتلے
تواضع سے نہ ہوتا حال یہ ابلیس مرتد کا

منور ہے جو کرنا روح کو انوار باطن سے
جلا ویرانۂ دل میں چراغ اسرار سرمد کا

ملا تو اپنے ہاتھوں آپ یاران لباسی میں
کہاں زیب بدن جسوقت پیراہن خوشامد کا

عبث قصر رفیع الشان تو اے منعم بناتا ہے
کہ تو ہے اور محشر تک ہے حجرہ کنج مرقد کا

علو معلوم عجز عارفاں کنہ حقیقت میں
لب خاموش سے نکلا نتیجہ عرض مقصد کا

نکالو کہ برم اہل دل سے ہو وہ قلب ماہیت
کہ بدلے آتش یاقوت سے پانی زمرد کا

بیان سرقت سے جسم میں روحوں کو وجد آیا
کوئی مضمون لکھو مت از خال و خط و خد کا

اشعار

وای پیش چشم ہے کہ تو [illegible] آمد [illegible]
بپا ہوتا قیامت کا ہے آنا اوس سہی قد کا

صفِ مژگاں نے کافر کی کیا ہی عزمِ خونریزی
خدا حافظ ہی اس حملے میں ملکِ لا ہر حد کا

اوٹھائیں دل پہ چوٹیں ہمنے کیا کیا ہجرِ جاناں میں
یہ ماہ و کہکشاں ہی آفلک یا ہی چھ گد کا

تڑپنا کشتگانِ تیغِ حسرت کا قیامت ہی
اوڑیگا مثل کا غذ ایک دن تعویذ مرکا

جو سچ پوچھو تو معنی وصل کے اسکے سوا کیا ہیں
کہ تم میں اور ہم میں ربط ہو حرفِ مشدد

نہ کچھ پایا بہت دیکھا حسابِ فاضل و باقی
دہانِ تنگ جاناں ہی مگر نقطہ ندارد

مری ہر بات کو ذکرِ عدو پر کاٹ دیتا ہی
چڑاتی ہی زباں قاتل کی مونہہ تیغِ مہند کا

صنوبر صحنِ گلشن میں اکڑتا ہی اکڑنے دو
کبھی سیدھا کریگا اوسکو جلوہ اوس ہی قد کا

نگاہِ شوق نے اپنی کیا اوسمیں بھی کام اپنا
نقابِ رخ میں گو عالم تھا ذوالقرنین کی سد کا

پئے تعزیرِ دل ہی تازیانہ زلف کا زیبا
کیا ہی ارتکاب اسنے گناہِ شوق بیحد کا

سلیماں ہو کے اے ممتاز صیفِ بتاں کب تک
خدا راضی ہو تجھ سے لکھ قصیدہ نعت احمد کا
صلی اللہ علیہ وسلم

مطلع

ہر اک طفلِ دبستاں کا سبق کیوں ہو نہ ابجد کا
الف احمد کا اوّل ہیں ہی دال آخر میں احمد کا
صلی اللہ علیہ وسلم

تعالی اللہ عجب میداں ہی عز و جاہ احمد کا
فضائے لامکاں بھی جسمیں ہی اک آنہ کنبد کا

خیال آیا جو وصفِ روئے تابانِ محمد کا
دلِ تاریک پر عالم ہوا نورِ مجسد کا
صلواة اللہ علیہ

ملک قدموں پر اوسکے حاملانِ عرش نے آنکھیں
ہیں نعلینِ مبارک اوسکی افسر فرق فرقد کا

جمالِ معنوی منضم ہی اوسکے حسنِ صوری سے
محمد میں ہی پیدا صاف ہی میمِ مشدد کا

محمد ہی محمد ہی وظیفہ رات دن مجھکو
مزا کیا کیا زباں لیتی ہی اس تکرارِ بیحد کا
صلی اللہ علیہ وسلم

ہوئے مداح عقل و زہر کی اہلِ قریش اوسکے
چکایا اوسنے کعبے میں وہ قصہ سنگِ اسود کا

وہاں پاس زندگانی کو بدل ڈالیں — پئے اموات الرہو حلم ملبوس جسد کا

خلد و محبوب خدا میں فرق بیّن ہے — یہ فخر المرسلیں وہ افتخار اپنے اب و جد کا

سوخ دینِ موسوی اوسکی شریعت سے — کہ ہے قرآن ناسخ نسخۂ لوحِ زبرجد کا

ہم مشک چین آتی ہے وہ موتی برستے ہیں — سحاب تر برستا ہے جو گیسوئے محمد کا

دلیلیں منکروں کی قطع کیں معجز بیانی سے — لیا اونسے زباں سے کام شمشیرِ مہند کا

ہوئے انوار عرفاں منعکس آئینۂ دل میں — رخ پُر نور حضرت ہے چراغ اسرار سرمد کا

بہارِ ہشت جنت انجمن کا ایک گلدستہ — ہے سبحان الذی اسریٰ چمن گلگشت احمد کا

تعالی اللہ کیا رفعت ہے ایوانِ مصلی کی — کہیں نیچا ہے جس سے قصر نہ طاقِ زبرجد کا

لبِ شیریں سے اوسکے گلشنِ جنت میں رضواں نے — ملایا چشمۂ تسنیم میں شیرہ تبرزد نبات ۱۲ کا

خطا ہے تفرقہ محبوب یزداں اور یزداں میں — کہ وہ عاشق ہے مولی کا جو عاشق ہے محمد کا

غنائے نفس کی دولت ملی تھی کسقدر اوسکو — یقدر کاہ تھا کوہ اوسکو یاقوت و زمرد کا

جمالِ شاہد غیبی کا جو مشتاق ہو دل سے — اوٹھا کر دیکھ لے وہ پردہ رخ میم احمد کا

لبِ گوہر فشاں وقتِ تکلم صاف کہتے ہیں — کہ ہے یہ سینۂ شفاف گنج اسرار سرمد کا

علوم اولین و آخریں تھے اوسکے سینے میں — منافی شان کے ہوتا سبق مکتب میں ابجد کا

لکھوں اب چند مطلع مدح ہا ضر میں بلند ایسے — کہ آگے جنکی رفعت کے ہو نیچا فرق فرقد کا

مطلع

بہار باغ امکاں ہے تماشا تیری مسند کا — کہ ہر بوٹا ہے اک گلشن کمال صنع ایزد کا

[illegible] — تو ہوتا سایہ گستر بیگماں طوبی ترے قد کا

ترا در قبلہ [illegible] — ترے دربار کو کہئے کہ ہے دربار ایزد کا

ہوا جب عرشیوں میں شور تیری آمد آمد کا
ہوا بیتاب شوقِ دید میں دل لبید کا

کتابِ عالمِ امکاں مجزا ہی پڑی رہتی
جو شیرازہ نہ بندھتا تیری خاطر ابد کا

شبِ قدر اس جہاں میں اور زلفِ حور جنت میں
دو عالم پر ہوا ہی منقسم سایہ ترے ...

بہ رنگِ طائرِ قبلہ نما اے قبلۂ عالم
تری جانب ہی مائل رہے دل ہر نیک اور ...

سب اوصافِ پسندیدہ میں تو ہی فردِ کامل ہی
تری خاطر ہوا ہی وضع صیغہ جمع و مفرد کا

خدا سے کی ہی بیعت تجھ سے بیعت کرنیوالوں نے
کہ وصف آیا ید اللہ فوق ایدیہم[ل] ترے ید کا

حصارِ امن دیکھا نام نامی کو بلاؤں میں
سنا کرتی تھی خلقت نام ذو القرنین کی سد کا

لبِ رنگیں سے پھیکا پڑ گیا یاقوتِ رمانی
جو دیکھا سبزۂ خط کو تو منہہ اوترا زمرد کا

کوئی کیسا ہی نابینا ہو ہوں چودہ طبق روشن
لگا دیکھے ذرا آنکھوں میں سرمہ خاکِ مرقد کا

تماشا اک نظر آئیگا اوس کو فتنۂ محشر
اوٹھا دنیا سے جو مخمور تیری چشمِ اسود کا

تجھے حاجت کسی مشکل میں کیا ہو دستگیری کی
ید اللہ زور بازو ہی ترے دستِ موید کا

سراپا نورِ یزدانی ہی تو یا ظلِّ ربانی
یہ ہی امکان سے خارج کہ ہو سایہ ترے قد کا

سلاطینِ زمیں رہنے کو آئے کس خوشامد سے
ہوا بانی جو تو اسلام کے قصرِ مشید کا

ہوے قدسی شبِ معراج کیا کیا محوِ مداحی
کہ پھر ایسا کہاں ملتا اونھیں موقع خوشامد کا

امامت مسجدِ اقصیٰ میں کی تو نے رسولوں کی
شناسا ہر نبی تھا اپنے اپنے منصب و حد کا

ازل سے تا ابد دیتا رہے گر المضاعف تو
کبھی کم ہو نہ گنجینہ ترے انعامِ بے حد کا

تری وہ جنبشِ ابرو ہی اک ادنیٰ اشارے میں
حریمِ پاک کی جانب ہو رخ ہر ایک معبد کا

عطا کی ہی کلیدِ لب وہ تجکو حق تعالیٰ نے
کہ جس سے ہو گیا مفتوح گنج اسرارِ سرمد کا

پہونچنا منزلِ مقصود پر دشوار کیا ہوتا
ترا نقشِ قدم تھا خضر ہمکو راہِ مقصد کا

[ل] قال اللہ تعالیٰ ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیہم ۱۲ منہ کان اللہ لہٗ

...شب تاب زہرہ صبح کا تارا
...سو کا شانہ گر کوئی اوترا ہوا پایا
...عت کو طاعت حق کی اہلِ حق سمجھتے ہیں
معراج آیا ابرِ رحمت پیشوائی کو
ہوا شقِ قمر پھر بھی رہے محروم ایمان سے
تجھے تعبیر کرنا مصحفِ ناطق سے صادق ہے
وہی مقتل ہر اک کافر کا جنگِ بدر میں ٹھیرا
حقیقت نقدِ جاں کی کیا ہے بازارِ مدینہ میں
نہیں کچھ غم کسوٹی کا وہاں کامل عیاروں کو
صدف میں آسماں کی بھی نہیں دُرِ یتیم ایسا
وہی میں ہوں وہی میری نواسنجی مدینے میں
ہوا سے روضۂ عالی میں کیا کیا پنکھے لیے ہیں
چراغِ طور پر الماس کا فانوس رکھا ہے
درِ دولت پہ تیرے ہو میسر ناصیہ سائی
پلا دے شربتِ دیدار اپنا اے مسیحا تو
جسے کحل الجواہر کہتے ہیں نظروں سے گر جائے
... روضۂ اقدس کے ... مژگاں سے

کروں میں استعارہ کس سے تیرے خال اور خد کا
بنایا آسماں نے تاج عزت فرق فرقد کا
یہی مفہوم ہے اللہ کے قولِ موکد کا
ہوا چرخِ بریں پر غل جو تیری آمد آمد کا
ٹھکانا ہے کہیں کفار کے اس کفر بیجد کا
مزارِ پاک ہے مصداق قرآنِ مجلد کا
کہ جسکے سمت اشارا تھا ترے قولِ موکد کا
یہ سودا کوڑیوں کے مول ہے باغِ مخلد کا
کھرا کھوٹا عیاں ہوتا ہے ہر زندیق و مرتد کا
عجب گوہر مدینے کو ملا روضے کے گنبد کا
رہا ہونا قفس سے شرط ہے مرغِ مقید کا
قفس ہے ٹوٹنے کو طائرِ روحِ مقید کا
یہی دل کو نظر آتا ہے عالم تیرے گنبد کا
مجھے بھی مرحمت ہو تاجِ اوجِ فرق فرقد کا
بُرا ہے حال تیرے ہجر میں ممتاز احمد کا
لگاؤں اپنی آنکھوں میں وہ سرمہ خاکِ مرقد کا
کہیں جاروب کش مجھکو مزارِ پاکِ احمد کا صلی اللہ علیہ وسلم
کروں خورشید کی مانند میں بھی طوف مرقد کا
رہے قطبِ شمالی تاج جب تک فرق فرقد کا

۱۲ — ومن یطع الرسول فقد اطاع اللہ — سبحان الذی اسریٰ
۱۳ — اقتربت الساعۃ وانشق القمر — عفی عنہ

جبینِ چرخ پہ افشاں رہے قوسِ قزح جبتک | رہے تا سنبلہ ہمرنگ گیسوئے مجعد کا
درود اللہ کا تجھپر ہوا اور اصحاب و عترت پر | ہوا ہے جن سے استحکام اس دینِ مؤید کا

قصیدہ در نعت سرورِ کائنات مفخرِ موجودات
علیہ افضل الصلوات والتسلیمات

۲   ۸۰

آج ہمثل جہاں میں ہے مرا ذہن سلیم | جو میں کہدوں کریں اربابِ معانی تسلیم
ابن وائل کا مرے نطق سے ہے ناطقہ بند | امرء القیس ہے شاگرد مرا نو تعلیم
دولتِ سحر بیانی ہے مرے ہاتھ کا میل | جو تہیدست ہیں کرتا ہوں اونہیں میں تقسیم
نہیں تجدید مضامیں میں مرا کوئی نظیر | نہیں تخلیق معانی میں مرا کوئی سہیم
طبع مواج ہے دریا کی طرح کانِ گہر | نقطہ نقطہ سخنِ صاف کا ہے درِ یتیم
فکر رنگیں ہے مری باغِ فصاحت کو بہار | چمنستانِ بلاغت کو مرا دم ہے نسیم
ملکِ معنی کا مرے ہاتھ میں ہے نظم و نسق | نظم اور نثر کی وابستہ ہے مجھ سے تنظیم
سیفِ براں کا لیا کام قلم سے اپنے | فتح کس لطف سے کی میں نے سخن کی اقلیم
حسن تجدید سے آراستہ کر دیتا ہوں | جب میں کرتا ہوں مضامینِ کہن کی ترمیم
دولتِ سحر بیانی ہے زباں میں میری | میرے قدموں سے لگے رہتے ہیں گنجِ زر و سیم
آبِ گوہر کی صفائی کا تو کیا ذکر یہاں | شستگی میں مری تقریر ہے رشکِ تسنیم
نظمِ رنگیں کو اگر زیبِ قلم کرتا ہوں | مثلِ پھولوں کے ہر اک صفحے سے آتی ہے شمیم
منحرف اپنی طبیعت سے جو ہو جائے سخن | ایک ہی نسخہ میں ہو جائے شفا وہ ہوں حکیم

ہو مسلم وہ شہ ملک معانی سب کو — زینتِ فرق کروں جسکے ہیں تاج تکریم

حسن تقریر و بیان کا مرے کیا کہنا ہی — کہ جو تخصیص ہی مانع تو ہی جامع تعمیم

ہوں میں نقاد معانی مری جودت ہی محک — نقد معنی کو پرکھتا ہوں بسانِ زر و سیم

نخلبندی سے مری گلشنِ معنی سرسبز — آبیاری سے مطرا چمنِ فیضِ عمیم

مدۃ العمر جریدہ ہے مرا کار آمد — ورنہ بعد ایک برس کے ہی نکمی تقویم

کھینچ کر تیغِ زباں ہو جو خیالِ تسخیر — دو ہی باتوں میں مری ہو سپر انداز غنیم

اب بھی منکر ہو مرا کوئی تو ہی وہ فرعون — صفحہ سادہ مرا ہی ید بیضائے کلیم

شل دریا کے کسی سے بھی مجھے بخل نہیں — خوشہ چیں ہیں مرے خرمن کے سخی ہوں کہ لئیم

خلعتِ حسنِ سعادت سے مشرف ہو عدو — میرے پاس آتے ہی بدلے وہ شقاوت کی گلیم

آدمی کے لیئے اکسیر ہی صحبت میری — ہیں ارسطو سے زباں میرے مشیر اور ندیم

جو ہیں سرکش وہ بٹھاتے ہیں مجھے آنکھوں پر — اوٹھ کھڑے ہوتے ہیں مغرور برائے تعظیم

گو بظاہر ہوں علائق میں مقید لیکن — گوشۂ دل ہی مرا جانبِ خلاق کریم

کیوں فضائل میں نہ یکتا ہوں کہ اوسکا ہوں غلام — خاک در جسکی ہی اکلیل سر عرش عظیم

وہ شہنشاہ فلک رتبہ جناب احمد صلی اللہ علیہ وسلم — نازشِ یوسفؑ و یعقوبؑ و مسیحاؑ و کلیمؑ

اوسکی سرکار معلی کے ملک پرچہ نویس — عقل کل سے بھی عقیل اوسکے وزیر اور ندیم

حکم اوسکا ہی رواں خلق میں مثلِ تقدیر — بلکہ تقدیر اوسے کرتی ہی جھک کر تسلیم

سکہ اور خطبہ ہو نام سے اوسکے نامی — مرحمت کی زر و قرطاس کو اوسنے تکریم

اون [illegible] دیتے ہیں خراج — سنجر و بہمن و داراب و جم و دابشلیم

عدل میں کیا ہی وہ بیمثل ہی اللہ اللہ — ذات باری کی طرح اوسکا مماثل ہی عدیم

عدل میں اوسکے عجب وصف ہی ماشاءاللہ
کہ کسی اسم کی کرتا نہیں کوئی ترخیم

واہ کیا اوج پہ ہی کوکب اقبال اوسکا
آنکھیں کھل جائیں اگر دیکھ لیں اہل تنجیم

تخت اوسکا ہی جو رفرف تو ہی لولاک افسر
کونسے شاہ نے پایا ہی یہ تخت و دیہیم

کہکشاں گوشۂ پرچم ہی علم کا اوسکے
اوسکی شمشیر کا اک عکس ہی مریخ

ہوا [illegible] خطاب اوسکے ہوا خواہونکا
دشمن بدگہر اوسکا ہی ملقب بزنیم

عدم آباد سے بھی آئے مقید ہو کر
بھاگ کر جائے کہاں اوسکا بداقبال غنیم

جب بھی اوصاف ہوں اوسکے نہ عطارد سے رقم
سات جلدیں ہوں فلک کی اگر اس سے بھی ضخیم

وہ محمد ہی جو ہی صدر مقام محمود
صلی اللہ علیہ وسلم
وہ محمد ہی جو ہی مہر نبوت سے وسیم
علیہ افضل التحیہ بکرۃ وعشیہ

وہ محمد ہی جو ہی مالک حوض کوثر
صلوۃ اللہ علیہ الف الف مرہ
وہ محمد ہی جو ہی دوزخ و جنت کا قسیم
صلوۃ اللہ علیہ بعدد قطرہ [illegible]

وہ محمد ہی ہوا جس پہ نزول قرآن
اللہم صل وسلم علیہ
کتب منزلہ جس سے ہوئیں کہنہ تقویم

بعد عیسیٰ کے جو تھا قصر نبوت ناقص
ہوگئی اوسکی [illegible] تتمیم

لب جاں بخش ستایش سے ملے عیسیٰ کو
ہوسکے مداح جو موسیٰ تو کیا حق نے کلیم

اوسکی افزائش اجلال کے خواہاں تھے ذبیح
تر زباں اوسکی ستایش میں رہے ابراہیم

سمت کنعاں جو گئی اوس کی نسیم الطاف
سونگھی یعقوب نے پیراہن یوسف کی شمیم

کہیں احسنت جسے حضرت حسان سنکر
مدح حاضر میں کیا میں نے وہ مطلع ترقیم

مطلع

بارک اللہ وہ دیا حق نے تجھے خلق عظیم
شاہد عدل کرم کا ترے قرآن کریم

سب رسولوں کے بھی کل معجزے اتنے ہونگے
جسقدر خلق نے دیکھے ترے اعجاز قویم

تو نے کی رجعت خورشید زروے اعجاز
تیری اونگلی کے اشارے سے ہوا ماہ دو نیم

ہو سے کافور ترے آبِ دہن سے امراض
جنبشِ لب سے تری چاق ہوئے جو تھے سقیم

تو وہ ہے غیرتِ عیسیٰ کہ تری اُمت نے
بارہا خاک سے زندہ کیئے اجسامِ رمیم

اونگلیوں سے تری مواج ہوا آبِ رواں
گلشنِ دہر میں چلنے لگی جو سے تسنیم

خسف سے مسخ سے طوفاں سے نہ بچتی خلقت
تو نہ ہوتا جو حریص[۱] اور رؤف اور رحیم

وہ طمانچہ ہے نہ وہ درد ہے اے رحمتِ خلق
بچ گیا اوس سے ترے صدقے میں شیطانِ رجیم

اهدِ قومی[۲] کے سوا جنگِ احد میں یاشاہ
بددعا دی نہ بداندیشوں کو تو وہ ہے حلیم

صدر مشروح[۳] ترا کیوں نہ ہو گنجینۂ علم
ہو جو اُستاد ترا خاص خداوند علیم

تجھ پر اللہ کو تھا ختمِ نبوت منظور
انبیاؑ پر نہ ہوئی اس لیئے تجھکو تقدیم

بعد سب نبیوں کے بھیجا تجھے اے ختمِ رسلؐ
جانبِ حق سے یہ تخصیص ہی بعدِ تعمیم

طرفۃ العین میں تو عرشِ معلی پہ گیا
شانِ رفعت کو تری خوب سمجھتے ہیں فہیم

خرقِ افلاک ہوا عرش پہ جانے سے ترے
آئے چکر میں نہ کیوں مثلِ فلک عقلِ حکیم

ادن منی[۴] کی صدا عرش سے پیہم آئی
جو کسی کی نہ ہوئی تھی ہوئی تیری تعظیم

نکہتِ گلشنِ فردوس کا کس کو ہے دماغ
ہمنے سونگھی ہے ترے خلقِ معطر کی شمیم

تیرے دیدار کے مشتاق ہیں وہ رویا ہیں
سالہا سال سے سوتے ہیں جو اصحابِ رقیم

آج تک چاٹتے ہیں ہونٹ جو تھے گرسنہ چشم
تو نے یاشاہ وہ کی نعمتِ الواں تقسیم

تیرے اعدا کو جلاتا ہے یہاں تیرا جلال
حشر میں اونکے اوڑا یگی دھوئیں نارِ جحیم

لقمۂ چرب جہنم کے ہیں بدخواہ ترے
ہو رہے ہیں جو غذاؤں سے لحیم اور شحیم

عیش و عشرت سر اعدا کو ہے اک استدراج[۵]
کیسے دیوانے ہیں ہے اونکو گمانِ تنعیم

تیرے بدخواہ نہ سمجھے ہیں نہ سمجھیں گے کبھی
راہ پر اونکو نہ لائیگی کسی کی تفہیم

---

[۱] لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیه ما عنتم حریص علیکم بالمؤمنین رؤف رحیم ۱۲

[۲] اهد قومی فانهم لا یعلمون ۱۲ منه غفرله

[۳] الم نشرح لک صدرک ۱۲ منه غفرله

[۴] ادن منی کما فی الحدیث القدسی ۱۲ منه رحمۃ اللہ تعالیٰ

[۵] اشارہ ہست بقوله تعالیٰ سنستدرجهم من حیث لا یعلمون ۱۲ منه غفرله

تیری عترت کو جنھوں نے نہ دیا قطرۂ آب — خوب دوزخ میں ملیگا اونہیں غساق و حمیم

کیا عجب بند جہنم سے جو آزاد رہے — خلد کا امت عاصی کے لئے تو ہی زعیم

شافع حشر سے امید شفاعت ہی سبھے — ہوں گنہگار میں لیکن مجھے کیا دہشت و بیم

حشر میں نشر میں کافی ہی حمایت تیری — کچھ بگاڑینگے نہ میرا مرے افعال ذمیم

عرصۂ حشر میں اک طرفہ تماشا ہوگا — بخشے جائینگے جو ہیں چین کے سیہ کار و اثیم

ساتھ تیرے مجھے دیدار خدا ہوے کاش — باغ فردوس میں لیجا سے ترا لطف عمیم

تیرے مشتاق جو دیکھینگے ترا حسن و جمال — اونکی آنکھوں میں سمائینگے نہ جنت کے نعیم

فکر یہ ہی ترے روضے کا کریں جاکے طواف — بے سبب کعبے میں استادہ نہیں رکن و حطیم

کاش نکلے سفر ملک عرب کی کوئی راہ — خطۂ ہند میں کب تک رہوں یا شاہ مقیم

تا کجا ضبط کروں آہ و فغان و نالہ — کر رہا ہی مجھے بیتاب بہت ہجر الیم

چپ سائل کو ترے در پہ ہی حاضر ممتاز

مدد اے مظہر لطف و کرم و فیض عمیم

تمت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ظہورِ صنع ذرّے ذرّے میں ہے اے خدا تیرا
وجودِ خلق ہے آئینۂ قدرت نما تیرا

منور پیش طاقِ ہستیِ موہوم تجھ سے ہے
شبستانِ جہاں میں شمع ہے نورِ بقا تیرا

دلِ بینا کو آتا ہے نظر تو لاکھ پردوں میں
جو معدوم البصیرہ ہو وہ دیکھے جلوہ کیا تیرا

گہر قطرے کو تو کرتا ہے اور خورشید ذرّے کو
یہ ہے عاجز نوازی اور وہ جوشِ عطا تیرا
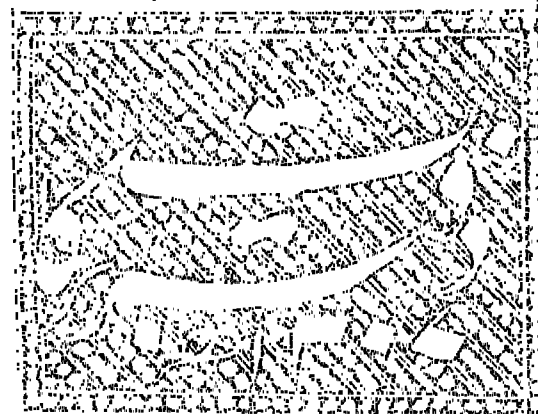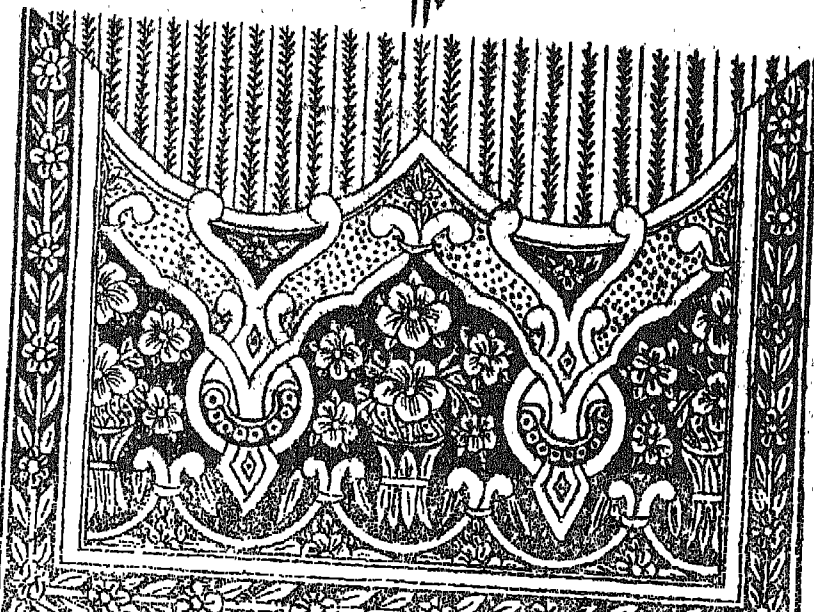
قدر اندازیِ قدرت میں تیری ذات یکتا ہے
نشانے سے خطا کرتا نہیں تیرِ قضا تیرا

جسے چاہے تو اپنے قہر سے کر دے تہ و بالا
کہ ہے تحت الثریٰ سے حکم تا فوق السما تیرا

الٰہی ہے مرے کس کام کا نقشِ سلیمانی
کہ دل پر ہو گیا ہے مرتسم نقشِ بقا تیرا

چراغِ نورِ عرفاں طاقِ دل میں میرے روشن ہو
بنے شمعِ حریمِ جاں جمالِ دلربا تیرا

سرآرا سے استغنا ہوں میں ملکِ قناعت میں
خدایا زیبِ فرقِ عجز ہو تاجِ رضا تیرا

دلِ بیمارِ اُلفت کے شفا ہرگز نہ ہاتھ آئے
رفیقِ جاں رہے تا نزع دردِ لا دوا تیرا

خوشا یہ نعمتِ عظمیٰ بنایا امتِ احمد صلی اللہ علیہ
کروں میں کس زباں کس منہ سے شکرانہ ادا تیرا

الٰہی حسنِ ایمان و عمل کا ساتھ توشہ ہو
کرے جب عزمِ سفر دنیا سے یہ محوِ لقا تیرا

ریاضِ خلد میں عیشِ مخلد کے مزے لوٹوں
ملے مجھکو پئے گلگشت باغِ دلکشا تیرا

۳

سیاہی نامۂ اعمال کی ممتاز دھو ڈالی
سحابِ رحمتِ حق بن گیا جوشِ بُکا تیرا

۱۴

تو ہی حامی ہے اے اللہ میرا
کہ شیطاں ہے بڑا بدخواہ میرا

غرض کیا ہے کہ واقف ہو کسی سے
تجھے جانے دلِ آگاہ میرا

گدا و شاہ ہیں مملوک اوسکے
زمانے کا ہے مالک شاہ میرا

ہوائے شوق میں ہو گرم پروانہ
تنِ کاہیدہ مثلِ کاہ میرا

جدھر سے ہو وصولِ منزلِ قرب
اودھر کو ہو مرورِ راہ میرا

سرِ دامانِ تسلیم و رضا سے
نہ ہو ہاتھ اے خدا کوتاہ میرا

الٰہی جیفۂ دنیائے دوں سے
ترقی پہ ہو استکراہ میرا

پڑیں انوارِ حسنِ لم یزل کے
بنے سینہ تجلی گاہ میرا

جگر میں مشتعل ہو شعلۂ عشق
نہ ہو سیے وجہ وِردِ آہ میرا

تری مشہور ہے بندہ نوازی
لقب ہے بندۂ درگاہ میرا

غلام احمد صلوٰۃ اللہ علیہ کا ہوں بندہ خدا کا
تعالیٰ اللہ عزّ و جاہ میرا

نگاہِ لطفِ حق سے آگے ممتاز

۳	بلا کیا ہی غضب جانکاہ سیہرا	۱۵

روبرو ہے آئینہ اوسکے رخ پر نور کا ‌ ‌ خال و خط پیش نظر ہے شاہد مستور کا

وہ بھی تھا اک شعلہ اوسکے عارض پر نور کا ‌ ‌ ورنہ کیوں پروانہ ہوتا کوئی شمع طور کا

نو عروس حسن محبوب خدا کو دیکھکر ‌ ‌ موںہہ دکھاتے ہمکو اپنا موںہہ تو دیکھو حور کا

ساقی کوثر کی رحمت سے قلم ہی باغ باغ ‌ ‌ نقطے نقطے میں مزا ہی دانۂ انگور کا

موت بھی آکر سرہانے سے اوسکے ٹل گئی ‌ ‌ ہاتھہ پکڑا آپ نے جس جان بلب رنجور کا

دشمن اوسکا دوست ہو جسکی حمایت وہ کریں ‌ ‌ ہو محافظ سنگ خارا شیشۂ بلور کا

وہ شہنشاہ زمن تو ہی تری درگاہ میں ‌ ‌ کام کرنا فخر ہے فغفور کو مزدور کا

ساقی کوثر کی فیاضی مجھے یاد آگئی ‌ ‌ دیکھکر لبریز ساغر بادۂ انگور کا

آپ نے چل کر مکاں سے لامکاں میں دم لیا ‌ ‌ آج تک کسنے کیا ایسا ارادہ دور کا

رحمت عالم ہو تم تم سے مری فریاد ہی ‌ ‌ نغمۂ جاں بخش محشر میں ہو نالہ صور کا

فتح و نصرت کی نظر آتی تھی ہر سو روشنی ‌ ‌ اوج پر تھا کیا ستارہ لشکر منصور کا

روی و زلف مصطفےٰ کو دیکھکر دل بول اوٹھا ‌ ‌ ہی سحر کے ہاتھہ میں دامن شب دیجور کا

اشک خونیں دیدۂ خونبار سے تھمتے نہیں ‌ ‌ آستین مرحمت پھاہا ہی اس ناسور کا

داغ الفت سے وہ ٹھنڈک ہی کلیجے کو مرے ‌ ‌ جل گیا جی نام سنکر مرہم کافور کا

۴	رطب و یابس یہ ستایش ہو ملے حسن قبول تحفۂ ناچیز ہی ممتاز بے مقدور کا	۱۳

خلعت ختم نبوت کسے شایاں ہوتا ‌ ‌ کون ہم مرتبۂ فخر رسولاں ہوتا

گوشۂ امن و اماں اور ترے دشمن کو ‌ ‌ اور تو اور خدا بھی نہ نگہباں ہوتا

جز غم عشق پیمبر دل شیدا میں نہیں
کیا تکلف نہ کسی کا اگر ارماں ہوتا

خواجۂ کون و مکاں عقدہ کشائی کیجے
کار دشوار ہمارا نہیں آساں ہوتا

دیکھ لیتے کسی دن خواب میں دیدار حضور
اسمیں نقصان ترا کیا شب ہجراں ہوتا

حسن محبوب خدا دیکھکے آنکھیں کھلتیں
کاش عہد نبوی میں مہ کنعاں ہوتا

کونسی چیز کی مولیٰ نے کمی رکھی تھی
کہ کریموں کا میں شرمندۂ احساں ہوتا

دیکھلو آکے مجھے صدقہ مسیحائی کا
درد کا میرے کسی سے نہیں درماں ہوتا

جلوۂ بادشہ کون و مکاں ہے دل میں
جس مکاں میں ہو مکیں وہ نہیں ویراں ہوتا

جوش سیلاب شفاعت میں تری بہہ جاتا
تا فلک بھی جو مرا تودۂ عصیاں ہوتا

ہوتی ذات نبوی حجت حسن اخلاق
عظمت خلق پہ ناطق جو نہ قرآں ہوتا

۵ — آپ ممتاز مدینے کو چلے تو ہوتے
آپ کا شوق دلیل خضر بیاباں ہوتا — ۱۳

اونکے فیض قدم سے باغ ہوا
کوہ اسمیں ہوا کہ راغ ہوا

غم دنیا نے کھو دیا تھا مجھے
شوق دل آپکا سراغ ہوا

للہ الحمد یا د موسلے میں
غم دارین سے فراغ ہوا

کوے حضرت سے جب صبا آئی
عطر پرور مرا دماغ ہوا

دل جلا خوب تیرے اعدا کا
برق خاطف حسد کا داغ ہوا

ہو گیا گلشن مدینہ میں
دل افسردہ باغ باغ ہوا

داغ الفت سے دل رہا روشن
کبھی یہہ گھر نہ بے چراغ ہوا

نام نامی کو لوح پر لکھکر
خامۂ صنع کو دماغ ہوا

بادۂ عشق مصطفیٰ کے لئے
شیشۂ دل مرا ایاغ ہوا

روبرو عارض منور کے
مہر تابان کا گل چراغ ہوا

عشق سے ڈھب ترا بھڑک اوٹھا
دل مرا کیا ہوا او جاغ ہوا

خواب میں سونگھکر تری زلفین
آسماں پہ مرا دماغ ہوا

۶

جس قدر کھاے داغ عشق نبی
دلِ ممتاز باغ باغ ہوا

۱۱

لٹ کے الفت میں تری بے سر و ساماں ہونا
ہی یہی مالکِ سرمایۂ ایماں ہونا

خاک وہ دل ہی کہ جس دل میں تری یاد نہیں
قابل افسوس کے اوس گھر کا ہی ویراں ہونا

عشق گیسوے محمد میں - خدا کی قدرت
مجکو جمعیت خاطر ہی پریشاں ہونا

یا د رخسار شہ دیں میں (صلی اللہ علیہ وسلم) عشق آنا اچھا
آئینہ دیکھکے مجکو نہیں حیراں ہونا

مرضِ عشق پیمبر ہی کہ میں جیتا ہوں
چارہ گر میرے لیے موت ہی درماں ہونا

ہو مرے دل میں جو حسرت تو ہو حسرت تیری
دل کا ہونا ہی لہو غیر کا ارماں ہونا

مرحلے جتنے شرف کے تھے کیے آپ نے طی
سنگ رہ کچھ نہ ہوا کوہ و بیاباں ہونا

لی مع اللہ[له] ہی کتبہ ترے کاشانے کا
فخر جبریل امیں ہی ترا درباں ہونا

عشق محبوب خدا کی ہی گواہی لازم
داغ دل - مہر قیامت سے نہ پنہاں ہونا

کچھ بھی حد میرے معاصی کی نہیں یا اللہ
کچھ جو نیکی ہی تو ہی صرف پشیماں ہونا

۷

عرصۂ حشر میں ممتاز نہ ہوجاے ہلاک
اے شفیع دو جہاں آپ نگہباں ہونا

۱۱

سر سنگ آستاں سے اوٹھایا نہ جائیگا
روے سیاہ تجکو دکھایا نہ جائیگا

[له] [illegible] لی مع اللہ وقت لا یسعنی فیہ [illegible] ۱۲ ممتاز عفی عنہ

جائیگا ایک داغ غم عشق مصطفیٰؐ
ساتھ اپنے کوئی اپنا پرایا نہ جائیگا

ہم دھوپ میں جلینگے نہ اے آفتاب حشر
سر سے ہمارے آپ کا سایا نہ جائیگا

اے بخت خفتہ خواب میں حضرتؐ کو دیکھوں
دیکھوں تو کس طرح تو جگایا نہ جائیگا

میرا سخن ہی نعت میں نا بہ ادب ادب
تو بے وضو ہی تجکو سنایا نہ جائیگا

پلکیں چبھیں نہ پائے مبارک میں خوف ہی
آنکھوں کو راستے میں بچھایا نہ جائیگا

ہی شور الغیاث کبھی شور الاماں
خالی مرا یہ نالہ خدایا نہ جائیگا

گلگشت کوے شاہ سے دل باغ باغ ہی
یہ چھوڑکر بہشت میں جایا نہ جائیگا

نقش نگین ہی نقش محبت رسولؐ کا
کتنا کوئی مٹاے مٹایا نہ جائیگا

نقشہ اگر نہ ہوگا تری بارگاہ کا
خلد برین میں ہم سے تو جایا نہ جائیگا

٨
ہم دیکھتے ہیں درد تمھارے کلام میں
ممتاز تم سے عشق چھپایا نہ جائیگا
٣٠

جان و دل سے ہوں فداے مصطفیٰ
شکر تیرا اے خداے مصطفیٰ

طور تھا مرجع کلیم اللہ کا
عرش اعظم متکاے مصطفیٰ

بنا ریو یہ سیم و زر کیا چیز ہی
کیمیا ہے خاک پاے مصطفیٰ

تھے در و دیوار روشن نور سے
مہر تھا یا تھی ضیاے مصطفیٰ

بخشوانا تھا خدا سے خلق کو
اور کیا تھا مدعاے مصطفیٰ

تھی رضاے مصطفیٰ مرضی حق
مرضی حق تھی رضاے مصطفیٰ

بخشدے یارب مری امت کو تو
روز و شب تھی یہہ دعاے مصطفیٰ

انبیا و اولیا و قطب و غوث
ہونگے سب زیر لواے مصطفیٰ ٩١

عرصۂ محشر میں تم کو عاصیو
کون پوچھیگا سوائے مصطفےٰ

ہوگی دستاویزِ بخشش ہاتھ میں
دامنِ آلِ عبائے مصطفےٰ

دین و دنیا کا وہی ہے انتظام
کس قدر صائب تھی رائے مصطفےٰ

دیکھنا خاطر کہ رکھو آئی گئی
عرش پر کرسی برائے مصطفےٰ

آپکے اِس عہد میں ہوتے اگر
کرتے موسیٰؑ اقتدائے مصطفےٰ

یاد رکھ دل میں یہ ہر دم جانِ من
عین ایماں ہے ولائے مصطفےٰ

رہتے ہیں گردش میں جو شمس و قمر
ڈھونڈتے ہیں نقشِ پائے مصطفےٰ

تخت سے اوٹھ بیٹھتے ہیں تاجدار
بہرِ تعظیمِ گدائے مصطفےٰ

فقر اور فاقے میں کب تھی خستگی
ذکرِ باری تھا غذائے مصطفےٰ

آرزو ہے دم نکل جائے مرا
اور زباں پر ہو ثنائے مصطفےٰ

کام آجائے رگِ جانِ حزیں
ہو اگر تارِ قبائے مصطفےٰ

۱۵	میں ہوں اے ممتازؔ اور ہو عمر بھر شغلِ نعتِ جاں فزائے مصطفےٰ	۹

کوئے محبوبِ خدا سے نہ جدا رہنا تھا
مثلِ نقشِ کفِ پا مجکو پڑا رہنا تھا

سر اوٹھانا ہی نہ تھا نقشِ کفِ پا سے ترے
سر سے آنکھوں سے تجھے ناصیہ سا رہنا تھا

اشکِ خونیں مری آنکھوں میں نہ آنے پاتے
رنگِ دل کا روشِ برگِ حنا رہنا تھا

کیوں گیا سایۂ قد چرخ پہ طوبیٰ ہوکر
پتلی بنکر مری آنکھوں میں سما رہنا تھا

دل آوارہ رہا بے سروساماں کیسا
نگراں آپ کو محبوبِ خدا رہنا تھا

سرورِ پاک کے دیدار کی مانگی تھی دعا
اے اجابت تجھے مشتاقِ دعا رہنا تھا

لہ [illegible] ۲۳ [illegible]

وہ مرا رشکِ مسیحا کہیں آ ہی جاتا
دیدۂ شوق دمِ نزع کھلا رہتا تھا

ہو گئی بند زباں میری دمِ باز پسیں
مرتے دم وصفِ پیمبر کا مزا رہتا تھا

دلِ ویراں کو مرے کچھ بھی تو رونق ملتی
میرے سونے کے غمِ عشق کو آ رہنا تھا

لطف لینا تھا گدائی میں شہنشاہی کا
کوچۂ سرور میں تجھے ہو کے گدا رہنا تھا

سہل کا چرخِ چہارم سے مسیحا کو عروج
احمدِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں سے لگا رہنا تھا

تھا جو رہنا تجھے منظور ہمارے دل میں
اے خوشی بنکے غمِ آلِ عبا رہنا تھا

خاک میں تو مجھے زوار ملاتے جاتے
مر کے بھی راہِ مدینہ میں پڑا رہنا تھا

جذبۂ عشقِ نبی اور فلک تک پہونچی
عرش سے آگے تجھے آہِ رسا رہنا تھا

۱۰

غم بھی تھا درد بھی تھا اور کہوں کیا کیا کچھ
کہتے پھر ہند میں **ممتاز** کو کیا رہنا تھا

۱۱

ہو گیا روشن ترے جلوے سے نامِ انبیا
صبح روشن ہو گئی تاریک شامِ انبیا

اور سے کچھ اور ہی شانِ نبوت ہو گئی
ہو کے ختم المرسلیں پر اختتامِ انبیا

قابَ قوسین آپکی رفعت کے آگے پست ہے
کیا زباں پر آئے کچھ ذکرِ مقامِ انبیا

ربعِ مسکوں میں ہے اب تو حشر تک تیرا عمل
ایک حد تک تھا معین انتظامِ انبیا

ساقیِ کوثر کے آتے ہی وہ محفل جو ابھی تھی
ہو چکا جتنا تھا ہونا دورِ جامِ انبیا

کیسی نکلی ہے تجمل سے سواری آپ کی
ہو رہا تھا مدتوں سے اہتمامِ انبیا

گرم جولاں تھا جہاں تیرا براقِ برق دم
تھکتے پہونچنے سے وہاں ہمدم کلامِ انبیا

قدسیوں کو یہ شبِ معراج ثابت ہو گیا
قصرِ احمد صلی اللہ علیہ سے کہیں نیچا ہوا بامِ انبیا

مسجدِ اقصےٰ میں بھی روح القدس نے دی یہ ندا
مقتدی ہوں انبیا احمد صلی اللہ علیہ وسلم امامِ انبیا

شانِ محبوبی جسے کہتے ہیں اونپر ختم ہے
کون ہے اونکے سوا ماہِ تمامِ انبیا

تکیہ گاہِ بیکسان و مجرمان و عاصیان
ایک تم ہو درمیانِ ازدحامِ انبیا

ایک کے بعد ایک نے دی ہے بشارت آپکی
منکرو دیکھو تو تم پڑھکر کلامِ انبیا

تجکو شاہنشاہ کا منظور تھا دینا خطاب
منعقد حق نے کیا دربارِ عامِ انبیا

گلشنِ فیضِ رسالت کسقدر پھولا پھلا
جسکی خوشبو سے معطر ہے مشامِ انبیا

یوں نظر آئینگے وہ جیسے کواکب میں قمر
جب کھڑے ہونگے میانِ ازدحامِ انبیا

وہ محامد اور مکارم ہیں ترے فتراک میں
ممتنع تھا جن کا ہونا صیدِ دامِ انبیا

۱۱

نعت میں ممتاز احمد خوب ہے یہ التزام
شانِ ایماں ہے خیالِ احترامِ انبیا

۱۹

کس طرح تمکو سوی دیدار ہو خدا کا
حصہ یہ ہو چکا ہے محبوبِ کبریا کا

پرتو کبھی جو پڑتا حضرت کے نقشِ پا کا
نقشہ کچھ اور ہوتا جامِ جہاں نما کا

انکار تو کیا ہے سرخیلِ انبیاؑ کا
محشر میں دیکھنا تم احوال اشقیا کا

سر پہ ہو میرے سایا دیوارِ مصطفٰے کا
سائل نہیں خدایا میں سایۂ ہما کا

ابتک تو ہمنے کاٹی مر مر کے زندگانی
اے کاش ہو رگِ جاں تکمہ تری قبا کا

لے لے کے نام تیرا اک اک بلا کو ٹالا
عجز و ضعیف ہوں میں لیکن ہوں کس بلا کا

بے مانگے تجکو کیا کیا دیں نعمتیں خدا نے
اس سے ہے آشکارا رتبہ تری دعا کا

صورتگری کا دعوی ہے کبھی کریگا مانی
تصویر مصطفٰے کا کھینچا گیا نہ خاکا

شرمندہ ابرِ نیساں دستِ گہر فشاں سے
اک قطرہ ہفت دریا سرچشمہ سخا کا

شاہنشہی کا فرماں بھیجا خدا نے قرآں
افسر ہے تیرے سر پر لولاک کا لما کا

باغ جہاں میں تیرا سودا نہیں ہے کس کو
ہے چاک چاک دامن گل کی طرح صبا کا

اکسیر کی ہے پڑیا یثرب کی بوٹی بوٹی
شہرا ہے کیا جہاں میں اکسیر و کیمیا کا

کس شان سے پیمبر بالائے عرش پہونچے
تھا شور ہر فلک پر تحسین و مرحبا کا

اے شافع خلائق تیرا ہے سب یہ صدقہ
میں اور میرا دامن دامن ہو پارسا کا

جب روے مصطفے سے شمس و قمر خجل ہوں
ہو خاک سے مقابل دیکھو تو منہ سُہا کا

اوسکے کرم کے چھینٹے دلکو کھلا رہے ہیں
اس باغ جانفزا میں کیا کام ہے صبا کا

ناکام رہکے خوش ہیں خلد بریں میں ہمکو
نعم البدل ملیگا ایک ایک مدعا کا

شیدا ہوں شیفتہ ہوں عاشق ہوں یا معتقد ہوں
بوبکرؓ کا عمرؓ کا عثمانؓ و مرتضیٰؓ کا

۱۲	ممتاز نقش کھینچو تعویذ خواہ لکھو مٹتا نہیں کسی سے لکھا ہوا قضا کا	۸

گیسوے مصطفےٰ میں گرفتار ہی رہا
دل آفتوں میں حق کا طرفدار ہی رہا

خالی رہے نہ نقد شفاعت سے میرا ہاتھ
لالچ یہ آپڑا جو گنہگار ہی رہا

اے چارہ گر مریض نبی کو شفا کہاں
تیرے معالجے سے میں بیمار ہی رہا

کانٹے پڑے زباں میں لب خشک ہو گئے
میں بے نصیب تشنۂ دیدار ہی رہا

کیا میکدہ ہے ساقی کوثر کے عشق کا
زاہد بھی میری طرح قدح خوار ہی رہا

بھاری سی بھاری ہے مری گٹھری گناہ کی
کیونکر اوٹھاؤنگا جو گرانبار ہی رہا

خوانِ کرم کی چاٹ ہے جیسے ڈھب لگی ہوئی
مولیٰ کا اک جہان نمک خوار ہی رہا

۱۳	ممتاز کو کسی نے بھی پوچھا نہ حشر میں ممنون لطف احمد مختار ہی رہا صلی اللہ علیہ وسلم	۱۱

حضرت پاک نے دیدار خدا کا دیکھا ۔ آپ فرمائیں کہ کیا آپ نے سو ہی دیکھا
کیا کہوں دیکھنے مجکو کہ ادب مانع ہے ۔ مختصر یہ ہی کہ قدرت کا تماشا دیکھا
بول اوٹھا صل علیٰ صل علیٰ صل علیٰ ۔ جب کسی نے شہِ عالم کا سراپا دیکھا
یاد میں ساقیِ کوثر کی مرے ہوش اوڑے ۔ محفلِ بادہ میں رندوں نے تماشا دیکھا
نقشِ پائے شہِ عالم کی ہی تنویر کہاں ۔ اے کلیم آپ کا ہمنے یدِ بیضا دیکھا
سر کے بل آئے درخت اور قدمبوس ہوئے ۔ خمِ ابروئے نبی کا جو اشارا دیکھا
انبیا پھولے سماتے نہیں کیوں جامے میں ۔ کیا نبوت کا ترے خلعتِ زیبا دیکھا
نفیِ کلی ترے ثانی کی سمجھ میں آئی ۔ سایۂ قامتِ بالا کو جو عنقا دیکھا
حق نے پاس اپنے بلایا شبِ معراج اونھیں ۔ رتبۂ شہ سے جو قوسین[له] کو ادنیٰ دیکھا
تو مقابل شہِ دیں کے ہو ترا کیا موںہہ ہی ۔ ہمنے ای ماہِ دو ہفتہ تجھے دیکھا دیکھا

۱۴

کچھ نہیں تو نہیں ممتازؔ فدا حضرت پر
ہمنے دیکھا جسے آشفتہ و شیدا دیکھا

۱۵

کونین میں شہرا ہی رسولِ عربی کا ۔ مکی مدنی ہاشمی و مطلبی کا
آنے دو قیامت کو تم اے اہلِ معاصی ۔ آئیگا مزا تم کو شفاعت طلبی کا
لاؤ تو مرے سامنے اوس سوختنی کو ۔ جو جل کے عداوت سے کرے ذکر نبی کا
ہوں مستِ مئے عشقِ نبی ہوش کا کیا ذکر ۔ کیفی تو نہیں ہوں میں شرابِ عنبی کا
وہ کون ہی دنیا میں کہ جو آپ کے آگے ۔ بھولے سے بھی دعویٰ کرے عالی النسبی کا
خورشید کبھی شرق سے تا غرب نہ چلتا ۔ سکہ جو نہ ہوتا شہِ والا حسبی کا
وہ عتبۂ عالی کہ ہی مسجودِ ملائک ۔ ہی قبلۂ آمال ہر اک شیخ و صبی کا

له فی القرآن ثم دنیٰ فتدلیٰ فکان قاب قوسین او ادنیٰ ۱۲ منہ غفرلہٗ

آپ آتے نہیں ہیں تو بلا لیں وہ مجھی کو ‏— ہو کچھ تو اثر ادعیۂ نیم شبی کا

مزمل و مدثر و یٰسین ہے ناطق ‏— اللہ ثنا گو ہے تری خوش لقبی کا

دیکھا تو ہوئی بخشش امت تری خاطر ‏— تھا ہمکو گماں مغفرت بے سببی کا

ہے معترف عجز ستائش میں نبی کی ‏— ہے قوت دراکہ مری ذہن غبی کا

طیبہ سے قدم جانب جنت نہیں اوٹھتا ‏— پابستۂ زنجیر ہوں میں بو العجبی کا

کب چاشنی عمر ابد میں وہ مزا ہے ‏— جو نخل مدینہ میں ہے شیریں رطبی کا

تو کعبۂ مقصود ہے اے قبلۂ عالم ‏— شامی و عراقی یمنی و حلبی کا

یہ آگ بھڑک کر کہیں مجکو نہ جلا دے ‏— شعلہ ہے بہت تیز مری تشنہ لبی کا

سب علم لدنی کے نہیں غیب کی باتیں ‏— آفاق میں غل ہے تری اُمّی لقبی کا

۱۵ ‏— ممتاز عدو شاہ کے ہو جاتے تھے اندھے[۹]
کرتے تھے ارادہ جو ذرا بے ادبی کا ‏— ۶

کیوں شربت دیدار پیمبر نہیں ملتا ‏— پیاسا ہوں الٰہی کوئی ساغر نہیں ملتا

عشق شہ آفاق میں اے دل ترے ہاتھوں ‏— بے چین ہوں آرام گھڑی بھر نہیں ملتا

یاد شہ عالم کا ہے مسکن دل شیدا ‏— رہنے کو کسی اور کے یہ گھر نہیں ملتا

کیا غم ہے جو منزل تری الفت کی کڑی ہے ‏— ہے خضر مرا شوق جو رہبر نہیں ملتا

کی ہے در حضرت پہ مگر ناصیہ سائی ‏— تیرا جو دماغ اے مہ انور نہیں ملتا

۱۶ ‏— خاک در مولیٰ کی ہے ممتاز تمنا
غم مجکو نہیں گر زر احمر نہیں ملتا ‏— ۱۷

مے عشق محمد پی کے مست آٹھوں پہر رہنا ‏— ہمیشہ نشۂ الفت میں اوسکے بے خبر رہنا
صلوۃ اللہ علیہ

[۹] ... وجعلنا من بین ایدیہم سدا ومن خلفہم سدا فاغشینٰہم فہم لا یبصرون ۱۲ منہ عفا اللہ عنہ

مزا ہی زندگی کا عاشقِ خیر البشر رہنا
نہ ہو یہ جسکی قسمت میں اوسے بہتر ہو مر رہنا

کبھی خونِ جگر ہوا اور کبھی خونِ دلِ زخمی
رخِ محبوبِ حق کی یاد میں اے چشمِ تر رہنا

پڑیں تیغیں کہ برسیں تیر لیکن موہنہ نہ پھیرونگا
مرا جوہر ہی تیری راہ میں سینہ سپر رہنا

دیا خطِ غلامی تونے لکھکر خسروِ دیں کو
ذرا نیچی نگاہوں سے فلک پر اے قمر رہنا

حیاتِ جاودانی سے کہیں اے خضر بہتر ہے
مرے پیارے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی کوچے میں مر رہنا

کہاں تم اور کہاں باتیں حبیبِ حق تعالیٰ کی
نہ بڑھکر بولنا خاموش اے قند و شکر رہنا

غلام با وفا ہوں میں کہیں بھی ہوں تمھارا ہوں
نہاں آنکھوں سے رہتا ہی مرا پیشِ نظر رہنا

پڑے چھالے چبھے ہیں پانو میں کانٹے تو کیا غم ہے
ترے وحشی کو خوش آیا ہی سرگرمِ سفر رہنا

زمیں چکر میں آئے آسماں کو ہو سکوں پیدا
لبِ معجز سے فرماؤ جو تم پھرنا ٹھہر رہنا

چلے ہیں قافلے اور تیز ہیں راہِ مدینہ میں
خبردار اے دلِ مشتاق سب سے پیشتر رہنا

مزا دونوں کو آئے یادِ مژگانِ پیمبر کا
جگر کے پار ہو کر دل میں نوکِ نیشتر رہنا

اوٹھا ہی کہہ کے بسم اللہ تو عشقِ شہِ دیں میں
مری جانِ حزیں کو لے کے اے دردِ جگر رہنا

اوڑا جاتا ہوں میں شکلِ ہوا راہِ مدینہ میں
بہت دشوار ہی آگے مرے اے راہبر رہنا

شفیعِ حشر حامی ہیں نوید اے عاصیو تم کو
مرا ذمہ جہنم سے نہ ڈرنا بے خطر رہنا

ہوا خواہی سے اپنی ہم رہینگے باغِ جنت میں
تم اے اعدائے حضرت طعمۂ نارِ سقر رہنا

۱۷

نکل کر ہند سے ملکِ عرب کو کیوں نہیں چلتے
مگر ممتاز احمد آپ کو پیارا ہی گھر رہنا

۱۷

ہیں اور بیاں خلقِ فراوانِ نبی کا
عنقا ہی نشاں ساحلِ عمانِ نبی کا

رضواں چمن آرا ہی گلستانِ نبی کا
جبریل ہوا خواہِ محبانِ نبی کا

یہ روح نہیں تن سے جو کھنچ کھنچ کے نکل جائے
ہے تیر جگر میں مرے مژگانِ نبی کا

لولاک لما شان میں آیا ہے کسی کی
صدقہ ہے یہ سب کون و مکان جانِ نبی کا

محفوظ ہے طوبیٰ اثرِ بادِ خزاں سے
سایا ہے مگر سروِ خرامانِ نبی کا

اٹھوا خلایق سے اوٹھائے نہیں اوٹھتا
کیا بوجھ ہے کیا بوجھ ہے احسان نبی کا

یہ چرخ نہیں مطبخِ عالی کا دھواں ہے
ہے ایک جہاں زلہ ربا خوانِ نبی کا

سمجھے ہیں جسے تار نظر اہلِ بصیرت
اک تار ہے نکلا ہوا دامانِ نبی کا

دے دے کے ہیں دولتِ عقبیٰ نہ ہوا کم
عالم ہے وہی گنجِ فراوانِ نبی کا

خورشید جہانتاب کی کچھ تجکو خبر ہے
اک ذرۂ ناچیز ہے میدان نبی کا

لوگوں کو نہ دو دھوکے تم ایحضرتِ واعظ
فردوسِ بریں گھر ہے ثنا خوان نبی کا

ہر جنگ میں غالب ہی رہا لشکر اسلام
اللہ مددگار تھا اعوانِ نبی کا

کیا حجرۂ عالی میں ہیں انوار تجلی
جی سیر ہوا خلد سے مہمان نبی کا

یوں شوق میں جو چاہے کرے مدح طرازی
مقدور کسے مدحتِ شایانِ نبی کا

قندیل فلک اوسکو ملایک نے بنایا
جو پھول جھڑا شمعِ شبستانِ نبی کا

حسّاد کو انکار ہے ازراہِ تجاہل
توریت میں ہے صاف بیاں شان نبی کا

۱۸

ممتاز اسے روز قیامت نہ سمجھنا
دشوار ہے کٹنا شبِ ہجران نبی کا

۱۶

رو برو نے روئے زیبائے شہِ والا ہوا
آئینے کو دیکھنا منہ اوسکا اتنا سا ہوا

عشقِ محبوبِ خدا میں لغزشِ مستانہ ہے
بے پیئے صہبا کے مجکو نشۂ صہبا ہوا

ہیں وہ ختم الانبیا مہرِ نبوت ہے دلیل
دعوی ختم الرسالۃ کا ثبوت اچھا ہوا

نقش پائے سرورِ عالم سے ہو کر مستفیض
نام روشن مہرِ عالمتاب کا کیسا ہوا

ہیں وہ محبوبِ خدا دیکھی تجلی خدا
کیوں تعجب آپ کو اسے حضرت موسیٰ ہوا

ایک ذرہ تھا ہوا پھر مہرِ دینِ احمدی
دیکھنا فضلِ الٰہی قطرے سے دریا ہوا

وصفِ ختم المرسلیں کا کس صحیفے میں نہیں
دیکھیں سنکر از سرِ انصاف طے جھگڑا ہوا

آپ نے سلجھا دیا زلفِ پریشاں کیطرح
رشتۂ مقصودِ امت کا جو تھا الجھا ہوا

زلفِ پیغمبر کے سودے میں ہوا یہ انقلاب
روزِ روشن میری آنکھوں میں شبِ یلدا ہوا

سجدہ ریزی میں ہوئے مشغول عشاقِ رسولؐ
قبلۂ عالم ہیں وہ مسجود نقشِ پا ہوا

کی ترقی دوستوں نے سٹ گئے دشمن تمام
تیرے حب و بغض سے دنیا میں کیا سے کیا ہوا

عرصۂ ختم النبوۃ میں قدم زن کون ہو
ہی شہِ لولاک کا میدان یہ جیتا ہوا

انگلیاں خیر الوریٰ کی نور کے فوارے ہیں
پانی پانی دیکھ کر جن کو یدِ بیضا ہوا

باعثِ ایجادِ عالم جز محمد صلی اللہ علیہ وسلم کون ہی
ہی طفیلی آپ ہی کا جو کوئی پیدا ہوا

ہوں شفیع المذنبیں کا میں تو ممنونِ کرم
مجھ سے تر دامن کو حکمِ جنت الماوا ہوا

۱۹

خوب ہی یہ گل کھلایا سوزِ عشقِ شاہ نے
سوکھ کر ممتازؔ دو ہی روز میں کانٹا ہوا

۹

نظر میں ہی رخِ روشن کسی کا
مری آنکھوں میں ہی مسکن کسی کا

منور ہیں در و دیوارِ طیبہ
رخِ تاباں ہی عکس افگن کسی کا

رہِ اسلام کیسی بے خطر ہی
نہیں ابلیس بھی رہزن کسی کا

سوائے آستانِ خسروِ دیں
بتائے تو کوئی مامن کسی کا

ہوا ہندوستاں میں جوشِ وحشت
سنا طیبہ میں جب مسکن کسی کا

نہ چھوڑینگے قیامت میں گنہگار
پکڑ کر گوشۂ دامن کسی کا

ہماری موت رشکِ زندگی ہے
گزر دیکھا سرِ مدفن کسی کا

ہوائے گلشنِ یثرب ہیں ہم کو
پسند آتا نہیں گلشن کسی کا

۳۰ — ۹

وہی ہے دوست اے ممتاز اپنا
نہیں جز نفس جو دشمن کسی کا

ہوں تو عاصی ہیں مگر دل نہیں مضطر میرا
مجھکو معلوم ہے شافع ہے پیمبرؐ میرا

تاج لولاک ہے اور عرش بریں ہے اورنگ
سارے شاہوں میں شہنشاہ ہے سرور میرا

خواب نوشیں کی گرانی ہو نہ اوٹھوں تا حشر
لے خدا خاک مدینہ ہو جو بستر میرا

اب تو آتا ہے جدائی میں کلیجا سونہہ کو
تا کجا ضبط فغاں دل نہیں پتھر میرا

ہائے فرقت بھی ہے کیا چیز رسول عربی
کچھ سمجھتا ہی نہیں یہ دلِ مضطر میرا

نہ ملی پر نہ ملی دولتِ دیدار مجھے
تیری سرکار سے اے شاہ مقدر میرا

لوٹنے کا دلِ بیتاب مزا آجائے
سبزۂ طیبہ جو ہو فرش مشجر میرا

عشق صدیقؓ و عمرؓ الفتِ عثمانؓ و علیؓ
جلوہ گر دل میں ہے تابندہ ہے اختر میرا

۳۱ — ۱۱

وزن اعمال کا ممتاز مجھے خوف نہیں
ہے گرانبار بہت نعت کا دفتر میرا

نہیں اندیشۂ روزِ جزا کیا
نہیں حامی ہمارے مصطفےٰؐ کیا

ملے خیر الوریٰ کو سب کمالات
خدائی کے سوا باقی رہا کیا

اجابت منتظر رہتی ہے دن رات
کہ کرتے ہیں حبیبِ حق دعا کیا

خدا سے تو نے بندوں کو ملایا
ترے احسان دنیا پر ہیں کیا کیا

پہونچ کر کوے محبوبِ خدا میں ۔۔۔ دلِ بیتاب کو چین آ گیا کیا

درِ شہ پر جبیں سائی کروں میں ۔۔۔ پھرا جاتا ہی سر سر کو ہوا کیا

تری دیوار کے سائے کے ہوتے ۔۔۔ بلا ہی سایۂ بالِ ہما کیا

بجز اک جان کے کچھ بھی نہیں پاس ۔۔۔ خجل اہلِ وفا ہوتے ہیں کیا کیا

وہ ہیں مظہر صفاتِ ذاتِ حق کے ۔۔۔ کرے توصیف اونکی کوئی کیا کیا

مجھے کافی ہی خاک پاے سرور ۔۔۔ لگاؤں آنکھ میں میں توتیا کیا

۲۲	چلو ممتاز احمد اب مدینے کہ تمکو ہند میں رہکر ملا کیا	۱۳

حق نے تمہیں خطاب حبیبِ خدا دیا ۔۔۔ رتبہ سب انبیا سے تمہارا بڑھا دیا

مر کر غمِ حبیب میں مجکو خدا ملا ۔۔۔ اے عشق مرحبا مجھے تو نے جلا دیا

غش کھا کے آفتاب فلک سے نہ گر پڑے ۔۔۔ محبوب حق نے پردہ عارض اوٹھا دیا

کیا داستان ہجرِ پیمبر ہی دردناک ۔۔۔ ہنستے ہوؤں کو بزم میں ہمنے رولا دیا

اعدا کو مال دولت عشق نبی ہمیں ۔۔۔ سب کچھ خدا نے ہمکو دیا اونکو کیا دیا

رعب جلال شاہ نے کفر اور شرک کو ۔۔۔ بزم جہاں سے ہاتھ پکڑ کر اوٹھا دیا

دوزخ کے جانیوالوں کو لے رہنما خلق ۔۔۔ تمنے ریاض خلد کا رستہ دکھا دیا

جو خانمان خراب ہوا عشق میں ترے ۔۔۔ فردوس میں خدا نے گھر اوسکا بنا دیا

منت گزار ہوں ترے کس کس عطیہ کے ۔۔۔ ایمان جدا دیا ہمیں قرآں جدا دیا

رائج تھے جتنے دین رواج اونکا اوٹھ گیا ۔۔۔ سکہ جو تو نے دین خدا کا بٹھا دیا

رکھنا خدا کے واسطے محشر میں ہمکو یاد ۔۔۔ ہمنے تمہاری یاد میں سب کچھ بھلا دیا

قرب خدا سے دور پڑے تھے جو منزلوں ۔۔۔ آپ آئے آکے اونکو خدا سے ملا دیا

۹	ممتاز ابتو نقد شفاعت کی ہی طمع سب کچھ وگرنہ ہو مرے اللہ کا دیا	۲۳

جلوہ گر جب حسن محبوب خدا ہو جائیگا ۔۔۔ بڑھ کے روز عید سے روز جزا ہو جائیگا

کعبہ بہر طوف اونکا نقش پا ہو جائیگا ۔۔۔ ایک عالم گرد پھر پھر کر فدا ہو جائیگا

مژدہ اے امت فتو ضحیٰ شان پیمبر میں ہے ۔۔۔ جو تمنا ہوگی وہ اون کو عطا ہو جائیگا

صبح صادق نے نبوت کی کیا ہے اب طلوع ۔۔۔ ذرہ ذرہ خاک کا شمس الضحیٰ ہو جائیگا

چار آنکھیں تو ذرا ہوں لشکر اسلام سے ۔۔۔ تین تیرہ سب گروہ اشقیا ہو جائیگا

بحر دین مصطفےٰ کو گر تموج سے ہے ہی ۔۔۔ تختہ تختہ کفر کا غرق فنا ہو جائیگا

گوشہ تاریک مرقد کا مجھے کچھ غم نہیں ۔۔۔ عکس روے شاہ دیں پر ضیا ہو جائیگا

سب سے پہلے جائیگی جنت میں امت آپکی ۔۔۔ روز محشر شہرۂ خیر الوریٰ ہو جائیگا

۹	دیکھکر سرگشتہ راہ خلد میں ممتاز کو رہنما لطف حبیب کبریا ہو جائیگا	۲۴

جنت میں اگر شربت دیدار نہ ہوتا ۔۔۔ زنہار علاج دل بیمار نہ ہوتا

خرشید نبوت جو نمودار نہ ہوتا ۔۔۔ ظلمت کدۂ دہر پُر انوار نہ ہوتا

سودائے محبت میں رسول عربی کے ۔۔۔ سر بیچ کے میں اور خریدار نہ ہوتا

میں وہ نہیں گھبرا کے کہوں ہجر نبی میں ۔۔۔ ای کاش محبت میں گرفتار نہ ہوتا

پاؤں سے مدینے میں نہ کی راہ نوردی ۔۔۔ گستاخ نہ ہوتا میں گنہگار نہ ہوتا

گلزار ثنا میں ترے یہ پھولا پھلا ہے ۔۔۔ کس طرح قلم شاخ ثمردار نہ ہوتا

رکھتے ہی نہ تھے چشم بصیرت وہ وگرنہ
کفار کو اسلام سے انکار نہ ہوتا
کیا کیا نہ ملا روز جزا لطف شفاعت
حسرت ہے مجھے ہوتی جو گنہگار نہ ہوتا

ممتازؔ نہ ملتا کوئی غمخوار لحد میں
دل میں جو غم احمد مختار نہ ہوتا

۲۵	ردیف یائے معروف	۱۷

پاس اللہ کے جاتے ہیں خدا کے محبوب
جلوۂ خاص دکھاتے ہیں خدا کے محبوب
میل دل میں نہیں لاتے ہیں خدا کے محبوب
ناز اُمت کے اٹھاتے ہیں خدا کے محبوب
مژدہ اے دل کہ وہ آتے ہیں خدا کے محبوب
پنجۂ غم سے چھڑاتے ہیں خدا کے محبوب
ٹھیرو دوزخ کی طرف بھول کے جانیوالو
راہ فردوس بتاتے ہیں خدا کے محبوب
حبذا طالع بیدار سیہ کاروں کے
خواب غفلت سے جگاتے ہیں خدا کے محبوب
دعوت اسلام کی ہے لوگ چلے آتے ہیں
خوانِ نعمت پہ بلاتے ہیں خدا کے محبوب
بھیڑ پیاسوں کی ہے کوثر پہ کہ جام کوثر
ہاتھ سے اپنے پلاتے ہیں خدا کے محبوب
دل میں اصنام پرستوں کے کہ جو پتھر ہیں
نقش اسلام بٹھاتے ہیں خدا کے محبوب
اہل تصدیق سے ہوتے ہیں جدا اہل نفاق
حال معراج سناتے ہیں خدا کے محبوب
خودستائی نہیں منظور تواضع ہے پسند
اپنے رتبے کو چھپاتے ہیں خدا کے محبوب
نفس قدسی پہ تکالیف گوارا کر لیں
پر امت کو بچاتے ہیں خدا کے محبوب
دیکے جاگیریں فردوس ہوا خواہوں کو
جلنے والوں کو جلاتے ہیں خدا کے محبوب
مرہم لطف دل ریش گنہگاراں پر
دست شفقت سے لگاتے ہیں خدا کے محبوب

[illegible]

دل مردہ جو مسیحا سے نہ زندہ ہوتے
اپنی باتوں سے جلاتے ہیں خدا کے محبوب

نورِ اقدس ہے وہ ابرِ کرم اللہ اللہ
شعلے دوزخ کے بجھاتے ہیں خدا کے محبوب

سورۂ لطف و کرم ہمکو وہ فرماتے ہیں
رتبۂ خاک بڑھاتے ہیں خدا کے محبوب

۳۶

کاش پوری ہو تمنا کوئی آکر یہ کہے
تمہیں [illegible] بلاتے ہیں خدا کے محبوب

۴۱

بارگاہِ شاہِ دیں پر ہیں آئے آفتاب
روشنی طبع کے جوہر دکھائے آفتاب

صاحبِ لولاک سے ہے التجائے آفتاب
اب ہے کیا مشکل حصولِ مدعائے آفتاب

ہو تپِ محرق سے یا تیر دیکھ لیکر کے علاج
اے فلک دستِ نبی میں ہے شفائے آفتاب

یاالٰہی کیا ترے محبوب کا ہوگا جمال
جبکہ آنکھوں کو نہیں تابِ ضیائے آفتاب

اونکے میدانِ جلال و جاہ کا ذرہ نہیں
ہو اگر کوئی دلیل اسکی تو لائے آفتاب

ہے مدینے میں سحر تک رات کو دن کا سماں
نور کا پتلا ہے ہر ذرہ بجائے آفتاب

چشمۂ انوارِ حضرت سے کیا ہے کسبِ فیض
یعنی تعریفِ پیمبر ہے ثنائے آفتاب

روضۂ محبوبِ حق کا جب کرے دن بھر طواف
کسکو سمجھے کسکو پھر خاطر میں لائے آفتاب

دیکھکر سلطانِ دیں نے روزِ رجعت دوڑ دھوپ
نور کا تمغا دیا بہرِ قبائے آفتاب

ضربِ تیغِ شاہ سے کوکب پرستی مٹ گئی
دینِ حق غالب ہوا اوکھڑا لوائے آفتاب

گرمیٔ محشر سے یارب امتِ احمد صلی اللہ علیہ وسلم بچے
رات دن شام و سحر ہے یہ دعائے آفتاب

عام فیضِ شاہ بحر و بر سمک سے تا سماک
اور مختص فرشِ خاکی سے عطائے آفتاب

انبیا کو کسطرح ملتے خصائص آپکے
کیا کواکب اوڑھ سکتے ہیں ردائے آفتاب

مبدءِ فیاض کے انوارِ قدرت دیکھنا
مہر سے روشن جہاں ہے شہ ضیائے آفتاب

کچھ نہیں خورشید ہی اوکا نمونہ اے قدیم
وہ بھی ہیں ذرّہ نما جو ہیں سوائے آفتاب

حال دن کا جا کے حضرت سے کیا کرتا ہی عرض
ورنہ جاتا ہی کہاں ہر شب بتائے آفتاب

منتہی پایا نہ میدانِ جلالِ شاہ کا
ہو گئے تھک کر گام فرسائی سے پائے آفتاب

حکم صادر ہو نہ جب تک آ تو لیں روح القدس
بارگاہِ شاہِ عالم میں جبہ جائے آفتاب

کی دوا عیسیٰ نے لیکن ہی تپ محرق وہی
اب ہی سلطانِ رسل سے التجائے آفتاب

جب سحاب شب میں چھپ جاتا ہی مارے شرم کے
آنکھ کیا ذرّے سے پھر کے ملائے آفتاب

سایۂ دامانِ مولیٰ ہو سرِ مختار پر
یا الٰہی جب سوا نیزے پر آئے آفتاب

۳۷ ردیف یائے فارسی پ ۱۴

کیا کہوں آپ کو کہ کیا ہیں آپ
جلوۂ قدرتِ خدا ہیں آپ

سب رسولوں کے پیشوا ہیں آپ
ساری خلقت کے رہنما ہیں آپ

صدر آرائے اصطفا ہیں آپ
رونقِ بزمِ اجتبا ہیں آپ

درۃ التاجِ انبیا ہیں آپ
افسرِ فرقِ اصفیا ہیں آپ

مصطفےٰ مجتبےٰ حبیبِ خدا
اچھی خبروں کے مبتدا ہیں آپ

آسمان و زمیں ہی اک تمہید
آفرینش سے مدعا ہیں آپ

بڑھ گئی عمرِ جان مختار کی
اپنی باتوں سے جانفزا ہیں آپ

کیا کروں میں رجوع عیسیٰ سے
میرے ہر درد کی دوا ہیں آپ

ہر طرف سے بلند تھی آواز
ہم ہیں شاہد کہ مصطفےٰ ہیں آپ

نام نامی پہ ہیں فدا اتنا شہر
باعث نازش دعا ہیں آپ

غم خورشید حشر کیا ہو ہمیں
کہ وہاں صاحب لوا ہیں آپ

کچھ بھی مشکل نہیں ہے حل ہوتا
مشکلوں کے گرہ کشا ہیں آپ

امتوں ہی کے آپ امام نہیں
انبیا کے بھی مقتدا ہیں آپ

۱۱	بارک اللہ حضرت ممتاز شاہ لولاک پر فدا ہیں آپ	۲۸

اسمیں کلام کیا ہی اگر لب ہلائیں آپ
صد سالہ مردہ ہو تو اوسے بھی جلائیں آپ

کرتے ہیں دشمنوں کے لئے بھی دعائیں آپ [لہ]
فوراً ہلاک ہوں جو نہ اونکو بچائیں آپ

موسیٰ تو جائیں طور پہ بعد اربعین کے
اور حق کے پاس عرش پہ اکدم میں جائیں آپ

کیسا ہی ہو شقی کوئی مستوجب عذاب
بخشے خدا اوسے بھی اگر بخشوائیں آپ

تکذیب سے زباں نہ ہوا کچھ رسول کا
اپنے کئے کی پائیں گے مجرم سزائیں آپ

اہل خطا بھی غرق تحیر ہیں کیسا ہی حلم
گویا بلا خطا نہیں کرتے خطائیں آپ

ہوگی شفیع خلق سے یہ التجا سے خلق
دفع بلائے حشر کا بیڑا اوٹھائیں آپ

یہ جانکر کہ بندۂ شاہ عرب ہیں ہم
رہتی ہیں دور دور ہی ہمسے بلائیں آپ

رزق زمین ہند نہ ہو جاؤں میں کہیں
یا شاہ دیں مدینے میں مجکو بلائیں آپ

اللہ کیا نصیب ہو اوس تشنہ کام کا
محشر میں جسکو ساغر کوثر پلائیں آپ

اس خاکدان دہر میں باغ بہشت ہے
ممتاز گھر مدینے میں چلکر بنائیں آپ

لہ فی الحدیث اللھم اھد قومی فانھم لا یعلمون ۱۲ منہ کان اللہ لہ

۲۹	ردیف تا	۱۴

حق تعالیٰ سے ملے خسرو دیں آج کی رات — رقص طاؤس میں ہی عرش بریں آج کی رات
لیکے ناسوت سے لاہوت تلک اے شاہ عرب — مرحبا تمنے کیا زیر نگیں آج کی رات
عرش پر آپنے بے پردہ خدا کو دیکھا — لیلۃ القدر سے بڑھکر ہی کہیں آج کی رات
جو کہ موسیٰ کو میسر نہ ہوئی تھیں سر طور — احمد پاک سے باتیں وہ ہوئیں آج کی رات
لامکاں سے یہ صدا آئی کہ یا شاہ زمن — کیجیے شوق سے آرام یہیں آج کی رات
صلی اللہ علیہ وسلم
فرش خاکی سے نبی عرش بریں پر پہونچے — آسماں پر ہی بجا فخر زمیں آج کی رات
جلوہ افروز جو رفرف میں ہوے آئی ندا — اس جگہ آسکے فقط ایک تمہیں آج کی رات
مل کئے آنکھیں قدم شاہ فلک رفعت پر — فرقداں پر ہی سر ماہ مبیں آج کی رات
ہیلے تھا مہر نبوت میں محمد مرسل — انت محبوب ہوا نقش نگیں آج کی رات
صلی اللہ علیہ وسلم
دیکھنے کو شہ عالم کی سواری کا جلوس — اوترے افلاک سے افلاک نشیں آج کی رات
مرحمت جو کہ ہوئی تھیں نہ کسی مرسل کو — نعمتیں وہ شہ عالم کو ملیں آج کی رات
مژدہ آمرزش امت کا ملا حضرت کو — اور راتوں کی برابر ہی کہیں آج کی رات
ادب اللہ رے ترے کوکبۂ جاہ و جلال — ہیں جلو میں ترے جبرئیل امیں آج کی رات

۳۰	سنکے ممتاز سے کیفیت معراج شریف آگئے وجد میں یاران حزیں آج کی رات	۱۳

بھول جانا نہ ہمیں روز قیامت حضرت — ہم گنہگار بھی ہوں داخل جنت حضرت
شاد و ناشاد و نہ تا کبھی قرآن کریم — یہی حجت ہی کہ ہیں آیت رحمت حضرت ۱؎

۱؎ اقتباس ست از آیۂ کریمہ وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین ۱۲ منہ عفی عنہ

پہلے کچھ شان تھی اب اور ہی کچھ شان ہوئی
سجدہ اللہ شکر کا مزا آتا ہے

پیچھے پیچھے ہیں چلوں آپکے گمراہ نہ ہوں
ہو نہیں سکتی مساوات کی نسبت قائم

بانٹ کر امت عاصی کو کیا مالا مال
خاک سے روضۂ اطہر کی ملی دولت دید

خضرؑ و الیاسؑ ہیں مخلوق خدا کے رہبر
مغفرت امت عاصی پہ فدا ہوتی ہے

کیا بُرا وقت ہے اور کیسی بُری حالت ہے
جس پیرا ہوں تو کس چیز کی خاطر ہوں میں

فخر اجداد ہیں اور فخر رسالت حضرت
جب نکلتا ہے زباں سے مری حضرت حضرت

کبھی مجھ سے نہ چھٹے آپ کی سنت حضرت
انبیا شمع ہیں اور مہر نبوت حضرت

لیکے آئے شب معراج جو دولت حضرت
مرحمت کرتے ہیں اکسیر ہدایت حضرت

خضرؑ و الیاسؑ کے ہیں پیر طریقت حضرت
درفشاں ہوتے ہیں جب بہر شفاعت حضرت

نگہ لطف و کرم جانب امت حضرت
بے طلب دیجیے کونین کی نعمت حضرت

۳۴

بار اندوہ سے ممتاز گرا جاتا ہے
وقت امداد ہے اور وقت اعانت حضرت

۳۵

مجھے یاد آتے ہیں خیالات بہت
سونگھ کر آپ کے پسینے کو

جو کوئی پھیرا اعتراض کرے
سخن شعر پہ کہہ ہو لاثانی

لعنت کے گرم گرم مضموں سے
میری دانست میں بہت کم ہے

اونکی مرضی ہو تو بچائے عذاب

دل کو رہتا ہے اضطراب بہت
پانی پانی ہوا گلاب بہت

اوسکے دنداں شکن جواب بہت
یوں تو ہے مطلب کتاب بہت

دل اعدا ہوئے کباب بہت
دشمنوں کو ترے عذاب بہت

عاصیوں کو ملے ثواب بہت

اب تو باز آ گنا ہوں سے اے نفس — کرچکا ہی تو ارتکاب بہت

جلنے والے ہیں دشمنانِ رسول — ہی جہنم کو التہاب بہت

میرے جرموں کی نیکیاں ہو جائیں — ہو جو محشر میں انقلاب بہت

ایک کو بھی ہوئی نہ یہہ معراج — انبیا تھے فلک جناب بہت

ہی خجل ذرۂ مدینہ سے — چھپتا پھرتا ہی آفتاب بہت

شبِ معراج جبرئیل امیں — چومتے تھے تری رکاب بہت

یاد آئی جو امتِ عاصی — آئے معراج سے شتاب بہت

فرد سب میں ہیں خواجۂ عالم — کرچکی خلق انتخاب بہت

کبھی طاہا کہا کبھی لیسین — تمکو حق نے دئے خطاب بہت

چاہیے لطف ساقی کوثر — باغ فردوس میں شراب بہت

اب تو گھر ہو مدینے میں میرا — پھر چکا خانماں خراب بہت

خاک پائے حضور ہاتھ آجائے — کیمیا سے طلا ہے ناب بہت

جب نہ دیکھا ہو خواب میں اونکو — کچھ نہ دیکھا جو دیکھے خواب بہت

جانتے ہیں جانیوالے طیبہ کو — کرتے ہیں یوں تو پا تراب بہت

جلوہ حسنِ قدیم کا دیکھا — اوٹھ گئے وہ جو تھے حجاب بہت

حلقہ در حلقہ ہے اگر وہ زلف — اپنے دل کو بھی پیچ و تاب بہت

کچھ ہی تجکو خیال پیری بھی — رائگاں جا چکا شباب بہت

فقر اچھا غنا سے اے ممتاز
کون دے حشر میں حساب بہت

۳۲ — ردیف تائے ہندی — ۱۳

غم فراق حبیب خدا کی کھائی چوٹ — میں رو رہا ہوں قضا نے کیوں نہ آئی چوٹ

رہِ مدینہ میں گر کر جو میں نے کھائی چوٹ — طفیل خواجہ مجھے ہو گئی مٹھائی چوٹ

خضرؑ نے عمر ابد کا مزا اوٹھایا ہے — تمہاری راہ میں گر کے نہیں اوٹھائی چوٹ

رسولِ پاک نے دل کے بھی کھو دیئے امراض — یہی نہیں کہ جہاں جسنے جو بتائی چوٹ

اونھوں نے جان لیا درد تھے وہ روشن دل — دل و جگر کی اونھیں نے کب دکھائی چوٹ

پکڑ کے سر کو جو بیٹھا ہے اوٹھ نہیں سکتا — نبی نے کفر پر اس زور سے لگائی چوٹ

طریق شاہ سے ہم پہونچے کیسے جنت میں — لگی کسی کو نہ ٹھوکر نہ کوئی آئی چوٹ

شکستہ خاطر الفت وہ انہیں کرتے — درِ رسولؐ کی کیسی پسند آئی چوٹ

فراق شاہ میں دل دردمند ہے میرا — سقیم حال ہوں دل پر بلا کی کھائی چوٹ

رسولؐ پاک سے جا کر کرینگے ہم فریاد — جگر کی لے دل محزوں نہیں پر آئی چوٹ

پکڑ کے دل کو کسی دن مدینے پہونچیں گے — کریگی خضرؑ کے مانند رہنمائی چوٹ

زباں سے نام رسول خدا نکل ہی گیا — دل شکستہ کی اپنے بہت چھپائی چوٹ

ندا یہ غیب سے آئی خوشا نصیب ترے
درِ رسولؐ کی ممتاز تو نے کھائی چوٹ

۳۳ — ردیف ثائے مثلثہ — ۱۴

اے دوا اے دردِ ہجراں الغیاث — غمگسارِ دردمنداں الغیاث

آپ ہی فرمائیں کس سے بچوں ۔۔۔ گھات میں ہیں نفس و شیطاں الغیاث

اب تو آجاؤ سرہانے مرے ۔۔۔ جاں بلب ہوں جان جاناں الغیاث

لے نہ ڈوبے مجکو یہ تردامنی ۔۔۔ ہو نہ جاؤں غرق طوفاں الغیاث

دیکھکر حالِ دلِ پُر اضطراب ۔۔۔ چشم ہی خوں نابہ افشاں الغیاث

عفو کر تقصیرِ خدمت شاہ دیں ۔۔۔ ہوں خطاؤں سے پشیماں الغیاث

میں ہوں اور میرا دلِ سرگشتہ ہی ۔۔۔ اور محشر کا ہے میداں الغیاث

ناتواں ہوں بارِ غم اوٹھتا نہیں ۔۔۔ زور بازو سے ضعیفاں الغیاث

حال ابتر ہے دلِ افگار کا ۔۔۔ خنجرِ بُرّاں ہی ارماں الغیاث

زخمِ عصیاں کیا ہی اک ناسور ہی ۔۔۔ ہی شفاعت خوب درماں الغیاث

گھر گئے آفات میں روزِ جزا ۔۔۔ اے پناہِ اہلِ عصیاں الغیاث

ایک ہم تنہا اور صدہا آفتیں
دافعِ رنجِ فراواں الغیاث

۳۴ ردیف جیم تازی ۱۶

آنکھوں میں میری جلوۂ شاہ عرب ہی آج ۔۔۔ وقفِ نظر تجلی انوارِ رب ہے آج

روزِ ولادتِ شہِ عالی نسب ہی آج ۔۔۔ کس حُسن اہتمام سے جشنِ طرب ہی آج

آتے ہیں بزمِ مولدِ سرور میں سر کے بل ۔۔۔ کیا اوج پر ستارۂ اہلِ ادب ہی آج

خالی ملائکہ سے نہ ہو جائیں آسماں ۔۔۔ گھر گھر درود و نامِ نبی زیبِ لب ہی آج

اے شوقِ نعتِ شاہ مضامیں بلند ہوں ۔۔۔ فکرِ رسا سے خامہ ترقی طلب ہی آج

سنجل مراد خاطر عشاق مصطفےٰ
فضل خدائے پاک سے شیریں رطب ہے آج

دل اونکے باغ باغ ہیں جو جاں نثار ہیں
اور دشمنان شاہ کو رنج و تعب ہے آج

جس گھر میں ہو نہ محفل میلاد شاہ کی
وہ خانہ خراب مقام عجب سے آج

تبت یدا ابی لہب[۵۲] اوسکی ہی شان میں
جو دشمن رسول ہے وہ بولہب ہے آج

فضل عمیم عفو خطا و سعت عطا
اس بزم لاجواب میں موجود سب ہے آج

ای مومنو تھا جسکے لئے مژدہ[۵۳] مسیح
ممدوح شاہ ہیں و عام وہ محبوب رب ہے آج

آگے ہے جسکے ہیچ شب قدر و روز عید
نام خدا وہ نور فشاں روز و شب ہے آج

ہم دل جلے ہیں شمع رخ شاہ پر نثار
پروانۂ رسول ہمارا لقب ہے آج

محفل میں عام قسمت انوار قدس ہے
فیض حضور سے کوئی محروم کب ہے آج

کروبیوں کے کان بھی سننے کو کھڑے ہوئے
وہ جوش انبساط کا شور و شغب ہے آج

ہمتا مدح شاہ میں گلستان ہند ہے
اوسکو بلاؤ بزم میں وہ منتخب ہے آج

۳۵	ردیف جیم فارسی	۸

کرتا نہیں ہے جسکو جلدی وطن سے کوچ
ہو جائے روح کا نہ کہیں یک بدن سے کوچ

جنت میں جب گئے تو نکلنا محال ہے
ممکن نہیں ہے کوچۂ شاہ زمن سے کوچ

تعریف رخ کی کرتے ہیں ہم بعد وصف زلف
گلگشت کو چلے ہیں کیا ہے ختن سے کوچ

جا کر مدینے میں تو نہ آؤ نگا پھر کبھی
وہ عندلیب کیا ہے کرے جو چمن سے کوچ

گیسوے مشکبار میں اولجھا ہوا ہے دل
کیونکر کرے غریب وطن کو ختن سے کوچ

[۵۲] تبت یدا ابی لہب وتب

[۵۳] معانی القرآن المجید و مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد

ہو جاؤں میں مقیم جو کوسے حضور میں — کیسی خوشی کے ساتھ ہو دیر کہن سے کوچ
توحید ہو گئی ہے تری باتوں سے جاگزیں — کرتا ہے کفر و شرک دلِ برہمن سے کوچ

زادِ سفر کی فکر سے غفلت نہ چاہیئے
تمناؔ ایک روز ہے دارِ محن سے کوچ

۳۶ ردیف حائے حطی ۲۰

سے مصطفیٰ کو دیکھکر برقِ تجلی کی طرح — حضرتِ عیسیٰ کو بھی غش آ گئے موسیٰ کی طرح
مشکلوں کو میری حل مثلِ معما کیجئے — ہے جو پیچیدہ سراسر خطِ طغرا کی طرح
صادق آتا ہے غلاموں پر ترے یحیی العظام — قم باذن اللہ کہتے ہیں جو عیسیٰ کی طرح
سب کمالاتِ بشر سے آپ ہیں آراستہ — پاک سب عیبوں سے ذاتِ حق تعالیٰ کی طرح
لیلۃ الاسرا فلک پر جسکو دیکھا شاہ نے — بہرِ خدمت تھا کمر بستہ وہ جوزا کی طرح
آیۂ تطہیر قرآں میں ہے وصفِ اہلِ بیت — پاک کرتے ہیں وہ ناپاکوں کو دریا کی طرح
آ چکی نورِ ہدایت سے دلوں میں روشنی — ہیں ترے منکر سیہ دل سنگِ موسیٰ کی طرح
زائرانِ کعبہ جاتے ہیں مدینے جوق جوق — مرجعِ عالم ہیں حضرت حق تعالیٰ کی طرح
بسترِ راحت کہوں یا کیمیا اوس خاک کو — جو مدینے میں پڑی ہے فرشِ دیبا کی طرح
دولتِ پابوس ہولی ہاتھ آتی ہی نہیں — خاک بر سر کیوں نہوں نقشِ کفِ پا کی طرح
ہوں مشرف میں ترے دیدار سے روحی فداک — آنکھیں وا رہتی ہیں آغوشِ تمنا کی طرح
رہبری سے آپکی سرگشتگانِ تیہِ کفر — آ گئے مصرِ ہدیٰ میں قومِ موسیٰ کی طرح
وادیٔ ایمن تو دیکھا دیکھیں اب بطحا کلیم — ہر شجر روشن ہے نخلِ طورِ سینا کی طرح

میری نظروں سے وہیں کحل الجواہر گر گیا
جب نہ پایا روشنی میں خاک بطحا کی طرح

لینگے سیدھی راہ ہم ملک عرب کی ایک دن
ہو گئی قسمت جو سیدھی قد بالا کی طرح

ہوں وہ کیونکر جادہ پیما ئے صراط المستقیم
ہو طبیعت جن کی کج زلف چلیپا کی طرح

ایک مشت خاک سے کفار اندھے ہو گئے
پڑ گئے آنکھوں پر اونکی پردے اعمی کی طرح

خاکساری کیمیا ہی ایک دن یہ خاکسار
اوڑ کے پہونچیگا مدینے گرد صحرا کی طرح

اہل بینش نے جو دیکھا اونکو - آنکھیں کھل گئیں
کور باطن رہگئے بے بہرہ اعمی کی طرح

۴۷

کیا غم ترو اسنی ممتاز کو ہی یا نبی ؐ
مضطرب رہتا ہی ہر دم موج دریا کی طرح

۱۳

قرآن مستطاب ہی خیر الوریٰ کی مدح
مداح خود خدا ہی ہوئی انتہا کی مدح

ہی حمد ذو الجلال رسول خدا کی مدح
کسکی مجال ہی کہ کرے مصطفےٰ کی مدح

بے شبہہ زیر سایۂ دیوار شاہ دیں
ہیچ و پوچ کرتی ہی بال ہما کی مدح

اللہ رے خاک کوچہ سلطان مشرقین
کرتا نہیں کوئی اثر کیمیا کی مدح

نام نبی لیا کہ ہر اک کام ہو گیا
ہی مدح خواجہ حسن قبول دعا کی مدح

مداح مصطفےٰ کی ہی نازش بجا درست
ذرہ کا افتخار ہی شمس الضحیٰ کی مدح

حلال مشکلات زباں پر ہی خلق کی
بیشک ہی بے مبالغہ مشکل کشا کی مدح

گلگشت کر رہے ہیں گنہگار خلد میں
ورد زباں ہی شافع روز جزا کی مدح

کرتی ہی اونکو شان رحیمی جو آشکار
سنتے ہیں کس خوشی سے وہ اہل خطا کی مدح

آلودہ گناہ ہی دن رات - شرم شرم
کرتی ہی اے زباں تو شہ انبیا کی مدح

اوسکے صلے میں عید محرم میں ہو گئی
جب کی ہی میں نے دافع رنج و بلا کی مدح

۳۸ — ۱۱

ممتاز روبروے سلیماں ہو پاے مور
لیکن قبول شاد نے کی مجھ گدا کی مدح

سارے ممدوحوں سے افضل ہو خدا کا ممدوح
دیکھنا ہمکو کہ کیسا ہو ہمارا ممدوح

جو کسی کو نہ ملے تھے وہ کمالات ملے
اکمل الخلق ہو اوصاف میں میرا ممدوح

ہو وہ محبوب خدا حسن ادب مانع ہو
اپنے ممدوح کو لکھتا نہیں پیارا ممدوح

سنگریزے ہی ستائش کے شرفیاب نہیں
کون ہو وہ نہیں جسکے شہ بطحا ممدوح

آن کی آن میں بالاے فلک ہو آئے
میرے ممدوح کو پہونچے نہ کسی کا ممدوح

اپنی آمرزش عصیاں میں نہیں ہم کو کلام
کہ جو شافع ہو شفیع بھی ہو اپنا ممدوح

شان میں تیری ہو قرآن میں کیا کیا موجود
کیا ہی تو دیکھ خدا اقسم ہے تیرا ممدوح

دید میں اور سماعت میں نہیں کچھ نسبت
اوس سے بڑھکر ہو کہیں جیسا سنا تھا ممدوح

لاکھ اوصاف سے بڑھکر ہی یہ اوسکا اک وصف
کہ ہو اللہ کا محبوب ہمارا ممدوح

کون ہو جو نہیں سرتاج رسل کا مداح
آپ ہیں فرش سے تا عرش معلی ممدوح

منتہی سلسلۂ مدح نہ ہوگا ممتاز
کونسے وصف سے خالی ہو تمہارا ممدوح

۳۹ — ۹

ردیف خاے معجمہ

اے چارہ گر نہ پوچھ زباں یا دہاں ہی تلخ
مسموم ہجر شہ ہوں مرا کام جاں ہی تلخ

شیریں کیا لعاب مبارک سے آپ نے
کھاری کنواں جو دیکھتے تھے اب کہاں ہی تلخ

اللہ رے عنایت و شفقت رسول کی
فاقے سے بدمزہ نہ عم تھا جیاں ہی تلخ

ہوں جانکنی میں شربت دیدار دیجئے — حنظل کی طرح چشمہ کام و دہاں ہی تلخ

حق بات کو قبول کر اوس سے ترش نہ ہو — شیریں ثمر ہی وہ اگرچہ جان جاں ہی تلخ

محبوب کردگار کے زہر فراق سے — مرتے ہیں خضر زندگی جاوداں ہی تلخ

جب تک کہ چاشنی نہ ہو مدح حضور کی — کیسا ہی قند ہو سخن شاعراں ہی تلخ

بدبخت سو عظمت پہ تری زہر اوگلتے ہیں — سم خوردہ کفر و شرک کے ہیں کام جاں ہی تلخ

۸	نان جویں مدینے کی ممتاز کو ملے یارب یہ نان نعمت ہندوستاں ہی تلخ	۴۰

گر نہ دیدار ہو تیرا تو ہی جنت دوزخ — اچھا دیکھیں نہ ہم روز قیامت دوزخ

جب شہنشاہ سرور دیں سے ہیں یہ جلنے والے — ہوگیا آگ پئے اہل شقاوت دوزخ

ہیں وہ دل سوختۂ ہجر ہوں جسکے نزدیک — ہی فقط اک شرر آتش فرقت دوزخ

شدت کفر ہیں شداد ہر اک کا فر تھا — عین انصاف ہی کرتا ہی جو شدت دوزخ

ہاتھ آجاے جو دنیا میں تو کیا کھا جاے — تیرے دشمن سے وہ رکھتا ہی عداوت دوزخ

شامت کفر نکلنے بھی دے کیونکر سکلے — ہوگیا ہر عدو چاہ ضلالت دوزخ

اپنے بندوں کو کہا حق نے کہ قوا انفسکم — کس قیامت کی ہی زندان مصیبت دوزخ

	عیش کفار کو تکلیف ہیں ای ممتاز یہی دنیا ہی کہ کہئے اسے جنت دوزخ	

۱۲	ردیف دال مہملہ	۴۱

مدینے میں بلاؤ یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم — مجھے جنت دکھاؤ یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم

اوٹھے خوابِ گراں سے بخت خفتہ ۔ جو تم رویا میں آؤ یا محمد صلوٰۃ اللہ علیہ

ازل سے ہیں کلیم اللہ مشتاق ۔ کلام اپنا سناؤ یا محمد

سویداے دلِ بیتاب ہو کر ۔ مرے دل میں سماؤ یا محمد صلوٰۃ اللہ علیہ

دکھا کر اپنے گیسوے پریشاں ۔ مجھے وحشی بناؤ یا محمد

بلا ہو کر مرے پیچھے پڑی ہے ۔ شبِ غم سے بچاؤ یا محمد صلوٰۃ اللہ علیہ

جمالِ پاک کی آنکھیں ہیں مشتاق ۔ رخِ روشن دکھاؤ یا محمد

سیہ کارانِ اُمت منتظر ہیں ۔ شفاعت کو اب آؤ یا محمد صلوٰۃ اللہ علیہ

ابھی اُٹھ بیٹھیں ہوشانِ لُغنت ۔ جیو زلف اپنی سنگھاؤ یا محمد

گنہگارانِ اُمت مضطرب ہیں ۔ جہنم سے بچاؤ یا محمد صلوٰۃ اللہ علیہ

بہت ہی آرزو ہے قصرِ جنت ۔ مرا نقشہ جماؤ یا محمد

۴۳ ۔ یہی ہے عرض ممتازِ حزیں کی ۔ مجھے تم بخشواؤ یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ۔ ۱۴

رہا کچھ نہ کھٹکا قیامت کے بعد ۔ کہ بخشے گئے ہم شفاعت کے بعد

خدا اور محمد کو دیکھا کریں ۔ یہ نعمت ملے ہم کو جنت کے بعد

عدو آپ پر ہو گئے جاں نثار ۔ ہوئی یہ محبت عداوت کے بعد

خدا مل گیا مل گیا قربِ خاص ۔ حبیبِ خدا کی محبت کے بعد

حقیقت تو یہ ہے کہ نعماے خلد ۔ ہیں سب ہیچ دیدارِ حضرت کے بعد

کیا حق نے ختم الرسل آپ کو ۔ یہ اعزاز بخشا نبوت کے بعد

لگی آنکھ اوس کی نہ پھر عمر بھر ۔ جگایا جسے خوابِ غفلت کے بعد

مدینہ سے فردوس کو جاسے کون
ہوسے تیرے بدخواہ کیسے ذلیل
ترے در سے ہم اوٹھ سکیں بیٹھکر
تری رہنمائی سے اہلِ ضلال
رہوں میں مریضِ محبت ترا
نہ ہوتے محمد اگر آفتاب
صلوٰۃ اللہ علیہ ابداً ابداً

اوٹھے کس سے تکلیف راحت کے بعد
کہ ذلت پہ ذلت ہو عزت کے بعد
نہ آئے یہ طاقت نقاہت کے بعد
ہدایت پہ آئے ضلالت کے بعد
کہ دشوار ہو زیست صحت کے بعد
تو کیوں پھیلتا نور ظلمت کے بعد

۴۳	نہ آئینگے ممتاز ہم ہند کو مزارِ نبی کی زیارت کے بعد	۶

کروں نفسِ سرکش کو سرزنش تاچند
نکال پھانس کی مانند اسکو یا اللہ
عطا ہو نعمتِ دیدار اے خدا اے کریم
کبھی تو اوڑکے یہ ذرہ مدینے پہونچیگا
طواف روضۂ اقدس کو دل تڑپتا ہے

بری لگے نہ مجھے اوسکی یہ روش تاچند
جگر میں خارِ غم و رنج کی خلش تاچند
فراق شہ میں غم و غصہ ہو خورش تاچند
نہ ہوگی جانب خرشید سے کشش تاچند
بسانِ ماہی بے آب یہ تپش تاچند

نہ چھوڑ زندہ اسے مارِ آستیں ہے نفس
تو عقلمند ہو ممتاز پرورش تاچند

۴۴	ردیف دالِ ثقیلہ ۱۲	۱۲

دیکھا اسے زاہد نہ کر زہد و عبادت پہ گھمنڈ
اغنیا کو ہو مبارک مال و دولت پہ گھمنڈ

ہو گیا مردود شیطاں کر کے طاعت پہ گھمنڈ
ہم فقیروں کو ہے داغِ عشقِ حضرت پہ گھمنڈ

کیا پڑی ہے کہ یہ مضامین نعت کے موزوں کرے
زیب دیتا ہے مجھے حسنِ طبیعت پر گھمنڈ

ہیں اگر عاصی ہوں یا رب تو ہے غفار الذنوب
قابلِ رحمت ہوں میں ہے مجکو رحمت پر گھمنڈ

کی جو نخوت تال پر قاروں زمیں میں دھنس گیا
کسقدر ناداں ہیں جو کرتے ہیں دولت پر گھمنڈ

اے نسیم باغِ طیبہ جلد چل یہ وقت ہے
ہو رہا ہے نکہتِ گل کو لطافت پر گھمنڈ

پڑ گیا ہو رعب جب معجز بیانی کا تری
کیا کریں سحر البیاں اپنی فصاحت پر گھمنڈ

کوئی مجھپر مہرباں ہو یا نہ ہو پروا نہیں
ہے مجھے اللہ کے لطف و عنایت پر گھمنڈ

معنی لاتقنطوا[له] وہ خوب ہیں سمجھے ہوے
حق بجانب ہے سیہ کاروں کو رحمت پر گھمنڈ

دیکھکر وہ آستاں جاتا رہا سارا غرور
تھا بہت چرخِ بریں کو اپنی رفعت پر گھمنڈ

زیر اپنے نفسِ امّارہ کو کر سکتا نہیں
جیفت پھر کرتا ہے تو زور و شجاعت پر گھمنڈ

حشر کا دن اور اے ممتاز یہ تیور ترے
ہو گیا معلوم تجکو ہے شفاعت پر گھمنڈ

۴۵	ردیف ذال معجمہ	۱۰

ہو آپ کو تو اُمتِ عاصی کا غم لذیذ
اور ہم غذائیں نوش کریں دمبدم لذیذ

دل سے جو ہے ثناے امامِ امم لذیذ
وقتِ رقم ہوئی ہے زبانِ قلم لذیذ

ہم بندۂ شکم اونھیں کیا مونہہ دکھائینگے
نانِ جویں وہ کھائیں غذا کھائیں ہم لذیذ

ہر لفظ میں مزا ہے نبات لطیف کا
کیا ہے کلامِ فخرِ حجاز و عجم لذیذ

آتا ہے جسمیں نام حبیبِ اله کا
ہو جاتی ہے مثالِ عسل وہ قسم لذیذ

کیسا مزا ہے ترلہ ربایانِ شاہ کو
ملتا ہے رات دن اُنھیں خوانِ کرم لذیذ

[له] تلمیح ہے سورۂ زمر کی آیۂ یاایہا الذین اسرفوا علی انفسہم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ الآیہ ۱۲ مرتب غفر لہ

دریائے شور میں پڑے آب رواں اگر
ہو جائے انگبین کی طرح یم کا یم لذیذ

سینچا گیا ہے شربت دیدار شاہ سے
کیا ہوتی ورنہ نعمت باغ ارم لذیذ

ہوگا تری طفیل سے دیدار حق نصیب
نعمت ملیگی ہمکو یہ بے کیف و کم لذیذ

ممتاز تشنہ لب ہے شراب طہور کا
معلوم کیا ہو اوسکو مئے جام جم لذیذ

۴۶ ردیف رائے مہملہ ۱۳

سنبل الطیب ہے گیسوئے گل تر روئے حضور
عطر مجموعہ خجل جس سے وہ خوشبوئے حضور

ہو جوا ایمائے طلب جنبش ابروئے حضور
مثل حجاج ہو کعبہ بھی رواں سوئے حضور

اک لپیٹ جسکی دو عالم کو کرے غالیہ بیز
بارک اللہ وہ ہے نکہت گیسوئے حضور

کعبۃ اللہ ہے کاشانہ کہ بیت المعمور
چمن قدس ہے یا باغ ارم کوئے حضور

مکتب عشق میں پہلا یہہ سبق تھا اپنا
الف اللہ کا ہے قامت دلجوئے حضور

دست عالی ید قدرت ید بیضا کف دست
جس سے اسلام قوی پنجہ وہ بازوئے حضور

حسن ایماں کا تقاضہ ہے کہ دیکھا کیجے
مصحف پاک ہے رخ رحل دو زانوئے حضور

جلوۂ شمع سر طور تو دیکھا موسیٰ
اب ذرا دیکھئے شمع رخ نیکوئے حضور

صاف مفہوم ہوئے معنی یسئلونک
آل اطہار کی خو ہے وہی جو خوئے حضور

کیوں نہوں محو ستایش ملک و جن و بشر
خود خدا وند تعالیٰ ہے ثنا گوئے حضور

ماہ و خورشید ہیں گلتکئے فلک پر ہے دماغ
عرش نازاں کہ ہوا تکیۂ زانوئے حضور

ہیں تیرہ ہوں بد اندیش نہ کیوں قتل و قتال
جسکے قبضے میں دو عالم ہے وہ ہے سوئے حضور

۱- فی الحقائق الولد سر لابیہ ۱۲ منہ رحمۃ اللہ علیہ

۱۴	باغِ فردوس ہیں ممتاز کی مانند مدام عیش کرتا ہی جو ہوتا ہی ثناگوئی حضور	۴۷

فروغِ نورِ نظر ہی جمالِ پیغمبر
خدا دکھائی رخ بے مثالِ پیغمبر

نہالِ باغِ نبوت ہی آلِ پیغمبر
گئیں وہ ہاتھ جو کاٹیں نہالِ پیغمبر

صفاتِ ذاتِ الٰہی کو جسنے پہچانا
یہہ سب ہی صدقہ بصدقِ مقالِ پیغمبر

سفینہ شہرتِ اہلِ کرم کا ڈوب گیا
اوٹھی جو موجِ محیطِ نوالِ پیغمبر

سوالِ بخششِ امت کا یہہ جواب آیا
ہیں قبول ہی جو ہی سوالِ پیغمبر

جو اشتقاق خدا سے ہی خدا نور کا
بجائی نقطہ ہی عارض پہ خالِ پیغمبر

کسی کی مدح و ثنا کی دخیں ہی کیا ہو وا
کتابِ پاک ہے کشافِ حالِ پیغمبر

صفات میں بھی یگانہ ہیں ذات کی مانند
زہی جلال و جمال و کمالِ پیغمبر

براق برق قدم لیکے جبرئیل آئی
ہوا جو سیرِ فلک کا خیالِ پیغمبر

مثالِ خضر و مسیحا ہیں زندہ جاوید[له]
برائی نام ہوا ہی وصالِ پیغمبر

نہ آیا دل میں کبھی خطرہ ماسوی اللہ کا
ہمیشہ جانبِ حق تھا خیالِ پیغمبر

صفات ذات سے جیسی جدا نہیں ہوتی
رہا خدا سے یونہیں اتصالِ پیغمبر

۱۹	زمانہ بھر کا وہ ممدوح ہو گیا ممتاز پڑا کسی میں جو عکسِ خصالِ پیغمبر	۴۸

شیدا ہوں شیفتہ ہوں میں خیر الانام پہ
پھر کیوں تڑپ نجاؤں محمد کے نام پہ

جو جا پڑا درِ شہِ عالی مقام پہ
قابض ہوا وہ روضۂ دار السلام پہ

غش ہیں کلیم آپ کے حسنِ کلام پہ
عیسیٰ درود خواں ہیں لبِ لعل فام پہ

له ورد فی الحدیث ان اللہ حرم علی الارض ان تأکل اجساد الانبیاء فنبی اللہ حی یرزق ۱۲ منہ رزق اللہ

سو جان سے فدا ہوں دلِ مستہام پہ
قربان ہوں رسول علیہ السلام پہ

چھوٹے نہ ہاتھ سے مئے عشقِ نبی کا جام
مر جاؤں ای خدا اسی شربِ مدام پہ

بے روک ٹوک خلد میں جاتے ہیں جاں نثار
ہو کر فدا رسول علیہ السلام پہ

مرغِ خیال عرشِ بریں پر تو ہو رسا
لیکن پہونچ سکے نہ تیرے اوج بام پہ

اب سر پکڑ کے روتے ہیں بت اور بت پرست
نازاں بہت تھے قبضۂ بیت الحرام پہ

فرمودۂ رسول پہ ایراد سن کریں
ہے عین اعتراض خدا کے کلام پہ

اللہ ری کرم نہیں مختص کسیکے ساتھ
لطفِ اتم ہے عام ترا خاص و عام پہ

کہتے ہیں جسکو روضۂ انور سپہر ہے
شمسہ ہے شمس گنبدِ فیروزہ فام پہ

زہرابۂ اجل میں بجھی ہے جو تیغِ شاہ
آتے نہیں ہیں زخم عدو التیام پہ

کفار کو شکست ہر ایک معرکہ میں دی
عاشق تھی فتح خسروِ دیں کی حسام پہ

ذروں سے راہ شاہ کے ہمسر ہوں کیا مجال
یہہ جو ستارے ہیں فلک سبز فام پہ

یہہ جانکر براق کہ حضرت سوار ہیں
طاؤس وار رقص میں تھا گام گام پہ

نکلا جو مہرِ دینِ خدا کفر چھپ گیا
منصور نورِ صبح ہوا فوجِ شام پہ

بیجا خیالِ خلد ہے بے الفتِ رسول
زاہد عجب ہے اس تری سودای خام پہ

شق القمر کی آپکے روشن دلیل ہے
آتا نظر ہے داغ جو ماہ تمام پہ

۴۹	احمد ہے نام احمد مرسل کا ہے غلام صلوٰۃ اللہ علیہ و سلامہ ممتاز کو ہے فخر بجا اپنے نام پہ	۱۵

ہیں ختمِ رسل نورِ خدا احمد مختار
صلی اللہ علیہ
اعدا کی اوٹھاتے تھے جفا احمد مختار
صلی اللہ علیہ

ہر ایک نبی سے ہیں سوا احمد مختار
صلی اللہ علیہ
کرتے تھے ہدایت کی دعا احمد مختار
صلی اللہ علیہ

قرآں ہے وہ قانون شفا تیری طلب میں
ہر درد کی جس میں ہے دوا احمد مختار

کس طرح کوئی عقدۂ لاحل رہے باقی
امت کے جو ہوں عقدہ کشا احمد مختار

دست قدر انداز قدر ہو ہدف اولٹا
رد کر دیں اگر تیر قضا احمد مختار

سرسبز تیرے فیض سے ہے کشت دو عالم
اے ابر کرم بحر عطا احمد مختار

تھا ہو کا مکاں بہر تو محل دین متیں کا
کرتے نہ جو تشیید بنا احمد مختار

اک دن شہ کونین سے جبریل امیں نے
کی عرض کہ بشر است یا احمد مختار

بخشینگے ہم امت کو ذرا فکر نہ کیجے
لایا ہوں یہ پیغام خدا احمد مختار

جس طرح اکیلا ہیں دنیا میں نہ چھوڑا
محشر میں بھی ہونگے نہ جدا احمد مختار

محفوظ جہنم سے رہے اہل جہنم
حامی جو ہوئے روز جزا احمد مختار

بے بہرہ کوئی اونکی ہدایت سے نہیں ہے
ہیں خضر کے بھی راہ نما احمد مختار

کیسی ہی کسی شخص سے تقصیر ہو سرزد
کیا ذکر کہ ہوں اوس سے خفا احمد مختار

رفرف سے اوتر کر جو گئے عرش بریں تک
آئی یہ ندا آئیے یا احمد مختار

۱۸	زندان مصیبت میں گرفتار ہے ممتاز فریاد ہے فریاد ہے یا احمد مختار	۵۰

جلوۂ حق جمال پیغمبر
نطق ناطق مقال پیغمبر

رات دن ہے خیال پیغمبر
[illegible] میں ہے وصال پیغمبر

طرفۃ العین میں گئے سر عرش
دیکھتا ہے کمال پیغمبر

ارنی تا کجا جناب کلیم
دیکھیے ہے جمال پیغمبر

نقطۂ جیم جمال کا سکہ
[illegible] رخ ہے خال پیغمبر

دیکھکر جسکو ہوں سلیماں دنگ — ہے وہ جاہ و جلالِ پیغمبر
حشر موعود ہو گیا برپا — ہو گیا انتقالِ پیغمبر
دیکھ لینے کو جلوۂ حق کے — آئینہ ہے جمالِ پیغمبر
کفر کو خاک میں ملاتا تھا — کافروں سے قتالِ پیغمبر
کشتیِ نوح میں ہوا راکب — غرقۂ عشقِ آلِ پیغمبر
نفی کرنا عدیل کی اونکے — وصف ہے حسبِ حالِ پیغمبر
نامِ اہلِ کتاب مٹ جاتا — نہ ہوا گر ابتہالِ پیغمبر
پاس امت کے ہے کلامِ مجید — دولت بے زوالِ پیغمبر
جلوہ گر جبیں سرِ غیبی ہیں — ہے وہ حسنِ مقالِ پیغمبر
مرنے دیتا نہیں جدائی میں — ہے مسیحا خیالِ پیغمبر
بحرِ ذخار تھی سخاوت میں — فقر میں تھا یہ حالِ پیغمبر
نہیں ملتا نشان ساحل کا — ہے وہ بحرِ نوالِ پیغمبر

۵۱	چھوڑ تم یہ سیہ کاری گر خیالِ مآلِ پیغمبر	۱۳

ہے بارگاہِ قدس درِ مصطفیٰ ضرور — ہوتے ہیں ختم واں سرِ شاہ و گدا ضرور
سب تاجِ مرسلاں ہیں رسولِ خدا ضرور — سب انبیا سے شان بھی ہے جدا ضرور
بعد خدا بزرگ ہیں خیر الوریٰ ضرور — بہتر ہے اختصار ہے تطویل کیا ضرور
وہ کونسی صفت ہے کہ جو آپ میں نہیں — موصوف سب صفات سے ہیں مصطفیٰ ضرور
گلگشت باغ خلد ہیں پیروانِ شاہ — سیدھی ہے سڑک یہ راہِ امام ہدیٰ ضرور

جو راہِ مصطفیٰ سے ذرا منحرف چلا | ٹھوکر لگی شقی کو سقر میں گرا ضرور
محبوب کبریا کوئی مرسل نہیں ہوا | ہاں شاہِ دیں ہوئے ہیں حبیبِ خدا ضرور
دم بھر کو بھولتا نہیں شاہِ زمن کو میں | حاضر نہیں مدینے میں ہر چند یہ خطا ضرور
مانندِ اہلِ بیت کے ایدل ہے نجات | اصحابِ باصفا سے ہے حب و ولا ضرور
بہتر مصالحہ ہے شفاعت میری لئے | بیمارِ معصیت ہوں میں کیجے دوا ضرور
گم کردہ راہِ خلد جو ہونگے گناہگار | پہنچینگے واں بھی رشکِ خضر رہنما ضرور
آنگے جو آئے آپ وہاں حضور کے | اے عشق آب آب ہے آبِ بقا ضرور

۱۴ | ممتاز روسیاہ کو یا رب تو بخشدے
تو ہے رحیم شان یہ بھی دکھا ضرور | ۵۶

پلائینگے جب اک جام کوثر ساقیِ کوثر | بجھا دینگے لگی دل کی سراسر ساقیِ کوثر
مری تردامنی پہ جوش میں بحرِ کرم آیا | عجب فیاض ہیں اللہ اکبر ساقیِ کوثر
غضب کی تشنہ کامی ہے زباں میں پڑ گئے کانٹے | بہا لینگے سبکو تر بہ نشتر ساقیِ کوثر
ترس کر شربتِ دیدار کو اٹھا ہوں ہیا | پلائینگے تجھے ساغر پہ ساغر ساقیِ کوثر
سکھا تا کیا ہے پھر تردامنوں کا خاک ہی بچھایا | جو ہو جائیں فدا دل سے سراسر ساقیِ کوثر
خوشا یہ حال کہ جو شربتِ دیدار ہاتھ آیا | ہوئی رونق فزا جان معطر ساقیِ کوثر
تمہارا شربتِ دیدار پیکر آبِ کوثر ہے | ملیگی لذتِ قندِ مکرر ساقیِ کوثر
لکھا افسر ہیں اعطینا کی کلکِ قدرت سے | دیا حق نے جو تجھکو حوضِ کوثر ساقیِ کوثر
پڑا ہے روئے گلگوں کا عرق تسنیم و کوثر میں | نہ ہوتا ورنہ یوں پانی معطر ساقیِ کوثر
حبابِ کوثر و تسنیم گویا مشک نافے ہیں | پڑا ہے عکس گیسوئے معنبر ساقیِ کوثر

طمع دیتا ہے کیا پیر مغاں ہم تشنہ کاموں کو	پلا ئینگے شراب ناب اطہر ساقی کوثر
۵۳	پیا دو ہجر میں خون جگر ممتاز احمد نے اوسے اور بھول جائیں روز محشر ساقی کوثر
۱۷	

چل بسے کو دل شیفتہ صرصر ہو کر
پگڑی کیوں تو نے زمیں ہند کی پتھر ہو کر

تشنہ کاموں کے لئے قلزم الطاف تیرا
باغ جنت میں گیا چشمۂ کوثر ہو کر

ٹوٹ پڑتا ہے خدا کا غضب اوسپر کہ نہیں
دیکھے کوئی تری حکم سے باہر ہو کر

جو اوڑے ذری تری راہ کے اے ماہ حجاز
زینت چرخ بریں ہو گئے اختر ہو کر

بخت فیروز بھی کیا چیز ہے اللہ اللہ
دیکھتا ہے اونھیں آئینۂ سکندر ہو کر

نیک بدکاروں کا منھ دیکھتے رہجائینگے
بخشوا لینگے جو وہ شافع محشر ہو کر

حسرت شربت دیدار میں ہم مرتے ہیں
تشنہ رکھتے ہو ہمیں ساقی کوثر ہو کر

سچ تو ہے عشق مجازی سے خدا ملتا ہے
آ ترا دیکھ تو شیدائی پیمبر ہو کر

شش جہت میں ہے تری حسن خداداد کی دھوم
دیکھنے والے تجھے رہ گئے ششدر ہو کر

پاؤ دندان مبارک کا ہے اعجاز نہیں
اشک گرتے ہیں دم گریہ جو گوہر ہو کر

حسرت دید ہے یہ پردہ کہ میری آنکھوں کے
نصب ہوں روضۂ اطہر میں جو مجمر ہو کر

رہے ایمان سے بے بہرہ شقی ہے ورنہ
دی بتوں نے بھی گواہی تری پتھر ہو کر

اپنے ہیں ساقی کوثر کو الٰہی دیکھوں
بادہ پیمائی طرب آنکھیں ہوں ساغر ہو کر

قافیہ نعت میں جو چھٹے مکرر باندھا
دگنیا وہ بھی مزا قند مکرر ہو کر

بڑھ کے کچھ اوس سے بھی اسلام ہوا عالمگیر
پھیل جائے جو کوئی قطرہ سمندر ہو کر

سیہ خردی کا نیا ڈھنگ نکالا ہمنے
خون بدخواہوں کا پی لیتے ہیں خنجر ہو کر

ہوئی مقبول شہنشاہِ عرب کی ممتاز
غزلِ نعت سے میری نذرِ تحفہ ہو کر

۵۴	ردیفِ ڑائے ثقیلہ	۱۴

جلوۂ حق دیکھنا ہی تو بتِ پندار توڑ
تیری اوسکے درمیاں حائل ہی یہ دیوار توڑ

عاشقوں کو زینتِ اشکِ مسلسل چاہیے
ایکدم کو بھی نہ سلکِ گوہرِ شہوار توڑ

ٹوٹتی ہیں گر بہاریں گلشنِ فردوس کی
دل میں نوکِ خارِ عشقِ احمدِ مختار توڑ

رشتۂ الفت نہیں تارِ نفس جو ٹوٹ جائے
توڑتی ہی سانس فرقت میں تو جانِ زار توڑ

جو نفائس وصفِ ختم المرسلیں کے ہوں کہا
ای زبانِ دُر فشاں مُہرِ لبِ گفتار توڑ

خود بخود ایمان لاتا ہی برہمن آپ پر
کہدیا ہوگا بتوں نے رشتۂ زنار توڑ

سرزمینِ دل میں نخلِ عشقِ پیغمبر لگا
اور خوش خوش گلشنِ فردوس کے اثمار توڑ

باریابی کا جو طالب ہی حریمِ وصل میں
ہجر کی دیوار کو ای طالبِ دیدار توڑ

دل بھر آیا جب کہا شیشے نے ہنگامِ شکست
لعل و گوہر توڑ تو لیکن نہ دل زنہار توڑ

زخمِ دل میں درد کی لذت سوا ہو چارہ گر
توڑ کر رکھدی نشتر کہ نوکِ خار توڑ

توڑتا ہی تو دلوں کو تجکو شرم آتی نہیں
مرد ہی تو نفسِ امارہ کا استکبار توڑ

دل مرا تر دامنی پہ پانی پانی ہوگیا
چشمِ دریا بار اشکوں کا نہ تو بھی تار توڑ

خونِ ناحق ہوگا ایکدن تیری گردن پر سوار
ہاتھ اوٹھا جور و جفا سے ظلم کی تلوار توڑ

سیر کر کے باغِ عالم کی ہی دامن بچھا
ہمصفیروں کی طرح ممتاز گل دو چار توڑ

ردیف زای معجمہ

۵۵ — ۹

تیغ فرقت سے دلِ خستہ جگر چاک ہنوز
اور پھر زندہ ہوں میں اے شہِ لولاک ہنوز

جا لگا عرش سے لیکن تری رفعت کے حضور
پست ہے شکل میں گنبدِ افلاک ہنوز

جو معطر شہِ عالم کے پسینے سے ہوئی
غالیہ سا ہے عروسانہ وہ پوشاک ہنوز

نہ مٹایا نہ مٹا لاکھ حوادث بھی ہوئے
سنگ خارا میں ہے نقشِ قدمِ پاک ہنوز

شبِ معراج ہوئے تھے شہِ لولاک سوار
رقصِ طاؤس میں ہے توسنِ چالاک ہنوز

جو ہونا تھا ہوا ہجر میں احوال زبوں
ہے تری غم سے مگر خوش دلِ غمناک ہنوز

مر کے بھی ہٹی ٹھکانے نہ لگی اے صرصر
اڑ کے پہنچی نہ مدینے کو مری خاک ہنوز

ہفت قلزم میں نہانے سے بھی کیا ہونا ہے
نجس العین ہیں کافر کہیں ناپاک ہنوز

نفسِ بدکیش کے دھوکوں میں نہ آنا ممتاز
در پئے قتل کمیں میں ہے یہ سفاک ہنوز

ردیف سین مہملہ

۵۶ — ۸

آستاں بوسِ رسول اللہ تھے روح القدس
صلی اللہ علیہ وسلم
رتبہ داں خواجۂ ذیجاہ تھے روح القدس

جانتے تھے افضل الطاعات طاعت آپکی
حق گزینِ حق بیں خدا آگاہ تھے روح القدس

ہمرکابی کی مقامِ قدس تک حسرت رہی
شاہِ دیں کے سدرہ تک ہمراہ تھے روح القدس

ڈرتے ڈرتے عرض کرتے تھے نہ ہو جائیں خفا
خادمِ مسکیں حضورِ شاہ تھے روح القدس

کیا بیاں ہو شوکتِ شاہنشہِ کونین کا
ایک ادنی بندۂ درگاہ تھے روح القدس

قدسیوں میں حشر برپا ہو گیا روز وفات — مبتلائے صد بلا کا کاہ تھی روح القدس

عرشیوں کو ساتھ لیکر آئے جنگ بدر میں — شاہِ دیں کے کیسے دلخواہ تھی روح القدس

۵۷	بے مثال جانفزا ممتاز کیا نام تھا عاشق جانباز شاہنشاہ تھی روح القدس	۱۳

جب گیا پھر زیارت روضۂ اطہر کے پاس — ای خوشا بخت رسا پہنچا وہ پیغمبر کے پاس

حلقۂ ذکر کو تھی جنبش اور بستر گرم تھا — کتنے جلد آئے وہ جا کر خالق اکبر کے پاس

آپ کو تربت بہتر دیدار نعمائے بہشت — کونسی نعمت نہیں ہے ساقی کوثر کے پاس

ہیں شفیع المذنبیں بھی انبیا میں منتخب — ہو گئے پھر شفاعت داورِ محشر کے پاس

اللہ اللہ یا تو ہستی ہی تھی سال کی کعبہ میں — یا وہ جانے بھی نہیں پاتے تھے اک گھر کے پاس

مرنے والے ونیہ سوتے ہیں تہہ آرام سے — خوابگاہِ قبر میں جیسے دلہن شوہر کے پاس

ایک ہم ہیں مر رہے ہیں آرزو طوف میں — ایک وہ ہیں دفن ہیں جو روضۂ اطہر کے پاس

چھپ گئے نورِ نبی کے آگے انوارِ رسل — ذکر کیا نور کو اک کاشفِ خاور کے پاس

انبیا بھی جبکہ ہونگے مضطرب روزِ نشور — پھر تسکیں آئیں گے وہ امتِ مضطر کے پاس

ہم سیہ کاروں کو قرب شاہ ہو تو کیا عجب — ہے مقام کامل تسکیں رخ انور کے پاس

آئینہ داری تھی شاہِ دو جہاں کی جائے فخر — اس سے کیا حاصل گر آئینہ ہو اسکندر کے پاس

۵۸	اس تہیدستی میں اپنی کیا کرے وہ نذرِ شاہ ایک نقدِ جاں ہے ممتاز سیہ اختر کے پاس	۱۰

دل میں رہ جائے مدینے کی ہوس — خاک ہو کر پھر مجھے جینے کی ہوس

دفن ہوں اونکی گلی میں اے کاش — مر کے پوری ہو مدینے کی ہوس

عطر کو دیکھکے ملتا ہوں ہاتھ
ہی مجھے اونکے پسینے کی ہوس

ہاتھ آجاسئے ترا تارِ نگاہ
دلِ زخمی کے ہی سینے کی ہوس

تشنۂ شربتِ دیدار ہوں میں
آبِ حیواں کے ہی پینے کی ہوس

دامنِ شاہ ہی کشتیِ نجات
ہم نہیں رکھتے سفینے کی ہوس

ہوگئے داغِ محبت سے غنی
نہ ہی ہمکو خزینے کی ہوس

نامِ شہ دل میں منقش کرلے
ہی اگر تجھکو نگینے کی ہوس

طارمِ قرب پہ چڑہ جانیکو
دل کو ہی زلف کے زینے کی ہوس

مرکے بھی طیبہ میں رہنا ہو نصیب
ہی یہ ممتاز قرینے کی ہوس

۵۹ ردیف شین منقوطہ ۱۱

یاد فرمائیں مجھے فخرِ دو عالم ای کاش
ہند سے جاؤں مدینے خوش و خرم ای کاش

رخِ انور کو کہیں دیکھ سکے یہ تر دامن
بہرہ ور مجھ سے ہو قطرۂ شبنم ای کاش

طالعِ خفتہ ہو بیدار الٰہی بیدار
خواب میں آئیں نظر خسروِ عالم ای کاش

اسی ماتم میں ہی کعبہ کہ لباسِ کعبہ
رایتِ فتح کا ہو تا تری پہ پرچم ای کاش

غزلِ نعت کے قابل ہو زمیں بھی عالی
ہاتھ آئے فلکِ نیرِ اعظم ای کاش

کنجِ مرقد میں نہ ظلمت سے مرا دم گھبرائے
جلوۂ رخ ہو ترا مونس و ہمدم ای کاش

واہ الطافِ شہِ دیں ہی عجائب مرہم
دلِ مجروح کے ہاتھ آئے یہ مرہم ای کاش

بارِ منت سے جھکے سر نہ کسی کے آگے
آستانِ شہِ عالم ہی پہ ہو خم ای کاش

رہے اشکوں کے نہ کرتے کلیجا ٹھنڈا
چشم تر ہو غم ستم میں سا چہ زمزم ای کاش

اپنی امت سے یہہ فرماتے کہ احمد ہیں نبی
ہوتے بالائے زمیں عیسی مریم ای کاش

صلی اللہ علیہ وسلم

۶۰	غم الفت ہی ترا لاکھہ خوشی سے بہتر مونس جاں رہے ممتاز کا یہہ غم ای کاش	۱۱

تمہیں جس سے خوش اوس سے ہی خدا خوش
الہی وہ کسی سے ہوں نہ ناخوش

صلوۃ اللہ علیہ دائما ابدا

کوئی ناخوش ہو اس عاجز سے یا خوش
رہیں لیکن حبیب کبریا خوش

کہیں ایسی خوشی شاہوں کو ہوگی
کہ جیسے ہیں گدائے مصطفی خوش

عطا ہو دولت دیدار یا شاہ
خوشا قسمت کہ ہو جائے گدا خوش

امام الانبیا جب مقتدا ہوں
تو کیونکر ہوں نہ اہل اقتدا خوش

وہ خاک پائے شہ ہے جسکے آگے
ہوس کو نہ آئے کیمیا خوش

خوشی کا ذکر کیا اس غمکدہ میں
انہیں دیکھا کہ غمگیں ہو گیا خوش

عجب درد محبت شاہ کا ہے
کہ رہتا ہے دل درد آشنا خوش

غم شہ کی مجھے کیا کم خوشی ہے
جہاں کی خرمی سے ہو بلا خوش

نہ جب تک ہوگی سب امت کی بخشش
نہوں گے شافع روز جزا خوش

سنی جب یہہ غزل الحمد للہ
ہوئے ممتاز سے خیر الوری خوش

۶۱	ردیف صاد مہملہ ۱۹	۱۵

خاصہ خاصان حق ہیں احمد مختار خاص
سب کو کہئے عام الا سید الابرار خاص

نکلی جب دم میان سے اسلام کی تلوار خاص	لائے ایمان سب ہم کر سر حلقہ کفار خاص
انبیا سے حقتعالی نے لیں عہد الست	آپ پر ایمان لانیکا لیا اقرار خاص
لن ترانی سے مخاطب حضرت موسیٰ ہوئے	اور آپ ہاتھ سے شہ کے دولت دیدار خاص
وصف محبوب خدا میں ہو زبان نطق بند	اعتراف عجز ہی مہر لب گفتار خاص
نیر اکبر ہوا طالع وہاں اسلام کا	ساری دنیا میں عرب ہی مطلع الانوار خاص
کفر کی ٹوٹی کمر بازو سے ٹوٹے کفار کے	لائے ایمان آپ پر سر حلقہ کفار خاص
نقد ایمان جب پرکھنے سے کھرا معلوم ہو	عشق شاہ دیں ہی اوس پرکھ کے لئے معیار خاص
جو کہ کاٹے کفر اور کفار کو مثل خیار	ایسی جوہر دار ہو اسلام کی تلوار خاص
ذکر کیا آئے کسیکو آنچ بھی روز نشور	جلنے والے آپ سے ہونگے مگر فی النار خاص
ہیں ہوا خواہ شہ دیں جائینگے جنت میں ہم	وصف میں جنکے ہے تجری تحتہا الانہار خاص
عرش پر پہنچے شب اسرا حبیب کبریا	اور ہوئے خلوت کدہ میں واقف اسرار خاص
اے زلیخا گرمی بازار یوسف ہو چکی	حشر میں احمد کی ہو گی گرمی بازار خاص
واعظو تسنیم و کوثر کی نہ دو چھینٹے مجھے	ساقی کوثر کا ہوں میں تشنہ دیدار خاص

یوں تو جو اصحاب ہیں ہیں انجم چرخ ہدی
لیکن اون سب میں ہیں ممتاز احمد چار خاص

٦٢ ردیف ضاد معجمہ ١٠

کفر ہے شاہ انبیا سے بغض	کہ یہ واقع میں ہے خدا سے بغض
دشمن انبیا ہیں اہل کتاب	رکھتے ہیں فخر انبیا سے بغض

گمرہو تمکو دور جانا ہی — کیسے احمق ہو ۔ رہنما سے بغض

شاہراہِ بہشت حبِ رسولؐ — راہِ دوزخ شہِ ہدیٰ سے بغض

دعویٰ الفتِ حبیبِ خدا — اور اصحابؓ باصفا سے بغض

اون شقی کا کہاں ٹھکانا ہی — ہو جسے شاہِ دوسرا سے بغض

ہوں گدائے درِ رسولِ کریم — کیا کسیکو ہو مجھ گدا سے بغض

اس زمانے میں دوستی کیسی — آشنا کو ہی آشنا سے بغض

خاکِ طیبہ جو ہاتھ آجائے — ہو ہوس کو کیمیا سے بغض

جو ہیں دشمن نبی کے ای ممتاز
حبِ حق ہی اون اشقیا سے بغض

۹ — ردیف طای حطی (۲۱) — ۶۳

بہ صراحت حقتعالی الفتِ حضرت ہی شرط — ایسی نعمت ہاتھ آنیکو یہی دولت ہی شرط

نزع میں کھل جائینگی آنکھیں مزا آجائیگا — جلوۂ دیدار شہ کا جرعۂ شربت ہی شرط

بہر قطعِ راہِ الفت جانفشانی چاہیئے — اس سفر میں راحت و آرام کو محنت ہی شرط

جنسِ عصیاں مول لیکر نقدِ آمرزش دیا — قدرداں منصف کے آگے چیز کی قیمت ہی شرط

منھ کی کھاوگے تم ای اعدائے دینِ ذی شعور — بہر نعمائے جناں اسلام کی نعمت ہی شرط

دوزخی کو جنتی کرتی ہی الفت آپ کی — کیمیا میں قلبِ ماہیت کی خاصیت ہی شرط

اس فقیری میں مقرر شاہ ہونے کے لئے — بادشاہِ دوجہاں کی دولتِ الفت ہی شرط

ہوگئے تنکا خرمنِ عصیاں جو بہ جائے مرا — ای صبرِ غفار تیرا موجۂ رحمت ہی شرط

کہکے بسم اللہ ای ممتاز یثرب کو چلو
ہوگی امدادِ خدا ہر کام میں ہمت ہے شرط

ردیف ظای معجمہ

۲۲ — ۸ — ۶۴ — ۱

شرح اوصاف ہے مشکل شہِ دیں کی واعظ
بخشوائینگے نبی ہم سے سیہ کاروں کو
مجھسے گلزار مدینہ کی کئے جا باتیں
طعن و تشنیع جو کرتا ہے خطا واروں کی
اک ذرا دیکھ لے گلزار مدینہ کو کبھی تو
تھا ابوجہل بد اندیش رسول الثقلین
کاٹے کھاتا ہے سیہ وعظ گنہگاروں کو

دیکھ تفسیر تو قرآن مبیں کی واعظ
پھر ہے کیا وجہ تری چین جبیں کی واعظ
اور سوا اسکے بکر بات کہیں کی واعظ
تو ہی کہدے کہ خطا تونے نہیں کی واعظ
مدح کرتا ہے جو فردوس بریں کی واعظ
بات کرنا نہ تو پھر لیسے لعیں کی واعظ
کبھی تو بھی تھی غذا ہو گا زمیں کی واعظ

چکنی چپڑی تری باتوں کی ضرورت کیا ہے
فکر ممتاز کو رہتی ہے وہیں کی واعظ

ردیف عین مہملہ

۲۳ — ۱۰ — ۶۵ — ۲

سلطانِ مشرقین ہو جب تاجدارِ شرع
دونوں ہیں ایک پھول تری باغ لطف کے
منظور ہے رضائے شہنشاہ مشرقین
ہیں جسبرعہ خوار ساقی کوثر کے لا کلام

کیوں سرکشانِ دہر نہوں جاں نثارِ شرع
گلزار دیں ہو یا چمنِ پر بہارِ شرع
مثلِ گدا ہیں شاہ جو خدمت گزارِ شرع
ہاں ہیں جو سیاہ مست مے خوشگوارِ شرع

جھوٹے ہیں جسکے سامنے دُرِ یتیم بھی	تیرا سخن ہی وہ گہرِ آبدارِ شرع
نیرنگیِ زمانہ سے مٹ جائیں ذکر کیا	نقاشِ دیں نے کھینچے ہیں نقش و نگارِ شرع
صیاد صید کرتے ہیں مرغ و طیور کو	محبوبِ کبریا نے کیے دل شکارِ شرع
کیا ہیبت و جلالِ شہِ دیں پناہ ہی	جو تھے عدوی شرع ہوئے دوستدارِ شرع
اک نہرِ فیضِ ساقیِ کوثر کی یہہ بھی ہی	جاری جو باغِ دہر میں ہی جوئبارِ شرع

٩	فرماں بری ہی یہہ شہِ عالی مقام کی ممتاز حق پرست ہوں کیوں نہ نثارِ شرع	٦٦

کون ہی جسکو نہیں دیدارِ احمد کی طمع	ماہ و خور کو بھی ہی انوارِ محمد صلی اللہ علیہ کی طمع
باغِ جنت کی طمع ہی کو نہ احمد صلی اللہ علیہ کی طمع	اوسمیں رہنے کی طمع عیشِ مخلد کی طمع
تمکو جانا ہی تو ای احباب جاؤ ہند کو	ہی مدینہ میں مجھے تو مرکے مرقد کی طمع
ہی ہوس کیجے کو روضے کا کریے تیرے طواف	آستاں بوسی تری ہی سنگِ اسود کی طمع
دولتِ دیں چاہیئے خاکِ مدینہ ہو نصیب	طالبِ دنیا نہیں ہوں ہو جو مسند کی طمع
لگگئی جسکو جگہہ اوسکے حصارِ امن میں	ہو بلا کو اوسکے ایوانِ مشید کی طمع
کردیا گنجِ معارف سے ہمیں تو نے غنی	تھی جو ہمکو دولتِ اسرارِ سرمد کی طمع
دیکھتا ہی جو غلافِ سبزِ جیبِ کبریا	ای خضر رہتی نہیں اوسکو زمرد کی طمع

	جوہرِ تیغِ زباں دیکھے مری اشعار میں جسکو ہو ممتاز شمشیرِ مہند کی طمع	

٨	ردیف غین معجمہ	٦٧

داغِ عشقِ شاہ کا روشن ہو جب لیں چراغ
چاہیے کیا آخرت کی راہِ مشکل میں چراغ

عکسِ رخسارِ حبیب جب لبِ دریا پڑا
ہو گیا روشن وہیں آغوشِ ساحل میں چراغ

نورِ رخ سے آتشِ فارس پہ پانی پڑ گیا
ہو گیا گُل ساحری کا چاہِ بابل میں چراغ

کیوں نہ اہلِ انجمن قربان ہوں پروانہ پر
جلوۂ حسنِ محمد صلی اللہ علیہ ہو جو محفل میں چراغ

روشنی کام آئیگی مرقد میں جیسے ہیں ماہ
نورِ ایماں کا اگر ہی خانۂ دل میں چراغ

جل رہی ہو جب کہ دینِ حق کی چوبائی ہوا
کیا جلے باطل کا دستِ اہلِ باطل میں چراغ

روزنِ روشن کا گماں ہی کالِ شبرنگ پہ
رکھ دیا ہی دستِ قدرت نے گرِ تِل میں چراغ

بے سبب ممتاز احمد کب ہے تنویرِ قمر
جل رہا ہی نورِ رخِ شہ کا ماہِ کامل میں چراغ

۶۸ ردیفِ ف ۱۳

دیکھ کر پادشاہِ دیں کی طرف
دیکھے کب کسی حسیں کی طرف

جسنے دیکھی وہ صورتِ دلکش
دل کھنچا صورتِ آفریں کی طرف

وہ تو ہو جاتے طعمۂ دوزخ کے
تم نہ ہوتے جو مذنبیں کی طرف

شبِ اسرا ہوئے وہ رونقِ عرش
دیکھتا ہی مکاں مکیں کی طرف

وحی آتی تھی آپ پہ فی الفور
جب عدو جاتے تھے کمیں کی طرف

ذائقہ چکھ کے اونکی باتوں کا
کوئی کیا جائے انگبیں کی طرف

دیکھ کر جلوۂ حبیبِ خدا
نہ اوٹھے آنکھ حورِ عیں کی طرف

ساری خلقت کی روزِ حشر نگاہ
ہو گی سرتاجِ مرسلیں کی طرف

آنیوالے تری حفاظت میں — آتے ہیں قلعۂ متیں کی طرف
رخ کمال جمال کا مرجع — نقص راجع مہ مبیں کی طرف
ہوگیا غم نشاط جاں پہ دور — جب نظر کی کسی حسیں کی طرف
شوق میں روضۂ مبارک کے — دیکھتا ہے فلک زمیں کی طرف

٦٩	بندۂ جاں نثار ہے ممتاز نظر لطف کمتریں کی طرف	٧

ہے جو وصف خوبی بیان یوسفؑ — لطف دیتا ہے عجب حسن بیان یوسفؑ
جاں نثار شہ آفاق یہاں اعدا ہیں — اور بھائی تھے وہاں دشمن جان یوسفؑ
قاب قوسین شبستان شہ کون و مکاں — اور کنواں وادی غربت میں مکان یوسفؑ
مصر کیا مال ہے کنعاں کی حقیقت کیا ہے — ہے نثار شہ عالم دل و جان یوسفؑ
راستی سے تری ہیبت ہے یہ مردان جری — عورتیں مصر کی تھیں راہزنان یوسفؑ
دیکھکر کہتے کہ ہاں حسن اسے کہتے ہیں — تم جو ہوتے شرف افزائی زمان یوسفؑ

اسکی امت کا محافظ ہے خدا اے ممتاز
اور یعقوبؑ کو اندیشۂ جان یوسفؑ

٧٠	ردیف قاف	١٢

عشق رسول پاک ہے ذات خدا سے عشق — پایا خدا کو جسنے کیا مصطفیٰؐ سے عشق
جن و بشر ہی کو نہیں خیر الورا سے عشق — خالق کو بھی ہے خواجۂ ہر دو سرا سے عشق
بلوائے جاتے آپ نہ عرش مجید پر — ہوتا نہ جو خدا کو حبیب خدا سے عشق

اوس خاکِ در کے آگے ہی اکسیر آب آب — دیوانہ میں نہیں کہ جو ہو کیمیا سے عشق

کس طرح رہبری میں نہ مشہورِ خلق ہوں — الیاس و خضر رکھتے ہیں اوس رہنما سے عشق

میں ہوں تو پر گناہ سیہ کار ننگِ خلق — لیکن مجھے ہے شافعِ روزِ جزا سے عشق

ناری کے دل میں بغض ہی جلتا ہی نام سے — ناجی کو ہے صحابہؓ و آلِ عباؑ سے عشق

کعبے میں تو ہی نقشِ کفِ پا خلیلؑ کا — اے حاجیو ہمیں تو ہی اوس نقشِ پا سے عشق

الفت کسی نبی کی ذرا بھی نہیں اوسے — رکھتا ہو جو کوئی نہ شہ انبیا سے عشق

وہ تو خدا رسیدہ ہی کچھ اسمیں شک نہیں — جسکو حبیبِ حق کی ہو زلفِ دوتا سے عشق

عشق چہار یارؓ ہی مفتاحِ ہشت خلد — کیونکر ہو دوزخی کو اون اہلِ صفا سے عشق

اے — ممتاز روسیاہ تو ہی کس شمار میں / خاصانِ کبریا کو ہی اوس مقتدا سے عشق — ۱۱

کرتے ہیں وہ جو حل گرہ مدعائے خلق — مخلوق کہتی ہی اونھیں مشکل کشائے خلق

احسان انتہا کا ہی یہہ کائنات پر — نورِ محمدیؐ سے ہوئی ابتدائے خلق

سب انبیا کے عذرِ شفاعت کو دیکھکر — ہونگے شفیع آپ وہ التجائے خلق

فریاد روزِ حشر کرینگے سب آپ سے — ہو گا بلند غلغلۂ ہائے ہائے خلق

وہ ہو گا ہو برقِ طور کا غش کھا کے گر پڑے — ہوں بیحجاب آپ جو صورت نمائے خلق

ابرِ بہارِ فیضِ رسولِ کریمؐ سے — خنداں ہوا حدیقۂ نشو و نمائے خلق

امراضِ کفر و شرک سے ہوتی نجات کبھی — کرتے اگر نہ فخرِ مسیحا دوائے خلق

کیا حسن کیا جمال ہی ماہِ حجاز کا — مخلوق شیفتہ ہی تو شیدا خدائے خلق

ہو گا رسول پاک کا دیدار ایک دن — خوش خوش نہ کیوں قسم اونکے صدقے اوڑھائے خلق

جاتے ہیں جوق جوق تہ تہ یدگان دہر — دارالاماں ہے عتبۂ عالی برائے خلق

۶۲ — ۱۱

ممتاز آنکھ کھول کہ عبرت کے واسطے
کافی ہے اک نظر سوئے عبرت سرائے خلق

مرضِ ہجر سے ہیں گور کنارے مشتاق — تم جو آجاؤ تو بچ جائیں تمہارے مشتاق
ہے عجب شربتِ دیدارِ رسول الثقلین — سیر ہوتے ہی نہیں کرکے نظارے مشتاق
نام پھر ساقیِ کوثر کا نکالیں منہ سے — آبِ کوثر سے کریں پہلے غرارے مشتاق
شب بھر اہوئیں دیدار سے آنکھیں پرنور — چشم بر راہ سحر تھے تارے مشتاق
آگیا حسرتِ دیدار سے دم آنکھوں میں — دیکھتے کرتے ہی ہیں اونکے نظارے مشتاق
روز کے رنج والم سے تو کہیں جان بچے — مر نہیں جاتے ہیں کیوں ہجر کے مارے مشتاق
واہ کیا حسن خداداد ہے اللہ اللہ — صدقے عشاق ہوں قربان تمہارے مشتاق
آتی جاتی ہیں یہہ سانس تری فرقت میں — دیکھتے سر پہ ہیں چلتے ہوئے آرے مشتاق
ہم ہیں حق بیں ہیں تم دیکھو اشارا یہہ ہے — اونکی آنکھوں کے سمجھتے ہیں اشارے مشتاق
مل گئی دولتِ دیدار تہیدستی میں — جان پر کھیل کے ہمت کو نہ ہارے مشتاق

چاہیئے ہند سے ممتاز مدینے چلنا
تاکہ تاہت ہوا وہیں یہہ ہیں ہمارے مشتاق

۶۳ — ۱۱

ردیف کاف تازی

سرمایۂ ایجادِ دو عالم شہِ لولاک — تاجِ سرِ اجداد و مکرم شہِ لولاک
ظاہر میں ہوئے ہیں پسِ آدم شہِ لولاک — باطن میں ولیکن ہیں مقدم شہِ لولاک

انوار سے پر نور ہوا صفحۂ عالم
تنویر ہیں یا ہیں نیرِ اعظم شہِ لولاک

آمرزشِ امت ہوئی بیشک شبِ معراج
ہیں آج جو اتنے خوش و خرم شہِ لولاک

کہتے تھے سلیماں کہ یہ اوصاف ہیں یا دیکھے
سرتاجِ رسل صاحبِ خاتم شہِ لولاک

چالیس تو کیا باب کرم کھل گئے لاکھوں
حق یہ ہے کہ ہیں غیرتِ حاتم شہِ لولاک

ہے گرمیِ بازار تری جلوہ گری تک
خورشید ہے ایک قطرۂ شبنم شہِ لولاک

کیا خوفِ خدا اور غمِ امت تھا شب و روز
راحت سے کبھی سوئے نہ پیہم شہِ لولاک

سایہ نہیں پڑتا ہے کہ ہیں نور سراپا
پیدا ہوئے انوارِ مجسم شہِ لولاک

اوٹھ جاؤں میں دنیا سے مگر منہ ادھر اٹھاؤ
ورنہ ہے تری ای قبلۂ عالم شہِ لولاک

۷۴ — کیا رتبۂ انساں یہ کہنے لگے قدسی
ممتاز گئے عرش پہ جبدم شہِ لولاک — ۱۴

دیکھے ہو رخِ انور کا نظارہ کب تک
چمکے اس سوختہ اختر کا ستارا کب تک

مثلِ ساحل کوئی آجائے ادھر بھی موجہ
العطش بحرِ کرم ہم سے کنارا کب تک

یادِ مژگاں میں دمِ گریہ خدا حافظ ہے
ڈوبتے شخص کو تنکے کا سہارا کب تک

سجدہ زیرِ خمِ ابروئے محمد تو ہے
علیہ افضل الصلوۃ والتحیہ
ہم ہیں واقف یہ تو ہمکو ہے اشارا کب تک

سوزِ دل سے دلِ بیتاب ہے سینے پہونچا
گرم پرواز ہو آگ یہ پارا کب تک

آتشِ کفرِ جہاں سوز بجھا دی تمنے
ورنہ کیا جانے جلاتا یہ شرارا کب تک

لب پہ آجائے نہ فریاد کہ انساں ہوں میں
المدد ضبطِ غمِ ہجر کا یارا کب تک

نقدِ جاں دینے فدا کرنے میں لے شبہ ہے بیت
اے شہیدِ ستمِ غم شاہ خسارا کب تک

ہند دوزخ ہے یہاں باغِ مدینہ جنت
گھر بنے دیکھیے فردوس ہمارا کب تک

لختِ دل کھانیکو ہی خونِ جگر پینے کو
اسطرح ہند میں ہو زیست گوارا کب تک

ایخدا ایتو سلے نعمتِ دیدار ہمیں
پیٹ پہ باندھ کے پتھر ہو گذارا کب تک

ہم تو اب جلتے ہیں ممتاز زیارت کے لئے
تم کہو قصدِ مدینہ ہی تمہارا کب تک

۷۵ ۔ ردیف کاف فارسی (۲۸ / ۱) ۔ ۷

نورِ ایماں ہی مقرر عشقِ پیغمبر کی آگ
سرد ہو یارب نہ محشر تک دلِ مضطر کی آگ

دل میں روشن ہی خیالِ عارضِ انور کی آگ
لیکے میں چولھے میں ڈالوں نیّرِ خاور کی آگ

عکس پڑتے ہی تیری روئے عرق آلود کے
شمع کے مانند بجھ جائی گلِ احمر کی آگ

بجھ گئی نورِ نبی سے جلگئے آتش پرست
آگئی دوزخ میں اعدا کو وہی کفر کی آگ

ایخدا ایجئے نیلے خرمنِ عصیاں مرا
مجھسے دور اوسکو جلادی فتنۂ محشر کی آگ

کارِ روغن کر رہی ہیں اشک دیکھا چشمِ تر
اور بھڑکی سوزِ عشقِ ساقیِ کوثر کی آگ

ہم ہیں مداحِ نبی ممتاز ہم کو آنچ کیا
پھر اعدا شعلہ زن محشر میں ہی بیشتر کی آگ

۷۶ ۔ ردیف لام (۲۹ / ۳۰) ۔ ۱۴

ہوئی بے پردہ حق سے گفتگوئے احمدِ مرسل
کلیم اللہ دیکھی آیروئے احمدِ مرسل

جمالِ حق کا آئینہ ہی روئے احمدِ مرسل (علیہ السلام)
نظر ہر ایک کی رہتی ہی سوئے احمدِ مرسل (علیہ السلام)

نگاہ شوق ہو یارب بروئے احمدِ مرسل (علیہ السلام)
دلِ شیدا ہو محوِ گفتگوئے احمدِ مرسل (صلوۃ اللہ علیہ)

صلی اللہ علیہ وسلم ۔ صلی اللہ علیہ وسلم

نہیں ہو بہو گردش میں فلک پر سبع سیارہ
انھیں آٹھوں پہر ہی جستجوئے احمد مرسل صلی اللہ علیہ وسلم

شرح ہی کلام اللہ میں خلق عظیم اونکا
یہ ہی اک مختصر سی شرح خوئے احمد مرسل صلی اللہ علیہ وسلم

مئے وحدت پلائی جام بھر بھر کر زمانے کو
مگر لبریز ہی اب تک سبوئے احمد مرسل صلی اللہ علیہ وسلم

کھلے کیا غنچۂ دل باغ میں نظارۂ گل سے
نہ اوسمیں رنگ ہی ہے اور نہ بوئے احمد مرسل صلی اللہ علیہ وسلم

صحابہ کیسے عاشق تھے کہ گرنے ہی نہ دیتے تھے
زمیں پر قطرۂ آب وضوئے احمد مرسل صلی اللہ علیہ وسلم

جو سونگھیں حضرت یعقوب بھی فرمائیں یوسف سے
تمہاری بو تو کیا ہے جو ہو بوئے احمد مرسل صلی اللہ علیہ وسلم

اگر ہی نہر کوثر ہے اگر ہے نخل طوبیٰ ہے
جناں ہے خلد ہے جنت ہے کوئے احمد مرسل صلی اللہ علیہ وسلم

تقرب اسکو کہتے ہیں کہ قرب خاص کا تمغا
کیا اللہ نے زیب گلوئے احمد مرسل صلی اللہ علیہ وسلم

بچے دوزخ سے جائے خلد میں امت زہے شفقت
یہی حسرت یہی ہے آرزوئے احمد مرسل صلی اللہ علیہ وسلم

مشام جاں معطر کیوں نہ ہو کوئی مدینہ میں
در و دیوار سے آتی ہے بوئے احمد مرسل صلی اللہ علیہ وسلم

۷۷

کسی دن امجد امتیاز کی بھی عید ہو جائے
پڑھے وہ اس غزل کو روبروئے احمد مرسل صلی اللہ علیہ وسلم

۱۰

عشق رسول پاک میں ہے بیقرار دل
مضطر تو نہیں رہے میری پروردگار دل

محبوب کبریا کے غلاموں میں بھی ہوں
کافی ثبوت کو ہے مرا داغدار دل

آنکھیں جمال پاک سے محروم ہیں مگر
صد شکر یاد سے نہیں غفلت شعار دل

کیا کیا مزے اوٹھائے ہیں ہجر رسول کے
آنکھیں تو اشکبار ہیں اور بیقرار دل

اعجاز مصطفیٰ کی محبت کا دیکھنا
بیہوش میں رہا تو رہا ہوشیار دل

خیر البشر کے عشق سے کیا شادماں نہیں
دیوانہ ہے جو کھائے غم روزگار دل

میں ہند میں پڑا ہوں تو کیا مجھکو ہے یقین
لیجائیگا مدینے میں بے اختیار دل

ہر خاص و عام پہ جو ترا لطف عام ہے — کیا کیا تری کرم کا ہے امیدوار دل
بوجہل و بولہب ہی وہ کمبخت نابکار — جسکا حضور سے ہے عداوت شعار دل

ہمشاز احمد آپ بڑے ہوشیار ہیں
ماہ حجاز پہ جو گیا ہے نثار دل

۷۸ — ۱۵

فلک مرتبت ہیں غلام رسول — عیاں ہے علو مقام رسول
کلام اوسپہ ہیں کرتا ہے کفر و نفاق — کلام خدا ہے کلام رسول
تر و تازہ وہ ہو گیا نخل خشک — ہوا جسکے نیچے قیام رسول
نکیوں بول بالا ہوا اسلام کا — کہ ہے دربیاں اوسکے لام رسول
نہیں بے سبب میری امید خاص — دلیل اوسکی ہے لطف عام رسول
شرارت کا اعدائے گستاخ سے — خدا نے لیا انتقام رسول
کیا حق نے حکم درود و سلام — زہے عظمت ذکر نام رسول
سلیماں بھی فرمائینگے روز حشر — زہے شوکت و احتشام رسول
عبادت ریاضت میں کٹتے تھے سب — شب و روز اور صبح و شام رسول
نکلے کبھی مہر پہ مشرق سے — اگر دیکھے ماہ تمام رسول
جو تھا سنگ خارا ہوا موم وہ — یہہ ثابت ہے اعجاز کلام رسول
گنہگار امت کی کر مغفرت — یہی تھا خدا سے کلام رسول
ق — ابوبکر افضل تھے اصحاب میں — نہیں تو نہوتے امام رسول
امامت کے پیرایہ میں لا کلام — خلافت کا تھا اہتمام رسول

مرے آگے ہے ہیچ شاہنشہی

کہ ممتاز ہوں میں غلام رسول

۷۹	ردیف میم	۹

جسم معطر زلف معنبر صلی اللہ علیہ وسلم
چہرہ منور لعل لب احمر صلی اللہ علیہ وسلم

بحر شرافت گوہر رافت مصحف قدرت آیت رحمت
اسکی ہے مدحت سورۂ کوثر صلی اللہ علیہ وسلم

فخر عرب ہیں نائب رب ہیں تابع فرمان آپکے سب ہیں
شمع عرب ہیں شافع محشر صلی اللہ علیہ وسلم

عارض ہیں با لالۂ احمر زلف چلیپا عنبر سارا
سینہ بیضا مہر منور صلی اللہ علیہ وسلم

چشم جہاں بیں ساغر جم ہے بینی روشن شمع حرم ہے
دست کرم ہے معدن گوہر صلی اللہ علیہ وسلم

شمع سبل ہے فخر رسل ہے مہر درخشاں غیرت گل ہے
مرجع کل ہے ذات مطہر صلی اللہ علیہ وسلم

حاکم عادل مرشد کامل ہیں مکمل مبطل باطل
کون ہے اکمل مثل پیمبر صلی اللہ علیہ وسلم

خلق کو رستہ حق کا بتایا راہزنوں کو خضر بنایا
ہم نے وہ پایا ہادی رہبر صلی اللہ علیہ وسلم

۸۰	کوئی نہیں ممتاز حزیں کا حامی ناصر ملجا ماوا روز جزا ہیں شافع محشر صلی اللہ علیہ وسلم	۶

محیط کرم ہیں رسول کریم
شفیع الامم ہیں رسول کریم

خوشا یاری بخت بیت الحرام
امام حرم ہیں رسول کریم

عزیز حریص رؤف رحیم
جمیل الشیم ہیں رسول کریم

شب و روز امت کی رہتی ہے فکر
ادھر ملتفت ہمہ تم ہیں رسول کریم

سر عرش کرسی ملی آپ کو
عجب محترم ہیں رسول کریم

منور ہوئی قبر ممتاز کی

۱۰	سراجُ الظُّلَم ہیں رسولِ کریم	۸۱

ہے خاکِ پائے شہ وہ بصارت فزائے چشم
کرتے ہیں جسکو اہلِ نظر توتیائے چشم

رویا ہیں اونکو دیکھکے ممکن ہے ضبطِ راز
لیکن خموش بھی ہو زبانِ ادائے چشم

جائیں مدینے تا کہ نہایت ادب کے ساتھ
ہمنے بنائے ہیں سرِ مژگاں سے پائے چشم

وہ جلوہ بخش دل میں ہے ہم دیکھتے نہیں
غفلت کے پردے ہیں کہ ہیں یہہ پردہائے چشم

پھیرا جو ہاتھہ آپ نے چشمِ علیل پہ
ہاتھہ آئی دردمند کے فوراً شفائے چشم

رہتے ہیں دل میں چھپتے ہیں آنکھوں میں وہ مدام
معمورِ قصرِ دل ہے منور بنائے چشم

باغِ جہاں میں سب ہیں ہواخواہ آپکے
گل ہے نثارِ لب تو ہے نرگس فدائے چشم

برقِ تجلیِ رخِ انور کی تاب لائے
دشوار ہے محال ہے یہہ ادعائے چشم

اوٹھہ جائے درمیاں سے یہہ ظاہر کا بھی حجاب
ای کاش مثلِ دل ہوں وہ صورت نمائے چشم

۱۲	آنکھوں میں خاکِ پاکِ مدینہ لگائیے ممتاز دردِ چشم کی ہے یہہ دوائے چشم	۸۲

محبوبِ کبریا شرفِ مرسلیں ہو تم
اور انبیا کی طرح نبی ہی نہیں ہو تم

آراستہ جو قصرِ نبوت ہے تم سے ہے
مہمان انبیائے سلف ہیں مکیں ہو تم

عیسیٰ اسے افتخار فقط آسماں کو ہے
اور فخرِ آسمان و زمان و زمیں ہو تم

آگے ابو البشر کے کیا سجدہ بے دھڑک
دیکھا ملائکہ نے کہ نورِ جبیں ہو تم

ختمِ نبوت تمسے نبوت ہے نامور
یعنی جو وہ نگیں ہے تو نقشِ نگیں ہو تم

بھاری فلک سے کیوں نہو پلہ زمین کا
زیبِ فلک مسیح ہیں زیبِ زمیں ہو تم

کافی ہے ایک جلوہ فروغِ جمال کا
پرنور اندھیری شب ہو وہ ماہِ مبیں ہو تم

جو سرکشی کری تو کرو پایمال اوسے
بے دست و پا کوئی ہو تو اوسکے معین ہو تم

آنکھوں میں ہو مقام کہ دل میں قیام ہو
نورِ نگاہ و راحتِ جانِ حزیں ہو تم

انوارِ معرفت سے ہوئے مستفیض ہم
مہرِ منیر کیا ہی وہ شمعِ یقیں ہو تم

ہیں ان کے پاس آپ ہوں یا ہوں صراط پہ
امت کے ہو شفیق و مربی کہیں ہو تم

ممتاز تمکو دیکھکے جنت کی راہ لے
اے کاش جلوہ بخش دمِ واپسیں ہو تم

۸۳ ۱۱

غمِ شاہ میں کیتنے ہیں شاد ہم
خوشی کو بھی کرتے نہیں یاد ہم

ہوئے اب مدینے میں آباد ہم
بہت رہ چکے خانہ برباد ہم

یہی ڈر ہے ہوں سنکے برہم حضور
نہیں کرتے اس ڈر سے فریاد ہم

مدینے کو اوڑ جائیگی اپنی خاک
ذرا اے صبا ہوں تو برباد ہم

تصور میں تصویر کو کھینچ کر
ہوئے رشکِ مانی و بہزاد ہم

جو باغِ مدینہ میں ہوں جاگزیں
تو جانیں کہ ہیں سرو آزاد ہم

ہماری ہیں فریاد رس شاہِ دیں
کسیکے ہوں کیوں وقفِ بیداد ہم

ہر اک نخلِ طیبہ ہے طوبائے خلد
غلط کہتے ہیں سرو آزاد ہم

تری دوستوں کے لئے موم ہیں
مگر دشمنوں کو ہیں فولاد ہم

نہ چلتی جو اونکی نسیمِ وجود
نہ ہوتے گلِ باغِ ایجاد ہم

عجائب ہیں ممتاز تیرے کلام
غزل پہ تری کرتے ہیں صاد ہم

ردیف نون

۳۱
۱۱

۸۴ | ۱۵

جو سالک طریق امام امم نہیں — بو جہل و بو لہب سے وہ گمراہ کم نہیں

تعریف مصطفیٰ کی مجال رقم نہیں — ہے اعتراف عجز صریر قلم نہیں

ہے مظہر جمال احد نور احمدی — ہے جلوۂ حدوث ظہور قدم نہیں

جائیگی ساتھ مشعل داغ غم رسول — کچھ مجھکو خوف ظلمت راہ عدم نہیں

ہے شوق وقت نزع ہے میرا انکو دیکھ لوں — دم کھینچ کے بعد پھر میری آنکھوں میں دم نہیں

کیا برق سے براق کو تشبیہ دیجیے — وہ شکل وہ خرام وہ اوسمیں قدم نہیں

ایمان لائیگا نہ ابوجہل آپ پر — شداد کے نصیب میں باغ ارم نہیں

کیا ہم نبرد لشکر اسلام ہو غنیم — آگے اسد کے آئے مجال غنم نہیں

گردوں نشیں ہوں خواہ ہوں گردنکشان دہر — کسکا سر نیاز ترے آگے خم نہیں

ہے منزلوں وہ دور رہ مستقیم سے — جو جادۂ رسول پہ ثابت قدم نہیں

کعبے کو آکے آپ نے کعبہ بنا دیا — اب خانۂ خدا ہے وہ بیت الصنم نہیں

حدت ہو خواہ کیسی خورشید حشر میں — داماں مصطفیٰ ہے تو کچھ ہمکو غم نہیں

آنکھیں خدا نے دی ہیں اہل کتاب کو — اوصاف کس کتاب میں شہ کے رقم نہیں

سرمایۂ نجات ہے داغ غم رسول — بازار حشر میں نہ چلے وہ درم نہیں

جو دشمن آپ کا ہے وہ ہے ہر جگہ ذلیل — دنیا میں آخرت میں کہیں محترم نہیں

قربان جائیں اپنے بشیر و نذیر کے — فردوس کی خوشی ہے جہنم کا غم نہیں

کعبہ سیاہ پوش جو ہے غم ہے کیا اسے — رونق فزائے کعبہ امام حرم نہیں

اللہ رے فتوح شہنشاہ مشرقین — زیر نگین پاک عرب یا عجم نہیں

نکلے مدینے جاکے کریں جو مراجعت

۱۲	ممتازؔ اور لوگ ہیں وہ ایسے ہم نہیں	۸۵

احمدِ پاک قدم رنجہ جدھر کرتے ہیں — فرش آنکھوں کا ادھر اہلِ نظر کرتے ہیں

دعوتِ عشقِ شہِ جن و بشر کرتے ہیں (صلوٰۃ اللہ علیہ) — صرف ہم پارۂ دل لختِ جگر کرتے ہیں

دی خدا نے انھیں ہر وصف میں اک شان جدا — سنگ کو لعل تو قطرے کو گہر کرتے ہیں

اک گھڑی بھی نہیں بیکار ہماری جاتی — شاہِ لولاک کو یاد آٹھ پہر کرتے ہیں

جان جاتی ہے تو آتا ہے کلیجا منھ کو — صدمۂ ہجرِ نبیؐ ضبط اگر کرتے ہیں

خاکِ پائے شہِ کونین کو اللہ اللہ — سرمۂ دیدۂ دل اہلِ نظر کرتے ہیں

ملتے ایک ایک قدم پہ ہیں ہزاروں حسنات — چھوڑ کر گھر سوئے یثرب جو سفر کرتے ہیں

دوڑ کر فتح قدمبوس وہاں ہوتی ہے — جس طرف رخ تری رایاتِ ظفر کرتے ہیں

اہلِ انکار کے انکار سے کیا ہوتا ہے — تیری تصدیق شجر اور حجر کرتے ہیں

کوچ کرتے ہی وہ فردوس میں ہوتے ہیں مقیم — جو ترے عشق میں دنیا سے سفر کرتے ہیں

کشتیِ نوح ترا دامنِ رحمت بن جائے — غرقِ طوفاں مجھے کیوں دیدۂ تر کرتے ہیں

۱۱	ہم تو ہیں شیفتۂ روئے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ممتازؔ کب نظر جانبِ خورشید و قمر کرتے ہیں	۸۶

چاک کر کے دیکھیے میرا جو سینہ اندنوں — نکلے ارمانِ مدینہ کا دفینہ اندنوں

اک نگاہِ لطف ادھر بھی رحمۃ للعلمین (صلعم) — زخم خوردہ خنجرِ غم کا ہے سینہ اندنوں

تختہ تختہ ہو نہ جائے ٹوٹ کر یارب نکال — پڑ گیا گرداب میں میرا سفینہ اندنوں

جسکو چڑھنا ہو وہ بامِ معرفت پہ ہو رسا — ہے شریعت کا تری موجود زینہ اندنوں

خود خدا حافظ ہے کیا سنگِ حوادث کا ہو غم — بیخطر اسلام کا ہے آبگینہ اندنوں

اسم اعظم خواجۂ ہر دوسرا کا نقش ہے / کیا مری دل سے ملے کوئی نگینہ اندنوں

اوڑ کے پہونچیگا مدینے ہند سے یہ جسم زار / ہے ہوائے شوق دل کا یہ قرینہ اندنوں

روز فردائے قیامت اوسکا بیڑا پار ہے / تیری حُبِّ آل ہے جسکا سفینہ اندنوں

ہر کسی کا دامنِ مقصود ہے کانِ گہر / ہے کشادہ خسروِ دیں کا خزینہ اندنوں

ہمنے جانا سنگِ فرقت کی لگی ہے اسکو ٹھیس / ہے جو چکنا چور دل کا آبگینہ اندنوں

صاف کرتے ہیں جو اے ممتاز ہم دیوانِ نعت / صاف ہمسے ہو گئے اربابِ کینہ اندنوں

۸۷ ۱۴

جاتا ہے ضعف آتی ہے قوت نگاہ میں / موتی پسے ہوئے ہیں تری گردِ راہ میں

جو آگیا پناہ رسالت پناہ میں / محفوظ ہر بلا سے ہوا حشرگاہ میں

اکسیر کیمیا ہے جسے جو بتا دیا / کیا فیض ہے زبانِ رسولِ الٰہ میں

ناکام و نامراد کوئی کسطرح پھرے / سب کچھ ہے اونکے دستِ قضا دستگاہ میں

ایک ایک کو جناب نے آکر نجات دی / جو جو پڑے ہوئے تھے ضلالت کے چاہ میں

محروم رہ نجاؤں شفاعت سے وعظو / خوفِ عظیم ہے مجھے ترکِ گناہ میں

عاصی ہوں پُر گناہ ہوں ہے شرم تیری ہاتھ / آیا ہوں شرمسار تری بارگاہ میں

کرلیں مجھے قبول غلامی میں شاہِ دیں / مرتا ہوں آج کل طلبِ عزّ و جاہ میں

پتھر کو موم خاک کو اکسیر کرتے ہیں / تاثیر ہے کچھ اور ہی اونکی نگاہ میں

ہے جسم کاہ کاہ شفاعت ہے کوہ کوہ / ہے فرق آسمان و زمیں کوہ و کاہ میں

کیا صدمۂ فراق میں فریاد کیجئے / جاتا ہے ضبط کا جو مزا آہ آہ میں

تو ہے رحیم سہل ہے تجھکو نکالنا / ڈوبا ہوا ہوں میں جو محیطِ گناہ میں

رہتی تھی شاہِ دیں کی یمین و یسار فتح | شامل ملائکہ تھی صفوفِ سپاہ میں

۸۸

ممتاز ضبطِ گریہ و زاری محال ہے
کھوئی ہے عمر جینے بہت قاہ قاہ میں

۲۴

مزا زندگی کا وہ پلئے ہوئے ہیں | ترا زخمِ الفت جو کھائے ہوئے ہیں
گنہگار جنت میں آئے ہوئے ہیں | تمہارے ہی تو بخشوائے ہوئے ہیں
سلامت رہے آستانِ شاہِ دیں کا | بلا سے جو اپنے پرائے ہوئے ہیں
ترے داغِ الفت کو ہم روزِ فرقت | کلیجے سے اپنے لگائے ہوئے ہیں
کرم دیکھنا۔ خوانِ نعمائے دیں پر | شہنشاہ کے سب بلائے ہوئے ہیں
خدا ہی معلم ہے اُمّی لقب کا | وگرنہ وہ کب کے پڑھائے ہوئے ہیں
ترے نقشِ پا تیرے کوچے سے ہمکو | نہیں اُٹھنے دیتے بٹھائے ہوئے ہیں
غلامانِ حضرت کو پروا ہے کس کی | مرادات کونین پائے ہوئے ہیں
خمِ ابروئے شاہ پر مرنے والے | درِ کعبہ پر سر جھکائے ہوئے ہیں
پڑی سوتے ہیں فتنے خوابِ عدم میں | بجز اونکے کس کے سلائے ہوئے ہیں
خدا کے جو امر و نواہی تھے خفتہ | شہِ دیں کے اب وہ جگائے ہوئے ہیں
حبیبِ مکرّم رسولِ معظّم | ہزاروں خطاب آپ پائے ہوئے ہیں
خدائی کے رتبے سے لات اور عزّا | رسولِ خدا کے گرائے ہوئے ہیں
ہماری سفینہ کو موجِ بلا میں | نگہبانِ اُمت بچائے ہوئے ہیں
مزا ہمنے پایا ہے ضبطِ فغاں میں | تمہاری محبت چھپائے ہوئے ہیں
دبے جاتے ہیں ہجر میں بارِ غم سے | بڑا بوجھ سر پر اٹھائے ہوئے ہیں

تری آل و اصحاب کا کیا ہی رتبہ
تری بزم میں بار پائے ہوئے ہیں

سبہ کار بیجا ہیں خاصان حق ہیں
گدا ایسے تمہارے بنائے ہوئے ہیں

مے ناب عشق نبی کا ہی شیشہ
دل اپنا بغل میں دبائے ہوئے ہیں

خدا نے دیا ہی تمھیں حسن ایسا
کہ یوسف بھی حیرت میں آئے ہوئے ہیں

اوٹھانے سے کسطرح اوٹھی کہ سر پہ
ترا بار احسان اوٹھائے ہوئے ہیں

شیاطین کا کیا ٹھہرا اونکو بگاڑیں
کہ جو مصطفیٰ کے بنائے ہوئے ہیں

چلے جاتے ہیں سیدھے جنت کی جانب
جنھیں راہ پر آپ لائے ہوئے ہیں

٨٩	فدائے محمد ﷺ ممتاز احمد بہت ہم اوسے آزمائے ہوئے ہیں	٩

مثل اونکا مثل ذات کبریا ملتا نہیں
جو ہو یکتا اوسکا ثانی دوسرا ملتا نہیں

شربت دیدار محبوب خدا ملتا نہیں
خون دل پیتا ہوں جینے کا مزا ملتا نہیں

کسطرح گمراہ آئیں راہ دیں پر یا نبی
کفر کی تاریکیوں میں راستہ ملتا نہیں

جز تمہارے اسم اعظم کے پناہ عاصیاں
عاجزوں کو نسخہ رد بلا ملتا نہیں

اتباع مصطفیٰ ہی طالب حق کو ضرور
اور بغیر اسکے تو بندوں کو خدا ملتا نہیں

ایک وہ واصل ہوئے ہیں منتہائے قرب تک
ورنہ جنت میں کسیکے بھی ولی ملتا نہیں

آرہی ہیں اہل عصیاں در محشر فوج فوج
کوئی حامی ذات احمد ﷺ کے سوا ملتا نہیں

شش جہت میں ڈھونڈھکر آخر تھکے شمس و قمر
مثل محبوب الٰہی کا پتا ملتا نہیں

کیوں کسیکے آگے اے ممتاز میں پھیلاؤں ہاتھ
بارگاہ شاہ دیں سے مجھکو کیا ملتا نہیں

٩٠ ١١

کس قدر ہی غمِ حسرتِ کونین ہمیں
رات بھر نیند نہیں دن کو نہیں چین ہمیں

دین و دنیا میں محمد ہیں ہماری حامی
صلوٰۃ اللہ علیہ ابداً ابداً
ہم ہیں بیفکر نہیں ہی غمِ دارین ہمیں

غیرِ ہجر شبِ دیجور سے دام رہینگے اونکے
ہمکو مرنا ہی بجیہ کرنا ہی ادا دین ہمیں

دیکھکر قوسِ قزح دل میں لگا ناوکِ غم
ابروئے شاہ کے یاد آگئے قوسین ہمیں

ایسے ہم بھی ہوں شرف یابِ طوافِ حرمین
سالہا سال سے ہی حسرتِ عیدین ہمیں

قابِ قوسین سے ہی دائرۂ وصل مراد
ہوئے الہام یہ معنیِ قوسین ہمیں

نورِ حسنِ ازلی اور رخِ انور میں
نظر آتا نہیں حائل کوئی مابین ہمیں

مصحفِ روئے محمد کی زیارت ہو نصیب
درس میں چاہیئے تفسیرِ جلالین ہمیں

منکروں کو تو دوزخ کرینگے تہدید
مژدۂ خلدِ بریں دینگے نکیرین ہمیں

پاس حضرت کے جگہ روضۂ اطہر میں ملی
اس سے معلوم ہوئی عظمتِ شیخین ہمیں

١٠	خلد میں جائینگے ممتاز ہم ان شاء اللہ عشقِ اصحاب ہوا اور الفتِ سبطین ہمیں رضوان اللہ علیہم اجمعین	٩١

مدحِ سیفِ احمدِ مرسل ہوں میں
صلی اللہ علیہ وسلم
اپنے دائل سے کہیں افضل ہوں میں

سب کمالوں میں ہوا ناقص تو کیا
عشقِ پیغمبر میں تو اکمل ہوں میں

سبزۂ طیبہ کا ایا ہی بچہ ساتھ
سبزہ کیا ہوں مسندِ مخمل ہوں میں

بے مدد مولی کے مشکل ہی نجات
غم یہ کہتا ہی کہ وہ دلدل ہوں میں

کھول دیجے ناخنِ الطاف سے
مستقیمِ عقدۂ لاحل ہوں میں

آستانِ شاہ ہو اور سر مرا
دردِ سر ہی طالبِ صندل ہوں میں

مدحِ حضرت میں نہیں ثانی مرا
مغفرت کا مستحق اول ہوں میں

میں جو احمد کا کوئی ثانی کہوں صلی اللہ علیہ وسلم منطقی رو سے مرجح شاہ کے	[illegible]

۹۲	فرقتِ حضرت میں حمّاؔ زیست میں کیا کہوں میں کسقدر بیکل ہوں میں	۱۳

چشم و دل میں اثرِ عشقِ الٰہی دیکھوں
ماہ رویوں کی نہ خورشید کلاہی دیکھوں

شبِ غم کی سی نہ مرقد میں سیاہی دیکھوں
رحمتِ خاص کے انوارِ الٰہی دیکھوں

مجھکو گردابِ معاصی سے بچانا یارب
کشتیِ عمرِ رواں کی نہ تباہی دیکھوں

نفسِ کافر کو کروں قتل مجاہد ہوکر
مردِ میداں ہوں اپنے کو سپاہی دیکھوں

ہو سیاہ فخر کا اسکو نہ نظر ہو ایسا
ایک کملی سے بھی کم مسندِ شاہی دیکھوں

اشک کی طرح میں پی جاؤں صبوری ہمیشہ
کسی خود بیں کی اگر تلخ نگاہی دیکھوں

یا دباں عشقِ نبی کشتیِ دل کا ہو جائے
بحرِ لاہوت میں اسکو پرِ ماہی دیکھوں

شعلۂ قہر سے پیدا کروں خود بینی کو
نفسِ کافر کو نہ معجب نہ سیاہی دیکھوں

آنکھ نیچی نہ ہو جس سے دمِ محشر میری
اپنے طومارِ عمل پر وہ گواہی دیکھوں

جب کوئی تیغِ ستم کھینچ کے مجھ پر آئے
میں سپر اپنی تری پشت پناہی دیکھوں

ہو مرے حسنِ عمل کی جو کمی روزِ حساب
اپنی جانب کرمِ نامتناہی دیکھوں

جب دمِ نزع دم آجائے مری آنکھوں میں
جسم سے سوئے جناں روح کو راہی دیکھوں

۹۳	عرضِ حمّاؔ حزیں کا طفیل شہِ دیں میں ترا جلوۂ دیدارِ الٰہی دیکھوں	۱۴

دو عالم کو جو صغریٰ اور کبریٰ فرض کرتے ہیں	نتیجہ شکل کا محبوبِ یزدانی ٹھہرتے ہیں

سب کے سب تیری ہی بحری ہیں تیرے ہی شکر گذار
نہیں محتاج ترا قلزم انعام کہاں

ہم سیہ کاروں کے کام آئے شفیع محشر
ورنہ آتا ہے مصیبت میں کوئی کام کہاں

عشق شہ میں جو نہ کام آئے تری جان عزیز
کامیابی تجھے اے عاشق ناکام کہاں

گر نہ پی تو نے مئے عشق قسیم کوثر
شیشۂ دل میں تری بادۂ اسلام کہاں

عمر گذری تمھیں یہ کہتے ہوئے اے ممتاز
اس پہ بھی قصد مدینہ کا سرانجام کہاں

٩٥ ردیف واو ١٦

ہے مدینہ کی زمیں بستر راحت مجھکو
دے نہ تکلیف اٹھانے کی قیامت مجھکو

کیمیا کی ہے نہ اکسیر کی حاجت مجھکو
خاک در آپکی کرتی ہے کفایت مجھکو

مل گیا سرمۂ خاک در حضرت مجھکو
اب کہاں وہ گلۂ ضعف بصارت مجھکو

گر ملا نزع میں دیدار کا شربت مجھکو
تلخی موت بھی دیجائیگی لذت مجھکو

پر ثنا ہے شہ لولاک سے پاتا ہوں میں
افضل الذکر ہے قرآں کی تلاوت مجھکو

روضۂ پاک جو آنکھوں میں پھرا کرتا ہے
ہوتی رہتی ہے شب و روز زیارت مجھکو

مال کیا مال ہے دولت کی حقیقت کیا ہے
ہفت کشور سے ہے بڑھکر تری الفت مجھکو

ہوں تو عاصی ہی مرے لیکن ہے خدا نے چاہا
داخل خلد کریگی تری چاہت مجھکو

ہیں وہ سرتاج رسولوں کے خدا شاہد ہے
عالم الغیب کی کافی ہے شہادت مجھکو

بندۂ شاہ ہوں لیکن ہوں مدینہ سے جدا
شکر کے ساتھ ہے قسمت سے شکایت مجھکو

اوس قد غیرت طوبیٰ نے دکھائی یہ بہار
ہو گیا باغ جناں گوشۂ تربت مجھکو

دولت اسلام کی دنیا میں ہاں تو اسلام — چین ہے تجھ بن یہاں حضرت کی ہو دولت تجھکو

لاکھ دریائے قیامت میں ہو طوفاں خیزی — دو سفینہ دیگی نہ کشتی شفاعت تجھکو

یہ تری ہے ہیں نظر صورت زیبا اُنکی — دی ہے اللہ نے کیا چشم بصیرت تجھکو

یا الٰہی ہے تمنا کہ طواف حرمین — کر عطا صدقہ محمد کا یہ دولت تجھکو
صلی اللہ علیہ الف الف مرۃ

۹۶

یہی حسرت ہے یہی شوق ہے ممتاز احمد
حج ہو کعبے کا مدینے کی زیارت تجھکو

۱۱

رات دن خوف ہے کیا اے شہ ذیشاں ہمکو — مار ڈالے نہ کسی دن شب ہجراں ہمکو

تھی جو دشوار بہت بخشش عصیاں ہمکو — تیری امداد ہوئی ہوگئی آساں ہمکو

ہیں شرف پارہ جواہر بھی مقابل جسکے — وہ دیا آپ نے گنجینۂ قرآں ہمکو

کچھ خورشید قیامت کی ہو گرمی معلوم — ابر رحمت ہو ترا سایۂ داماں ہمکو

آپ ہی کا تو یہ صدقہ ہے رسول الثقلین — کہ ملی دولت دیں دولت ایماں ہمکو

رخ گلرنگ محمد جو نہیں پیش نظر — نظر آتا ہے تو خار اے گل خنداں ہمکو
صلی اللہ علیہ وسلم

لذت زخم جگر کم نہیں ہوتی زنہار — شور بختی کا ملا ہے وہ نمکداں ہمکو

نشتر خار مدینہ سے تو کھولی ہے فصاد — ورنہ منظور نہیں فصد رگ جاں ہمکو

ہم فقیروں کا ہو بستر ترے در پر یا شاہ — دیجیے حکم حضوری کہ ہے ارماں ہمکو

دیکھ لی دشت مدینہ میں بہار جنت — نظر آئے گل تر خار بیاباں ہمکو

۹۷

کس زباں سے ہو ادا شکر خدا اے ممتاز
کہ کیا خسرو عالم کا ثنا خواں ہمکو

۹

دیکھ آئے خدا کو شہ ابرار کو دیکھو — اوج شرف احمد مختار کو دیکھو
صلوۃ اللہ علیہ ابداً ابدا

شاداب کیا شرق سے تا غرب برس کر — ابرِ کرمِ سیدِ ابرار کو دیکھو
اعجاز بھی دیکھے مگر ایمان نہ لائے — کفار کے انکار کو اصرار کو دیکھو
انکارِ نبوت نہ کرو اے تو لعینو — دو ٹکڑے ہوا ماہ پہ انوار کو دیکھو
باطل کو مٹاتی ہے تو چمکاتی ہے حق کو — اے اہلِ نظر شاہ کی تلوار کو دیکھو
مقہورِ خدا ہونگے بچینگے نہ غضب سے — تکذیبِ نبی کرتے ہیں کفار کو دیکھو
پہنے ہوئے نعلین گئے عرشِ بریں پہ — اس مرتبۂ احمدِ مختار کو دیکھو
ہیں ناصیہ سا سنگِ درِ شاہِ زمن پر — کس اوج پہ ہے طالعِ زوار کو دیکھو

۱۵	کیا دیکھتے ہو دفترِ اعمال تم اپنا ممتاز حسن رحمتِ غفار کو دیکھو	۹۸

رسولِ خدا ہو حبیبِ خدا ہو — امامِ رسل خواجۂ دوسرا ہو
کمالات میں اپنے سب سے جدا ہو — تم اے شاہِ لولاک خیر الوریٰ ہو
تمہیں رونقِ محفلِ اصطفا ہو — تمہیں اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سرِ انبیا ہو
نہ احمد (صلوٰۃ اللہ علیہ) احد میں جدائی ذرا ہو — خدا بھی اودھر ہو جدھر مصطفیٰ ہو
نگاہِ غضب سے ترے بے ضیا ہو — قمر ہو کہ خورشید ہو یا سہا ہو
ترا مثل پیدا ہوا ہی نہیں ہے — کرے کوئی ثابت جو کوئی ہوا ہو
ترا کفش خانہ وہ دولت کدہ ہے — جہاں بے نوا شاہ کشور کشا ہو
ہر ایک خیر و خوبی کے پا شاہِ کونین — تمہیں مبتدا ہو تمہیں منتہا ہو
تمہاری بدولت ہیں کیا کمی ہے — سحابِ کرم ہو محیطِ عطا ہو
وہ دل دل ہے جس میں تصور ہو تیرا — ہے اہلِ نظر جو تجھے دیکھتا ہو

گدائی درِ شاہِ کونین ہو کر
تمھارے ہی خرمن کے سب خوشہ چیں ہیں
شعاعوں سے جسکے ہے آفاق روشن
کسیکو جو ملنا ہو احسانِ حق ہیں

ہو سب کے تم شہنشاہ ای بادشاہ ہو
پیمبر ہوں یا زمرۂ اولیا ہو
تم ای ماہِ یثرب وہ شمس الضحیٰ ہو
وہ محبوبِ حق پہ فدا ہو فدا ہو

۹۹

شفاعت کے محتاج ممتاز سب ہیں
گنہگار ہو کوئی یا پارسا ہو

۹

چاہیے کوئی صراحی نہ کوئی خم مجھکو
خواب ہی میں کسی شب وہ ضیا نور دیکھوں
سر کے بل دوڑ کے جاتا ہوں مدینے کی طرف
چشمۂ آبِ بقا پہ بھی وضو میں نکروں
وجد میں آ کے یکایک ہی تڑپ جاتا ہوں
آستانِ شہِ دیں سے نہ اٹھوں گر کبھی
وحشتِ عشقِ پیمبر میں اوڑا جاتا ہوں
خندۂ زیرِ لبی غنچہ کا دیکھا نگیا

مستیِ عشقِ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے کیا گم مجھکو
نگہِ شوق پہ اپنے ہو تقدم مجھکو
ہوں میں دریا تو مرا شوق تلاطم مجھکو
خاکِ طیبہ جو ملے بجزِ تیمم مجھکو
آپ کا ذکر ہے آوازِ ترنم مجھکو
لبِ معجز سے مسیحا جو کہیں قم مجھکو
ایکدن دیکھتے رہجائینگے مردم مجھکو
آگیا یاد جو حضرت کا تبسم مجھکو

۱۰۰

شافعِ حشر ہے محبوبِ خدا ای ممتاز
ہے عبث کثرتِ عصیاں سے توہم مجھکو

۵

آج کل کیسے مدینے اب چلو
ہند جیسے ملک میں رکھا ہے کیا
جاتے ہو طیبہ کو واپس آنیکو

ہو زیارت جلد روز و شب چلو
ایک دو کیا سوئے یثرب سب چلو
نیتِ ہجرت کرو تم جب چلو

خوب سمجھو ہے الی اللہ ہی رجوع	رکھیو دل سوئے حبیب رب پہلو
۱۰۱ لو اسے سید تم رہ ملک عرب / اور اے ممتاز احمد کب چلو	۱۷

مرسل کیا خدا نے بشیر و نذیر کو
مومن ملینگے خلد کو کافر سعیر کو

دیکھا ہو جسنے اسکے رخ بے نظیر کو
کیا آنکھ اوٹھا کے دیکھے وہ ماہ منیر کو

اوسکے کہیں سوا وہ مقرب خدا کے ہیں
جو ہو حضور شاہ تقرب وزیر کو

دوزخ میں منکران نبی بھیجتے ہیں
سنتا ہے کون انکی شہیق و زفیر کو

کیوں مشتبہ اہل کفر کو ہی معجزات ہیں
قدرت ہے سب طرح کی خدائے قدیر کو

دست گہر فشان پیمبر دم عطا
کرتا ہے آب آب سحاب مطیر کو

اس مجلس فراق میں کب تک پڑا رہوں
حکم نجات قید سے دیجے اسیر کو

دیدار مصطفی کی ہو دولت مجھے نصیب
کردے تو بادشاہ الٰہی فقیر کو

پہنا ہو جسنے خلعت خاک در حضور
کیا زیب تن کرے وہ لباس حریر کو

نسبت نہیں ہے شربت دیدار شاہ سے
جوئے شراب جوئے عسل جوئے شیر کو

گستاخ مصطفی سے ہو کیا جو صلہ ہوا
ہو جہل جیسے خوار و ذلیل و حقیر کو

دیجیے مجھے بھی مدح سرائی کا کچھ صلہ
روح القدس کا فیض ملا ہے صفیر کو

مجھ ناتواں کو کون اوٹھاتا پکڑ کے ہاتھ
گر بھیجتا خدا نہ مرے دستگیر کو

دونوں جہاں کے شاہ نے کھائی تمام عمر
کیا پوچھئے ہو لذت نان شعیر کو

وہ فقر ہے کہ جس کی ہے محتاج بیشتر
نخوت کی جا ہے چاہیے خجلت امیر کو

کیا سر دہر اہل زمانہ ہیں الحفیظ
آب آب کر دیا گرہ زمہریر کو

۱۶	ہمت کا مقتضا نہیں تمنا ؔ چھوڑنا منظور جا نگر کسی امر خطیر کو	۱۰۲

زندانِ فراق سے نکالو
بیڑی کو الم کی کاٹ ڈالو

ہے قیدِ فرنگ خلۂ ہند
یا شاہ مدینے میں بلالو

میرا بھی سلام عرض کرنا
اے مکہ مدینے جانے والو

ہے بارِ گناہ سر پہ بھاری
گرنے کو ہوں میں تھ سنبھالو

کشتی مری پڑ گئی بھنور میں
ہو جاؤں نہ غرق میں بچالو

سر پہ ہو ہمارے سایہ لطف
گلزارِ نبیؐ کے نونہالو

ہوتا ہے گناہوں سے جو طاہر
بحرِ غمِ شاہ میں نہالو

ہے کالی بلا شبِ جدائی
سر سے مری یہ بلا کو ٹالو

دیتے ہو مضمون تکالیف
اہلِ دل کی تم دعا لو

اک دن غمِ شاہ آئیگا کام
خوننابۂ دل پلا کے پالو

کچھ کھیل نہیں ہے عشقِ گیسو
افعی کے نہ منھ میں ہاتھ ڈالو

ایماں سے چراتے ہو تم آنکھیں
اے اہلِ کتاب دیکھ بھالو

کانٹے کی طرح کھٹک رہی ہیں
دل سے مرے حسرتیں نکالو

فرقت میں بہا دئے ہیں دریا
مجھسے نہ ملاؤ آنکھیں نالو

اے صحرائے عرب کے کانٹو
دامن پکڑ و مجھے بٹھالو

تمنا ؔ کچھ چار دن کے صدمے
مہجوریِ شاہ میں اوٹھالو

۱۰۳	ردیف ہائے ہوز ۳۳ ۳	۱۳

اے محمد تری کیا شان ہے اللہ اللہ
صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہٖ و صحبہ و سلم
سب رسولوں میں تو سلطان ہے اللہ اللہ

نعمتِ شاہ کا کیا خوان ہے اللہ اللہ
ایک عالم ہے کہ مہمان ہے اللہ اللہ

لیگئے خلد میں دوزخ سے بچایا ہمکو
آپکا کسقدر احسان ہے اللہ اللہ

یادِ گیسوئے پیمبر میں نہ سودا ہو جائے
دلِ شیدا وہ پریشان ہے اللہ اللہ

کھول دو بہرِ خدا عقدۂ مشکل میرا
حلِ مشکل تمھیں آسان ہے اللہ اللہ

سر کو رکھکر نہ اوٹھاؤں قدمِ سرور سے
یہی حسرت یہی ارمان ہے اللہ اللہ

مال کیا مال ہے اور دل کی حقیقت کیا ہے
آپ پر جان بھی قربان ہے اللہ اللہ

آستانِ شہِ آفاق ہے تختِ شاہی
وہ تو ہے شاہ جو دربان ہے اللہ اللہ

یا محمد کے سوا کچھہ نہیں آتا اوسکو
صلوٰۃ اللہ علیہ
اونکے عاشق کی یہہ پہچان ہے اللہ اللہ

زیبِ کرسی ہوئے معراج میں محبوبِ خدا
عرش بھی آپ کا ایوان ہے اللہ اللہ

مرضِ عشقِ پیمبر میں شفا کا کیا ذکر
موت کا میری یہہ سامان ہے اللہ اللہ

صدقِ دعوی کے لئے مہرِ نبوت اونکی
نقش دل پہ ہو وہ برہان ہے اللہ اللہ

۱۰۴	فتنۂ حشر سے ممتاز ہوں کیوں خائف ہم شہِ دیں پہ ہمیں ایمان ہے اللہ اللہ	۱۱

یارب ہو ربط میری دعا کو اثر کے ساتھہ
فردوس میں مقام ہو خیر البشر کے ساتھہ

جب آنکھہ بند کی تو مدینے پہونچ گئے
محروم دید سے تھے حجابِ نظر کے ساتھہ

جوشِ سرشک ہجرِ نبی میں ہے جسطرح
بہ جائیں دل کے ٹکڑے نہ خونِ جگر کے ساتھہ

داغ جگر مراد ہوا ای جسم ناتواں ۔۔۔ اوڑ کر پہونچ مدینے نسیم سحر کے ساتھ

جو عمر خضر میں بھی کسیکو ہو نصیب ۔۔۔ دولت وہ ہاتھ آئی تری اک نظر کے ساتھ

اوس روئے تابناک کو دیکھے جو اک نگاہ ۔۔۔ کھل جائیں آنکھیں چرخ کی شمس و قمر کے ساتھ

اوٹھتا سر نیاز نہ اپنا کسیطرح ۔۔۔ ہی ارتباط خاص تری سنگ در کے ساتھ

خضر طریق طیبہ ہو جب شوق دل مرا ۔۔۔ جاتا ہی کیا ضرور مجھے راہبر کے ساتھ

جیسے شفیق امت عاصی کے ہیں حضور ۔۔۔ الفت کسی پدر کو کہاں ہی پسر کے ساتھ

ای چارہ گر علاج تو کر اپنی خلق کا ۔۔۔ سودائی عشق شاہ تو ہی میری سر کے ساتھ

۱۸	تمنا ہی احمد آپ ہوتے مدینے میں ہوتا جو ربط نالۂ دل کو اثر کے ساتھ	۱۰۵

مریض درد فرقت ہوں دوا دو یا رسول اللہ ۔۔۔ جمال جانفزا اپنا دکھا دو یا رسول اللہ

صلی اللہ علیہ ۔۔۔ صلی اللہ علیہ

اوٹھایا صدمۂ دنداں مگر پھر بھی نہ یہ چاہا ۔۔۔ کہ بدخواہوں کو اپنی بد دعا دو یا رسول اللہ

کلیجا تھام کر نور تجلی اک نظر دیکھوں ۔۔۔ حجاب عارض روشن اوٹھا دو یا رسول اللہ

یہی حسرت ہی پھر بھی کشتگان تیغ الفت ہوں ۔۔۔ شہیدان محبت کو جلا دو یا رسول اللہ

بسان بخت خوابیدہ پڑا ہوں خواب غفلت میں ۔۔۔ مجھے تم خواب میں آکر جگا دو یا رسول اللہ

لگی ہی لو بہت کانوں کو الحان مبارک کی ۔۔۔ لب معجز بیاں سے کچھ سنا دو یا رسول اللہ

مزا آجائی الفت کا تم اپنی شمع عارض پر ۔۔۔ مری پروانۂ دل کو جلا دو یا رسول اللہ

جلا جاتا ہوں دود آہ سے گھٹتا ہی دم میرا ۔۔۔ مری اس آتش غم کو بجھا دو یا رسول اللہ

جہاں تاریک ہو ایسا کہ دن کی رات ہو جائے ۔۔۔ تہ کاکل جو عارض کو چھپا دو یا رسول اللہ

مری بگڑی ہی میں کیا کیا کام دور چرخ کے ہاتھوں ۔۔۔ کرو امت نوازی اور بنا دو یا رسول اللہ

ادھر اعمال بد ہیں اور ادھر دوزخ ہی منھ کھولے
مجھے قہر الٰہی سے بچا دو یا رسول اللہ

مشام جاں میں قوّت آئی فرحت دل کو حاصل ہو
جو اپنا گیسوئ مشکیں سنگھا دو یا رسول اللہ

وہ ہرگز اوٹھ نہیں سکتا ہی بعث و نشر سے پہلے
جسے تم اپنی نظروں سے گرا دو یا رسول اللہ

نشاں اوس بے نشاں کا ڈھونڈھے سے مل نہیں سکتا
مثال نقش جسکو تم مٹا دو یا رسول اللہ

ترستی ہی نگاہ شوق اور مشتاق ہیں آنکھیں
جمال باکمال اپنا دکھا دو یا رسول اللہ

سیہ کاری میں گو میں فرد ہوں لیکن شفاعت سے
مجھے جنت میں لیجا کر بٹھا دو یا رسول اللہ

نکلکر دشت غربت سے قدمبوسی کو حاضر ہوں
کوئی ایسا مجھے رستہ بتا دو یا رسول اللہ

یہی ممتاز زار اس کا وقت دستگیری ہی
جہنم سے بچا لو بخشوا دو یا رسول اللہ

۱۰۶	ردیف یای تحتانی ۳۴ ـ ۲	۲۴

دلنشیں وہ جلوہ جانانہ ہی
جیسے شمع طور بھی پروانہ ہی

عشق پیغمبر سے جو بیگانہ ہی
عقل سے بیگانہ وہ دیوانہ ہی

ہی نشان عاقلی دیوانگی
جو ترا دیوانہ ہی فرزانہ ہی

جب ترستا ہو تصور آپ کا
دل میں آبادی کہاں ویرانہ ہی

اک نگاہ لطف دم آنکھوں میں ہی
کیا تغافل نرگس مستانہ ہی

کاکل پیچاں میں رکھئے باندھ کر
سر بصحرا ہو نہ دل دیوانہ ہی

اور بھی روئینگے عشق شاہ میں
اشک کیا ہی گوہر یکدانہ ہی

ہم ہیں اک مست الست ای محتسب
پانوں میں جو لغزش مستانہ ہی

پھر گیسو نذر ہو میری قبول
یہہ دلِ صد چاک رشکِ شانہ ہی

تھا شبِ اسرا زبانِ عرش پہ
اللہ اللہ کس کا تو مہمانہ ہی

شوکتِ اسلام کہتی ہی یہی
سرکشوں پہ جزیہ تو جرمانہ ہی

تیری سودائی محبت کے لئے
نقدِ جانِ عاشقاں بیعانہ ہی

جزوِ اعظم ضبط ہی جب یہہ ہو
عشق کیا ہی فعلِ مجنونانہ ہی

بادشاہی کرتے ہیں تیری فقیر
فقر میں بھی شوکتِ شاہانہ ہی

ہم تو پانی بھی نہ پیتے ہند میں
اس سے بھی مجبورِ آب و دانہ ہی

وحدتِ عرفاں کے ہیں مستِ شراب
مشربِ عشاق گو رندانہ ہی

آسیا کی طرح پہونچیگا تجھے
تیری قسمت کا جہاں جو دانہ ہی

کلمۂ طیب ہی دل پر مرتسم
خلد میں جانیکا یہہ پروانہ ہی

مخبرِ صادق کا صادق قول ہی
بحرِ رحمت اشک پیمانہ ہی

جب ہوا سرسبز دنیا آدمی
زندگی کا بھی عجب پیمانہ ہی

سنتے ہیں خدام کس آرام سے
روکشِ جنت ترا کاشانہ ہی

محوِ لذت وہ کسیکی کیا سنے
جسکے زیبِ لب ترا افسانہ ہی

مستِ عشقِ ساقیِ کوثر ہو تو
کیا صدائے دلکشِ پیمانہ ہی

۱۰۷	چل مدینے ہند سے ممتاز تو کچھہ بھی تجھہ میں ہمتِ مردانہ ہی	۱۳

عینِ ایماں ہی تو لائی رسولِ عربی
ہیں وہ کافر جو نہیں دلدادۂ رسولِ عربی

نشۂ وحدتِ عرفاں کے لئے کافی ہی
قطرۂ بادۂ مینائے [illegible] رسولِ عربی

نکلی ہیں کوثر و تسنیم جس سے نہریں
اللہ اللہ وہ ہے دریائے رسولِ عربی

منھ میں کیخسرو و جمشید کے پانی بھر آئے
دیکھ کر ساغرِ صہبائے رسولِ عربی

نقاش سے تا قوں نے لیں اوسکی نہر کی کیطرح
وہ لکھا ہینے سراپائے رسولِ عربی

گر گیا مارے خجالت کے زمیں میں شمشاد
واہ کیا ہے قدِ زیبائے رسولِ عربی

انبیا ایک کے بعد ایک ہزاروں گذرے
ہوا ایک بھی ہمتائے رسولِ عربی

وحشت اوٹھتی ہے تو جاتا ہوں مدینے کیطرف
سر میں رکھتا ہوں میں سودائے رسولِ عربی

بڑھ گیا مہرِ درخشاں سے درخشانی میں
واہ واہ ذرۂ صحرائے رسولِ عربی

حسنِ محبوبِ ازل کی جسے مشتاق ہو
دیکھے وہ رخِ زیبائے رسولِ عربی

کیوں نہوں حور و ملک سے بھی فزوں تر زوار
طیبہ پاک ہے ماوائے رسولِ عربی

جیب سے پھر نہ نکالیں یدِ بیضا ہرگز
دیکھیں موسیٰ جو کفِ پائے رسولِ عربی

۱۰۸	لیکے مخلوق سے تا خالقِ اکبر ممتاز جسکو دیکھو وہ ہے شیدائے رسولِ عربی	۴۲

الغرض کونسی ساعت ہوگی
کہ شہ دیں کی زیارت ہوگی

داخلِ خلد جو امت ہوگی
کسقدر آپکو فرحت ہوگی

روزِ محشر جو نہو گا دیدار
تو یہ جانو کہ قیامت ہوگی

عرض کرتے نہیں ہم صدمۂ ہجر
کہ حکایت میں شکایت ہوگی

جسکے دل میں نہیں ارمان تیرا
روزِ محشر اسے حسرت ہوگی

کوئی ایسا بھی شقی نکلیگا
جسے حضرت سے عداوت ہوگی

وہی تصدیق کریگا تیری
جسکی قسمت میں ہدایت ہوگی

تم ہو محبوب الٰہی پادشاہ
تم سے کس کو نہ محبت ہوگی

انجذاب تو ہے تیری تکمیل
مجھے تکلیف بھی راحت ہوگی

جز نعم لا نکہا سائل سے
کہیں ایسی بھی سخاوت ہوگی

گر نہیں ہے غم الفت تیرا
اہل عشرت کو مصیبت ہوگی

ہوگی عشاق کی محشر میں عید
کشتۂ دیں کی معیت ہوگی

ہم تو تکلیف میں ہیں فرقت کی
جسے ہوگی اوسے راحت ہوگی

کیسی شفقت ہے گنہگاروں پہ
بیشتر اونکی شفاعت ہوگی

دیکھکر آپ کا وہ حسن و جمال
مہِ کنعاں کو بھی حیرت ہوگی

نفع ہی نفع ہے الفت میں تیری
کم کوئی ایسی تجارت ہوگی

آپ ملجائیگی جنت تمسکو
عشق حضرت کی جو دولت ہوگی

کشتۂ تیغ محبت کو تیری
نہ تمنائے شہادت ہوگی

ہوگی طیبہ میں میری روح مقیم
دارِ فانی سے جو رحلت ہوگی

وہی انکار کرے گا تیرا
جسکی قسمت میں نہ جنت ہوگی

مرتے دم تک نہیں جانیوالی
جیسی جس شخص کی عادت ہوگی

١٠٩	ساتھ سے لے توشۂ عقبیٰ ممتاز ورنہ محشر میں ندامت ہوگی	١٥

جو قول مصطفیٰ ہے وہ فصل الخطاب ہے
گویا زبان پاک خدا کی کتاب ہے

جیسا بیاض دہر میں تو انتخاب ہے
خیر الکلام بھی سخن لاجواب ہے

کالشمس فی النہار صفات ہیں آشکار
سب انبیا نجوم ہیں تو آفتاب ہے

استادہ دست بستہ ہیں خاصانِ کبریا | کیا بارگاہِ خسروِ عالیجناب ہے
جب تک نہیں غمِ شہِ کون و مکاں ہو | بدتر گھنڈ رسے بھی دلِ خانہ خراب ہے
زیبِ براق دیکھ کے رفرف سوار کو | حیران مثلِ آئینہ چشمِ رکاب ہے
ممکن نہیں سپاس ہماست فلک کے | امت پر آپ کا کرم بے حساب ہے
شکر زباں سے نامِ نبی وجد آگیا | جاں آگئی لبوں پہ عجب اضطراب ہے
فرمایئے کلیم کہ جز شاہِ مشرقین | دیکھے خدائے پاک کو کس کی یہ تاب ہے
باتیں جلی کٹی نکریں یوں تری عدو | دل پاش پاش ہے تو کلیجا کباب ہے
ہو موت بھی حیات جو تیرے ہیں دنیا میں | اور یوں تو مر کے مردہ کی مٹی خراب ہے
اسلام ہے رسول اللہ کی شاہراہ | اے گمرہو چلو کہ یہی راہِ صواب ہے
چہرہ خدائے پاک کا ہم کو دکھا دیا | اللہ کیا نگاہِ رسالت مآب ہے
جنہ منظر ہے جنہیں رہی حسنِ عاقبت | پیری سے بھی قبیح وہ حسنِ شباب ہے

۱۱۰	صہبائے عشق ہے جو رسولِ کریم کی ممتاز پی اوسے کہ وہ نعم الشراب ہے	۲۴

سپلا کترائے جو خیر الوریٰ سے | گیا دوزخ میں وہ راہِ خطا سے
پئے بخشایشِ امت خدا سے | کرینگے التجا اونکے نوا سے
جو غافل ہو نہ ہو غافل خدا سے | کہ اک دن کوچ ہے دارِ فنا سے
تری فرماں بری کا روزِ میثاق | لیا اللہ نے عہد انبیا سے
وہ دریا دل ہے تو اے چشمۂ فیض | ہوئے سیراب جتنے آئے پیاسے
ہوا ہر کارِ مشکل سہل سے سہل | رسول اللہ کی ادنی دعا سے

نہ بدلیں جاں بلب جانباز تیری ‌‌‌— تری دردِ محبت کو شفا سے

شقی صالح ہوئے صحبت سے تیری ‌‌‌— نہ زرِ خالص بنا مس کیمیا سے

رہا ہر اک ثنا گو منزلوں دور ‌‌‌— سرِ شہِ آفاق کی حدِ ثنا سے

خوشا بختِ رسا اونکے جنھوں نے ‌‌‌— سنا قرآں زبانِ مصطفیٰ سے

نہیں رکھتا ہی نسبت تاج شاہی ‌‌‌— رسول اللہ کی نعلین پا سے

زہی شفقت کہ حضرت نے دعا کی ‌‌‌— ہوا جب لعل دُر سنگِ جفا سے

حمایت کو شفیعِ حشر ہونگے ‌‌‌— نہیں ڈرتے ہیں ہم روزِ جزا سے

طفیلِ خسروِ دیں بزمِ امکاں ‌‌‌— منور ہو گئی شمعِ ہدیٰ سے

سرک اسلام کی ایسی بنا دی ‌‌‌— کہ ہندو جا ملیں اپنے خدا سے

تری خاکِ کفِ پا ہے وہ اکسیر ‌‌‌— اوٹھایا ہاتھ جنے کیمیا سے

پہنتا ہے جو تجکو حلۂ خلد ‌‌‌— محبت چاہئے آلِ عبا سے

تری دل میں ہو روشن شمعِ عرفاں ‌‌‌— لگا تو لو حبیبِ کبریا سے

وہ مومن ہی نہیں جسکو نہو عشق ‌‌‌— صحابہ کی طرح آلِ عبا سے

اگر عشقِ نبی ہے چل مدینے ‌‌‌— نہیں کچھ کام چلتا ادعا سے

عجب دردِ محبت میں ہے لذت ‌‌‌— تنفر ہی رہا مجھکو دوا سے

نہیں وہ شمر ذی الجوشن سے کچھ کم ‌‌‌— جو رکھے بغض شاہِ کربلا سے

اوٹھا کر خاک ڈالو اسکے در پر ‌‌‌— ہوا آبِ بقا خذ ما صفا سے

رہا کونین میں ممتاز خرسند

کہ الفت تھی شہِ ہر دو سرا سے

۱۱۱ ۱۱

موت کا ساماں عشقِ مصطفیٰ ہونے لگے
یا الٰہی دردِ دل کا لا دوا ہونے لگے

جلوۂ جاں بخش دیکھوں میں رسول اللہ کا
روح جسمِ ناتواں سے جب جدا ہونے لگے

دیکھکر جاہ و جلال اوس شاہ کا معراج میں
غرق دریائے تحیر انبیا ہونے لگے

میری خاک اور خاک یثرب میں یہ شانِ خدا
ذرہ ناچیز بھی شمس الضحیٰ ہونے لگے

اُف نہ نکلے منھ سے اے دل ضبط ہی کچھ چیز ہے
عشق پیغمبر میں گو محشر بپا ہونے لگے

نشۂ الفت میں تیری کچھ خبر مجھکو نہیں
گرم جب ہنگامۂ روز جزا ہونے لگے

روح راہی گلشنِ طیبہ کو ہو مثلِ نسیم
جب چراغِ زندگی گل از صبا ہونے لگے

ایکدن ہم عاصیوں کی شرم تیرے ہاتھ ہے
سر ہو کیا اونچا کہ ناحق دستِ پا ہونے لگے

حق ہے رحمٰن اور محمد رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم
ورنہ دنیا ہی میں اعدا کو سزا ہونے لگے

واہ وا اے شافعِ محشر شفاعت سے تری
داخلِ خلدِ بریں اہلِ خطا ہونے لگے

۲۳	مژدہ اے ممتاز احمد جنتی ہو جنتی جب تو محبوبِ خدا پر تم فدا ہونے لگے	۱۱۲

خدا ملتا ہے عشقِ شاہِ دیں سے
عیاں ہے صاف قرآنِ مبیں سے

گرفتارِ غمِ حضرت ہو ورنہ
دلِ شیدا ہے خوش جانِ حزیں سے

گنہگاروں کی بخشش کا خدا نے
کیا وعدہ شفیع المذنبیں سے

تمہیں فریادرس ہو بیکسوں کے
مری فریاد ہے مولا تمہیں سے

خدا کے بعد تیرا مرتبہ ہے
محقق ہو گیا اہلِ یقیں سے

تری خالِ رخِ انور کی تعریف
بری ہے اعتراضِ نکتہ چیں سے

شہِ دیں سے جو رکھے دل میں کینہ
اوڑا دوں اوسکی گردن تیغِ کیں سے

ولو یؤاخذ اللہ الناس بظلمهم ما ترک علیها من دابۃ ولکن یؤخرهم الی اجل مسمی

مرے دل نے بنایا ہی تصور / کہ آرایش مکاں کی ہی مکیں سے

تری باتوں پہ قرباں جان شیریں / جو شیریں تر ہی قند و انگبیں سے

ہوا نور محمد سے تو پیدا / مرکب جسم آدم ماء و طیں سے

ہے پھر کیوں نہیں مجھکو بلاتے / ہوئی تقصیر کیا اس کمتریں سے

تمنا ہے جو شہر دوسرا کو / اوٹھائے ہاتھ وہ دنیا و دیں سے

کوئی میری تصور کو تو دیکھے / کہ زائر ہوں مدینے کا یہیں سے

تعالی اللہ نبوت کا نگینہ / ہی نامی نام ختم المرسلیں سے

لگی ہے آگ عشق مصطفی کی / چلا جاتا ہوں آہ آتشیں سے

زلال چشمہ الطاف حضرت / مصفا ہی کہیں ماء معیں سے

ہوائے روضہ اقدس میں حوریں / نکل آئیں نہ فردوس بریں سے

مزار پاک اسپر جلوہ گر ہے / فلک پھرتا ہی سرما تا زمیں سے

سجود در سے تیری نور ایماں / چمکتا ہی مری داغ جبیں سے

رہا ہے سے ہمارا پلہ بھاری / کہ اوٹھا بوجھ الفت کا یہیں سے

ثنای مصطفی ہر شعر میں ہے / مری دیوان کو پڑھ دیکھو کہیں سے

زمیں جو خشک تھی ملک عرب کی / ہوا امواج بحر دیں یہیں سے

۱۱۳	دکھا مختار کو دیدار احمد صلوۃ اللہ یہی ہے عرض رب العلمیں سے	۹

جسکو غم فراق حبیب خدا رہی / مرتا ہی اوسکو چاہئے زندہ وہ کیا رہی

ای عشق شاہ زخم جگر کا ہرا رہی / داغوں سے باغ باغ دل مبتلا رہی

ہندوستاں سے ہم تو مدینے میں آ رہے
جانا ہو جسکو گلشن جنت میں جا رہے

سودائے الفت شہ عالم پناہ میں
پروا نہیں ہے ہمکو کہ سر جائے یا رہے

ہو میرے سر م ای دل بیتاب تیرے ہاتھ
ہجر رسول میں یونہیں محشر بپا رہے

عشق رسول پاک میں دل باغ باغ ہے
یہ باغ اپنا یونہیں پھولا پھلا رہے

ای چارہ ساز دیکھ نہ اسکو نکالنا
تلوے میں میرے خار مدینہ چبھا رہے

اونکے جمال پاک میں جلوہ خدا کا ہے
اہل نظر کو چاہئے شوق لقا رہے

دنیا جو قید خانہ ہے مومن کیواسطے
ممتاز ہم مقید رنج و عنا رہے

مرحبا رنگ رسالت کے جمانے والے
نقش باطل کی طرح شرک مٹانے والے

ہوں محمد کہ محمد کے گھرانے والے
صلی اللہ علیہ وسلم
اہل عصیاں کو ہیں دوزخ سے بچانے والے

داغ پر داغ تیرے غم کے اوٹھانے والے
پاس کوڑی نہو لیکن ہیں خزانے والے

پیشتر سب سے ہیں فردوس میں جانے والے
رہنمائی سے تیری راہ پہ آنے والے

ایک نظر میں بھی تو دیدار مبارک دیکھوں
جلوہ حسن سے دیوانہ بنانے والے

آنکھ اوٹھا کر بھی نہیں دیکھتے شاہوں کی طرف
گردنیں پائے مبارک پہ جھکانے والے

جاتے ساتھ شہ دیں کے نہ تا منزل قدس
سدرہ تک حضرت جبریل تھے جانے والے

نقد جاں حسرت عالم پہ فدا کرتے ہیں
مال کیا اوسکو سمجھتے ہیں لٹانے والے

ہوتے عیسیٰ کی طرح تابع شرع نبوی
انبیا اور بھی ہوتے اگر آنے والے

مشعل دین الہی ہوئی وہ نی روشن
جل بجھے دیکھ کے جتنے تھے بجھانے والے

مہد سے تا لحد فکر رہی امت کی
حبذا ہیں غم امت کے اوٹھانے والے

حشر کی دہوپ کا کیا غم ہو گنہگاروں کو
ہیں نبیؐ دامنِ رحمت میں چھپانے والے

آتشِ کفر کو کوئی نہ بجھا سکتا تھا
آپ آتے نہ اگر اوسکو بجھانے والے

تشنہ لب تشنہ دہن تشنہ جگر ہے ممتاز
اے مری شربتِ دیدار پلانے والے

115 | 12

محشر میں ہے سبیل ہمیشہ لگی ہوئی
پیاسوں کی بھیڑ ہے سرِ کوثر لگی ہوئی

دل کو نہیں ہے آپکی لَو گر لگی ہوئی
کیوں آگ سی ہے سینہ کے اندر لگی ہوئی

کیا دخل نیند آئے فراقِ رسول میں
کانٹوں کی باڑ ہے سرِ بستر لگی ہوئی

سوزِ غمِ نبیؐ میں ہیں یکساں دل و جگر
دونوں طرف ہے آگ برابر لگی ہوئی

تشریف لائیں خواجۂ عالم خوشا نصیب
ہے چشمِ انتظار سوئے در لگی ہوئی

دریا دلی سے ساقیِ کوثر نے خم دیا
پیاسوں کی تاک تھی سوئے ساغر لگی ہوئی

ہے مہبطِ ملائکہ درگاہِ شاہِ دیں
ہے ڈاک قدسیوں کی برابر لگی ہوئی

ایمان لاؤ مُہرِ نبوت کو دیکھکر
مُہرِ خدا ہے پیٹھ پہ سرور لگی ہوئی

سرمے کی احتیاج نہیں میری آنکھ میں
ہے خاکِ آستانۂ سرور لگی ہوئی

کہتے ہیں جسکو دولتِ کونین مستمو
قدموں سے شاہ کے ہے مقرر لگی ہوئی

دل باغ باغ ہے کہ مری نخلِ عمر میں
ہے عشقِ شہ کی شاخِ ثمرور لگی ہوئی

چلتا ہے اب مدینے میں ممتازِ خستہ دل
ہے اسکو یاد آگے کی ٹھوکر لگی ہوئی

116 | 13

آتشِ عشقِ پیمبر میں ہوں جلنے کے لیے
شمع ساں خاطرِ سوزاں ہے پگھلنے کے لیے

پرورش دینِ متیں کی ہوئی کس خوبی سے
آگیا جب تری آغوش میں پلنے کے لیے

اشک رو کے نہیں رکتے ہیں غمِ فرقت میں
دیدۂ تر مرے چشمے ہیں ابلنے کے لئے

ہجرِ محبوبِ خدا میں غم و افسوس کرو
آنکھیں رونے کے لئے ہاتھ ہیں ملنے کے لئے

قصۂ سرورِ دیں فرما ابھی نہیں گھبراتا ہوں
مشغلہ خوب ہے یہ جی کے بہلنے کے لئے

تیرے کوچہ کی زمیں پکڑی ہے اوٹھتا ہی نہیں
دل سلامت رہے پہلو میں مچلنے کے لئے

کیا غمِ عشقِ نبی ہے نہ خوشی سے بدلوں
دے کوئی لاکھ طمع مجھکو بدلنے کے لئے

خواہ ٹھوکر لگے یا پانوں کسیکا پھسلے
نام مولیٰ کا مجرب ہے سنبھلنے کے لئے

اونکے الطاف سے اک روز نکل آئینگے
تنگ ہے دل میں جو ارمان نکلنے کے لئے

آپ نے ٹال دی ہے ہر ایک بلائے محشر
جو گنہگار دل سے آئی تھی نہ ٹلنے کے لئے

اے غمِ شاہ تو گھبرا کے کہاں جاتا ہے
دل سے بہتر نہیں جا کوئی ٹہلنے کے لئے

۱۰

آؤ مشتاقِ مدینہ کو چلیں بسم اللہ
قافلہ ہند کا طیار ہے چلنے کے لئے

۱۱

مژدہ اے امت شفیعِ عاصیاں پیدا ہوئے
رحمتِ عالم شہنشاہِ زماں پیدا ہوئے

نکتۂ ایجادِ عالم اب سمجھ میں آگیا
وجہِ تخلیقِ زمین و آسماں پیدا ہوئے

نام بھی اون بے نشانوں کا کوئی لیتا نہیں
فی الحقیقت تیرے دشمن بے نشاں پیدا ہوئے

مدح کی جب شاہ کی بسمل ہوئی کٹ کر عدو
دیکھنا کیا جوہرِ تیغِ زباں پیدا ہوئے

امر بالمعروف کرنے اور سننے کے لئے
جسم میں انسان کے گوش و زباں پیدا ہوئے

پھول جھڑتے ہیں دہانِ پاک سے وقتِ کلام
لعلِ نگیں مصطفیٰ کے گلفشاں پیدا ہوئے

تہنیت خواں ہیں ملائک ہر طرف ہے شور و غل
خسروِ لولاک شاہِ انس و جاں پیدا ہوئے

فقر او رفاقے میں بھی یہ تھی ترقی فیض کی
دو گئے دو کی جگہ سو میہماں پیدا ہوئے

فقر و فاقہ میں اگر دو قرص ناں پیدا ہوئی		ویدیئے راہِ خدا میں واہ کیا ایثار تھا
۱۹	ہے ای تمنا احمد چھپا جاتا نہیں درد مند تحریر میں پُر فغاں پیدا ہوئی	۱۱۸

اوترتی ہیں بلائیں آسماں سے ۔ رہے نام نبی جاری زباں سے

ہوئی کافور ساری ظلمتِ کفر ۔ فروغ ملتِ شاہِ زماں سے

کئے قتل سے دشمن الٰہی ۔ ہو توفیق حضرت جبرئیل ہاں سے

معترف ہوکے بھی پڑہیں صحیفے ۔ بیانِ شانِ شاہِ مرسلاں سے

فصیحانِ عرب کو جب آیا ۔ کہا جب کچھ لب معجز بیاں سے

ستایش شاہ کے خوانِ کرم کی ۔ سنے کوئی زبانِ میہماں سے

رسول اللہ پہ ایمان لاکر ۔ بچی خلقت عذابِ جاوداں سے

شفاخانے سے اپنے کچھ دوا دو ۔ بہت بیچین ہوں دردِ نہاں سے

الٰہی صدقہ در وشہ دیں ۔ نہیں اوٹھتا ہے جانِ ناتواں سے

کرینگے دستگیری عاصیوں کی ۔ یہ ہے امید شاہِ انس و جاں سے

وہی وحیِ خدائے لم یزل ہے ۔ کہا جو آپ نے اپنی زباں سے

شہ کونین پہنچے لامکاں تک ۔ شبِ اسرا گذر کر آسماں سے

منور ہوگیا کاخ نبوت ۔ تجلیِ شہِ کون و مکاں سے

ثنا خواں ہوں حبیب کبریا کا ۔ یہ ظاہر ہے مرے حسن بیاں سے

طفیلِ عشق پیغمبر الٰہی ۔ بچانا فتنۂ چشم بتاں سے

بیتے کو چھپاو تمنا احمد

١١٩	کرو بیعت کہیں ہندوستاں سے	١٠

آج کل ہجوم تری دستِ گہربار کی ہی
جس طرف دیکھئے بارش دُرِ شہوار کی ہی

پیش ہوکر سیدن حکمِ حضوری نکلا
دفترِ خاص میں عرضی جو غمخوار کی ہی

لیلیا مول گناہوں کو شفاعت کے عوض
قسمت اپنی تو نیچہ ہمت بھی خریدار کی ہی

بہر تعظیمِ شہِ کون و مکاں ہیں قائم
ورنہ کیا وجہ قیامِ در و دیوار کی ہی

ہوگیا فرش سے تا عرش منور عالم
کیا تجلی تری رخسارِ پر انوار کی ہی

ای مسیحا نگہِ لطف ادہر بھی ہوجائی
جاں بلب ہوں میں یہ حالت ترے بیمار کی ہی

لوٹنا کانٹوں پہ ہی ہند میں رہنا کیا ہی
اپنی قسمت میں زمیں وادیِ پرخار کی ہی

شرق اور غرب سے مشتاق چلے آتے ہیں
ہفت اقلیم میں شہرت تری سرکار کی ہی

آپ حامی ہوں محشر میں تو ای شافعِ حشر
بخشش آسان کہیں مجھ سے گنہگار کی ہی

١٢٠	شرم سے کثرتِ عصیاں کے پڑا روتا ہی کچھ خبر آپ کو ممتاز سیہ کار کی ہی	١٤

کی رسولِ عربی نے جو شفاعت میری
مشکل آسان ہوئی روزِ قیامت میری

میرے آقا کو پسند آئی جو خدمت میری
ناز کرنے لگی تدبیر پہ قسمت میری

مقتضی کب ہی شکایت کی محبت میری
جو ہی منظور اونھیں وہ ہی سعادت میری

ضیق میں جان ہی ای مہرِ رسالت میری
ہی مگر روزِ قیامت شبِ فرقت میری

دین و دنیا میں کسیطرح نہیں بچ سکتا
تم بلاؤں سے نکرتے جو حفاظت میری

چشمِ بیمار کا بیمار ہوں آکر دیکھے
رحمتِ خاص کو لازم ہی عیادت میری

تیری محبوب کی الفت کے سوا یا اللہ
اور دنیا میں نہیں کوئی عبادت میری

بات تجھی کو نبھی باقی مری رسوائی ہی — روزِ محشر نہ بچا لے تو جو وہ عزت میری
وقت نازک ہیں دمِ نزع مدد کی تمنے — اور یوں تو نہ سنبھلتی کبھی حالت میری
بندۂ خواجۂ کونین ہوں کیا غم ہی مجھے — خون رُلوائیگی دشمن کو عداوت میری
تیرا محبوب جو راضی ہو تو سب کچھ پایا — اور کچھ نعت سے یارب نہیں غایت میری
صدمۂ ہجرِ پیمبر ہیں کہاں اس قابل — کہ سنبھالے سے سنبھل جائی طبیعت میری
کیا رسُولِ عربی سید نہیں ہیں حامی — نہیں کرتا نہ کرے کوئی حمایت میری

١٢١

ایخداوند کہیں ممتاز ہمارا ہی غلام
میں کہ دوں عرض کہ اللہ رہی عزت میری

١٠

دعا میں ہے یہ تاثیر ایخدا دے — رسُولِ پاک سے مجھکو وہ دے
جگہ تحت الثری بھی اوسکو کیا دے — نظر سے جسکو پیغمبر گرا دے
نگاہوں کی طرح اوٹھ اوٹھکے دل کو — مزا ای دردِ عشقِ مصطفیٰ دے
مدد ای جذبِ دل میں ناتواں ہوں — درِ مولیٰ پہ لیجا کر بٹھا دے
حبیبِ کبریا کی دولتِ عشق — نہیں ملتی مگر جسکو خدا دے
لگی ہی چاٹ عشقِ مصطفیٰ کی — کوئی دنیا کی نعمت کیا مزا دے
جو گلشن میں وہ آئیں بہرِ گلگشت — بجائے سبزۂ گل آنکھیں بچھا دے
مزا جینے کا ہی عشقِ نبیؐ سے — خدا اب کو یہہ دردِ لا دوا دے
شمیمِ مشکبوی باغِ یثرب — صبا تو ہند میں ہمکو سنگھا دے

تقاضا عشق کا ممتاز یہہ ہی
کہ سب کچھ یادِ مولیٰ میں بھلا دے

١٢٢

محبوب کبریا جو طرفدار ہو گئے
محو دو اتقیا کے سیہ کار ہو گئے

موزوں جو نعت میں سیہ اشعار ہو گئے
آب آب شرم سے دُرِ شہوار ہو گئے

آئی نہ ہم پر آنچ ذرا تیغ حشر کی
سینہ سپر شہنشہ ابرار ہو گئے

تیغ حیات سے تری بدخواہ کیا چھٹے
قہر خدا میں اور گرفتار ہو گئے

جاتے تھے جو جناب رسول کریم سے
دوزخ کے تھے وہ کندہ کفی النار ہو گئے

ظلمت عدم کی دونوں جہاں پر محیط تھی
چمکا جو اونکا نور پر انوار ہو گئے

کشتی نجات کی ہے شفاعت حضور کی
جو ڈوبنے کو حشر میں تھے پار ہو گئے

کیا فیض پائے سرور عالیجناب ہے
رشک بہشت وادی پرخار ہو گئے

وہ شکل چاند سی شب معراج دیکھکر
قربان شہ ثوابت وسیار ہو گئے

بازار حشر میں کوئی گاہک نہ تھا مرا
جنس گناہ کے وہ خریدار ہو گئے

اوسکے گناہ ہو گئے سرمایۂ نجات
جنکے شفیع احمد مختار ہو گئے
صلی اللہ علیہ وسلم

ہم سے اگر کسی نے کہا جھوٹ موٹ بھی
سچ سچ مدینے چلنے کو طیار ہو گئے

١٢٣	ہمتا زسر کے بل نہ چلے تم مدینے میں لینے چلے ثواب گنہگار ہو گئے	١٦

ذکر کسکا خدا کی طاعت ہے
یاد تیری مگر عبادت ہے

جوش زن چشمۂ شفاعت ہے
عاصیوں پر خدا کی رحمت ہے

اتنے نبیوں میں جز رسول کریم
کوئی بھی خاتم النبوت ہے

آپ سے اور ملائے دشمن آنکھ
وہ ہے کیا اوسکی کیا حقیقت ہے

دیکھکر عارض حبیب خدا
آئینہ ہے کہ محو حیرت ہے

قال رسول اللہ [illegible]

فصحا دیکھتے ہیں مونھ اونکا — کیا فصاحت ہی کیا بلاغت ہی

مثل تاروں کے چھپ گئے ادیان — مہر تابان تری شریعت ہی

ذات اطہر ہی مجمع البحرین — حسن صورت ہی حسن سیرت ہی

شاہ لولاک ہی رسول اونکا — کس قدر خوش نصیب امت ہی

دیکھکر معجزی کریں انکار — منکروں کی بڑی شقاوت ہی

آپ یکتا ہیں سب رسولوں میں — بہر اثبات آیت آیت ہی

جسنے چاہا اونھیں خدا سے ملا — اون کی چاہت عجب چاہت ہی

عشق خیر الورا سے ہی معمور — سینہ کیا ہی کہ گنج دولت ہی

تحفۂ بارگاہ یزدانی — سید المرسلین کی الفت ہی

ایخدا جاؤں میں مدینے کو — مجھکو بھی آرزوئی جنت ہی

۱۲ — ایسی امت میں ہوں میں ای ممتاز — ۱۳
شان میں جسکی خیر امت ہی

وجہ ہستی جو نہ انوار تمھاری ہوتے — ماہ و خورشید نہ ہوتے نہ ستاری ہوتے

شرط الفت میں تری جیت ہماری جب تھی — کہ ہم اس دل کی طرح جان بھی ہاری ہوتے

دن بدن اور بنانے سے بگڑتے جاتے — کام امت کے جو تمنے نہ سنواری ہوتے

ہوتے کیسے ہی عمل زشت ہماری لیکن — باغ جنت ہی میں ہم ہوتے تمھاری ہوتے

مثل بسمل نگہ شوق کو بیتابی ہی — روضۂ پاک کے ای کاش نظاری ہوتے

ای خوشا بخت تری راہ میں بیٹھا ہوتا — ذرّی تری اوڑ اوڑ کے مری آنکھوں کے تاری ہوتے

دیکھکر ایک نظر حضرت یوسف تمکو — واہ کیا حسن ہی قربان تمھاری ہوتے

آپ نے آب ہدایت سے پلایا آکر — کفر کے ورنہ ہر اک سمت شراری ہوتے
مونس جاں جو تو ورنہ تمھارا ہوتا — کہنے دن ہجر کے کسطرح گزاری ہوتے
گردنیں ٹوٹ گئی ہوتیں گنہگاروں کی — بار عصیاں نہ اگر تمنے اوتاری ہوتے
چین پاتے نہ مصیبت میں قیامت والے — بہر امداد جو تمکو نہ پکاری ہوتے
دردِ جانکاہ جدائی نہیں اچھا ہوتا — ورنہ اسطرح نہ ہم گور کناری ہوتے

۱۲۵ — ۱۲

قدر کچھ عمر دو روزہ کی نہ کی ای ممتاز
چار دن زیست کے شرب میں گزاری ہوتے

مطلع دو جہاں خیر الوریٰ ہے — جو ہے حکم نبیؐ حکم خدا ہے
خیال خال محبوب خدا ہے — ستارا بخت کا چمکا ہوا ہے
نہ ہو شان نبیؐ - اوج کمالات — زمیں کیطرح جنکے زیر پا ہے
شفاعت آپکی ہے خوان یغما — گنہگاروں کا اترانا بجا ہے
کھلا مضموں یہہ مازاغ البصر سے — خدا ہیں خواجہ ہر دوسرا ہے
کوئی ہو کنگرہ عرش بریں کا — کہ سنگ آستان مصطفیٰ ہے
نظر آئے وہ طوبیٰ قامتای کاش — قیامت میں الٰہی دیر کیا ہے
نظر آتا نہیں نور ہدایت — ازل سے کور چشم اشقیا ہے
نگاہ لطف شاہنشاہ عالم — دوائی درد جان مبتلا ہے
شفیع المذنبیں میں اونکے حامی — گنہگاروں کو خوف حشر کیا ہے
بہت راحت سے پہونچوں گا مدینے — کہ زاد راہ شوق دل لیا ہے

مدینے ہم بھی ای ممتاز پہونچے

چمکی جو تیغ حکم شہِ کائنات کی
گردن جدا ہوئی وہیں لات و منات کی

بزمِ رسل کی زیب حبیبِ خدا سے ہے
وہ لطف کے دم کے ساتھ ہے زینت برات کی

نورِ ہدیٰ سے چھپ گئی تاریکی ضلال
ہیں آپ آفتاب ہوئی صبح رات کی

مبدا ہی کائنات کا نورِ محمدیؐ ہے
ساری یہ روشنی ہے محمدؐ کی ذات کی
صلی اللہ علیہ وسلم

یاد آئی پیاس سبطِ نبیؐ کی میں رو پڑا
چشم پُرآب دیکھ کے نہرِ فرات کی

دیکھے وہ معجزات کہ اہلِ عناد نے
تصدیق کی رسولِ علیہ الصلوٰۃ کی

اس شکریں کلام میں کس کو کلام ہو
جو بات آپکی ہے ڈلی ہے نبات کی

خلقِ عظیم دیکھکے وہ ہو گیا غلام
دشمن سے بھی رسولِ خدا نے جو بات کی

کیا شفقتِ حضور ہے قربان جائیے
کی پہلے التجا سے شفاعت عصاۃ کی

شکرِ خدا وہ فرقۂ ناجی ہیں تو ہیں
وارد ہے جسکے حق میں بشارت نجات کی

شربت پیا نہیں ہے جو دیدار شاہ کا
تعریف خضر کرتے ہیں آبِ حیات کی

ہے ایک دم کو اور نہیں اک حباب ہے
کیا کائنات زندگیِ بے ثبات کی

اہلِ نصاب دولتِ دیں سے جو ہم ہوئے
واجب خدا نے عشقِ نبیؐ کی زکوٰۃ کی

مہمان کوئی دم کے ہیں عشاق جاں نثار
برچھی لگی ہے دل پہ نبیؐ کی وفات کی

عشقِ رسولِ پاک میں ہوتی رہے جو صرف
سرمایۂ نجات ہے دولت حیات کی

جبیر تو مہرباں ہو خدا بھی ہو مہرباں
دیکھی عجیب شان ترے التفات کی

اسلام کی وہ تیغ ہے سہلے گئے وہاں بھی
پکڑے ہوئے تھے بت جو زمیں سومنات کی

اسطرح وصل عاشق و معشوق کا ہوا
پردہ کی آڑ تھی نہ تھی ٹٹی قنات کی

بہار باغِ دہر میں کب ہی بہارِ گل
اکدن سپئے حیاتِ خزاں ہی ممات کی

۱۲۷	ممتاز اپنے نامۂ اعمال کو تو دیکھ جیسے کہ گر پڑی ہو سیاہی دوات کی	۱۵

رسولوں میں سے کسکی شان میں لولاک آیا ہی
یہہ وہ اعزاز ہی جو احمدِ مرسل نے پایا ہی (صلی اللہ علیہ وسلم)

جلالِ شاہ سے یہہ معجزہ کیا دکھایا ہی
کہ جو جلتے ہیں اوس سے اونکو بے آتش جلایا ہی

عدیم المثل ہیں وہ اسکی یہہ برہان واضح ہی
عدیل اونکا کوئی ہوتا تو کیوں معدوم سایا ہی

کسی سرکش کی کیا طاقت کرے گردن کشی تجھسے
سرِ تسلیم گردوں نے تری آگے جھکایا ہی

نہ اب وہ بت پرستی ہی نہ وہ آتش پرستی ہی
اوسے پامال کر ڈالا اسے تمنے بجھایا ہی

خدا کو واہ کامل کسطرح بے پردہ دیکھوگے
یہہ مژدہ مخبرِ صادق نے امت کو سنایا ہی

سجا ہی گردِ داغِ حور و غلماں آسماں پہ ہو
لباس اپنا پسینے میں پیمبر نے بسایا ہی

رواجِ نقدِ باطل اوٹھ گیا بازارِ عالم سے
وہ سکہ شوکتِ حق کا شہِ دیں نے بٹھایا ہی

چراغِ داغِ عشقِ شاہ کیا ہی نورِ ایماں ہی
تجلی گاہ انوارِ خدا دل کو بنایا ہی

کسیکو کیا نظر آئے تمہارا سایۂ قامت
سوادِ دیدہ بنکر چشمِ عالم میں سمایا ہی

توقف کیا کسی منصف کو ہو ایمان لانے میں
دلیل اوسکی نبوت کی کلامِ حق کو پایا ہی

وہ نعمت خانۂ احساں ہی شاہنشاہِ عادل کا
ہر اک نعمتِ اسلام میں اپنا پرایا ہی

اگر بچ بھی گیا آفاتِ ارضی سے عدو تیرا
گرا کر برقِ سوزاں چرخ نے اوسکو جلایا ہی

نہ اوٹھتے خوابِ غفلت سے کبھی تا صبحِ محشر تک
ہلا کر دستِ شفقت سے انھیں تونے جگایا ہی

زمینِ شعر کو چرخِ بریں سے کر دیا اونچا
قلم جب نعت میں ممتاز احمد نے اوٹھایا ہی

۱۲۸ ۱۵

لیچل اب یہ جلد مدینے دلِ مشتاق سے مجھے ہجر میں ایک گھڑی بھی ہے بہت شاق مجھے

زہرِ فرقت نے دیا ہے ستمِ آفاق مجھے لیجیے میری خبر دیجیے تریاق مجھے

دردِ عصیاں سے ہیں یا شاہ نہ ہو جاؤں ہلاک نوشدارو کی شفاعت سے کرو چاق مجھے

سوزِ عشقِ شہِ عالم سے ہے دل گرم مرا آگ ہوتے ہوئے کیا حاجتِ چقماق مجھے

اب تو اک سیر و تماشا ہے مدینے جانا مل گیا راہبری کو دلِ مشتاق مجھے

پیش آتے نہیں بد خلق بھی کج خلقی سے جان کر آپ کا خو کردۂ اخلاق مجھے

کیا غرض ہے کہ کسی کا میں ہوں ممنونِ کرم جب کہ رکھتے ہوں شہ منت کشِ اخلاق مجھے

ہیں وہ باطل پہ سراسر جو ہیں مبطل حق کے پیروِ حق ہے تو منظور ہے احقاق مجھے

بہرِ وصفِ رخِ پر نورِ محمدؐ اے چرخ (صلی اللہ علیہ وسلم) مہ و خورشید کے درکار ہیں اوراق مجھے

میں تصور میں ہوں شہ کے نہ مخل ہوں احباب کہ ملاقات گزرتی ہے بہت شاق مجھے

غمِ محبوبِ الٰہی ہو مرا اکلِ حلال عمر بھر رزق یہی دیتا رہے رزاق مجھے

چھپ گیا فتنۂ محشر سے ترے دامن میں یوں بچاتا ہے بلیات سے خلاق مجھے

کیا ٹھکانا ہے شدائد کا تری فرقت میں ہو گیا دشتِ الم وادیٔ قبچاق مجھے

دعویٔ عشق کے ساتھ آہ مدینے نہ گیا موردِ طعن بجا کرتے ہیں عشاق مجھے

۱۲۹	اب تو اک بات ہے ممتازؔ غزل کہدینا کر دیا نعت میں اللہ نے مشتاق مجھے	۱۹

طالبو تم کو جستجو کیا ہے دیکھو قرب رگِ گلو کیا ہے

صاف آئینہ ساں ہے دل اونکا حاجتِ شرحِ آرزو کیا ہے

گیسوئے عطر بیز کے آگے مشک کیا شے ہے مشکبو کیا ہے

بول اوٹھے نہ طوطی جو ھر
آئینہ اوسکے روبرو کیا ہے

صاف مضموں ہو من عرف کا
جلوۂ حق میں گفتگو کیا ہے

کیا کوئی معجزہ نیا دیکھا
سبب حیرت عدو کیا ہے

آگے لطف تسیم کوثر کے
سیری ہیہ خشکی گلو کیا ہے

سرخرو ہوگئے شہید تری
غازۂ رخ ہی ییہ لہو کیا ہے

جو ہو دلفگار کیا جانے
زخم دل کیا ہی اور رفو کیا ہے

قول جن و بشر ہی آمنا
دھی ہی اوسکی گفتگو کیا ہے

مہرباں جسپہ ہوں حبیب خدا
اوسکو اندیشۂ عدو کیا ہے

جب ہی معلوم الحبیب نصیب
جابجا پھر ییہ جستجو کیا ہے

تیرا دیدار رات دن ہو نصیب
اور عاشق کی آرزو کیا ہے

چاک دل میں ذرا کچھ اور ہی ہے
چارہ گر حاجت رفو کیا ہے

دل کو پہلے ریا سے پاک تو کر
زاہد آمادۂ وضو کیا ہے

ای دل پر گناہ جز گریہ
داغ عصیاں کی شست و شو کیا ہے

ہاتھ دھو زندگی سے الفت میں
اس سے بہتر کوئی وضو کیا ہے

ہم ہیں مست الست کیا جانیں
جام کیا شیشہ کیا سبو کیا ہے

۱۳۰	سب ییہ الطاف حق ہیں ہی ممتاز ورنہ میں کیا ہوں اور تو کیا ہے	۲۶

ییہ کیسی مہربانی ہی خدا کی
بتایا ہمکو امت مصطفی کی صلی اللہ علیہ

عداوت تو ہمیشہ کے دہی سے
عبادت کی بھی عدا نے تو کیا کی

شرفِ یحببکم اللہ کا ہو حاصل
محبت سے حبیبِ کبریا کی

وہ ملبوسِ بشر میں جلوہ گر ہیں
نظر صاف آتی ہے قدرت خدا کی

ترا دردِ محبت رشکِ صحت
دوا ہے دردھائے لادوا کی

بسانِ تیر وہ پہونچی ہدف پہ
نبی کا نام لیکر جو دعا کی

مطر انخل دل ہو مثلِ طوبیٰ
یہہ خاصیت ہے طیبہ کی ہوا کی

پڑے کام آئی ہے عاصیوں کے
شفاعت شافعِ روزِ جزا کی

قدم زن دشتِ بےصبری میں کب تک
پہنچ منزل پہ تسلیم و رضا کی

یہہ کیا کرتا ہے اے بندے خدا کے
بجائے شکر تو ہوتا ہے شاکی

شبِ اسرا ہوا غل آسماں پہ
سواری آئی محبوبِ خدا کی

وہ خاکِ پا الٰہی ہاتھ آئے
مہوس کو ہوس ہے کیمیا کی

خدا غفار ہے حضرت ہیں شافع
ہمیں دہشت نہیں روزِ جزا کی

نہ نکلیں گے کبھی دوزخ سے کافر
نہ ہوگی منقضی مدت سزا کی

یہہ رمزِ عشق ہے جو حق تعالیٰ
قسم کھاتا ہے جانِ مصطفیٰ کی

جو وہ حامی نہ ہوتے روزِ محشر
خرابی تھی بڑی اہلِ خطا کی

یہاں کر نیکیوں کی تخم ریزی
کہ دنیا کشت ہے دارالجزا کی

غنی ہمکو کیا کیسا خدا نے
کہ عشقِ شاہ کی دولت عطا کی

نہ پہنچا ہاتھ اوس زلفِ رسا تک
یہہ سب خوبی ہے بختِ نارسا کی

شرح طور پر ارشادِ عالی
ہے شرحِ متن احکامِ خدا کی

صفائی روح کی لازم ہے تجھکو
کہ مٹی کا ہے پتلا جسمِ خاکی

مثال آئینہ منھ پہ صفا کھر — صفائی زیب ہی اہل صفا کی
سیہ بختی سے ہے تاریک عالم — نگاہ لطف چشم سرمہ سا کی
جنہیں کیفیت اسکر کلمہ گو ہوں — وہ باتیں ہیں رسول مجتبیٰ کی
ستمگر تجھسے زائد کون ہوگا — کر اپنے نفس پر آپ ہی جفا کی
تجھے اس توبہ پہ آتا ہی رونا — ادھر توبہ اودھر بیٹھے خطا کی

۱۳۱ — سیہ کاری سے ای ممتاز باز آ
سیہ روئی سے ڈر روز جزا کی — ۱۷

ثنا و بحر الفت میں کہیں ڈوبے کہیں نکلے — مگر لیکر دُرِ مقصود نکلے تو ہمیں نکلے
فراق شاہ میں اب دیدۂ تر بدلے اشکوں کے — جگر پہلو سے سینہ سے دل اندوہگیں نکلے
نکل جائے حسرت دیدار دم انکھوں میں اٹکا ہی — کہانتک کشمکش غم کی ہیں جان حزیں نکلے
جدہر کا قصد فرماتے گلی کوچے مہک جاتے — فدائی دوڑتے آتے کہ وہ سلطان دیں نکلے
زمیں پہ آپکے نقش سم توسن کو دیکھا ہی — قمر کیا لیکے منھ اپنا سر چرخ بریں نکلے
کیا تھا تو نے خوبی ہمسری کا زلف مشکیں سے — ہزاروں شاخسانے تجھمیں دیکھو ای مشک چیں نکلے
سخن جو نعت میں ہوا ہیں بہت معجز بیانی ہو — کہ بدگوئیوں کے بھی منھ سے صد آفریں نکلے
ہوا ابتدا انبیائی سابقیں کے گو ظہور انکا — مگر حضرت تو فخر اولین و آخریں نکلے
پیمبر نے شفاعت کی خدا نے مغفرت کر دی — بڑا سرمایہ بخشش کا ذنوب مذنبیں نکلے
وہ عالی طبع ہوں معراج کی مضمون نگاری سے — بنادوں آسماں گر شعر کی کوئی زمیں نکلے
نتیجہ ہو گیا معلوم پیغمبر سے جلنے کا — لحد میں جلنے والوں کے جو گرز آتشیں نکلے
سفر ملک عدم کا جسکو پیش آئے مدینے میں — وہ سید ہائے صحبت جانب خلد بریں نکلے

نکلنا آب کا اون انگلیوں سے کیا تعجب ہے
وہ نہریں خلق کی ہدایت سے شیر و انگبیں نکلے

کلام دنیوی سے ہو نہ آلودہ زباں میری
مری منھ سے الٰہی کلمہ وقت واپسیں نکلے

مہ و خور انجم و افلاک حضرت کے تمنائی
فقط کوکب تری مشتاق ہی یاد میں نکلے

جو اعدا کے ہاتھوں سے نہ ہو کشتہ عدو تیرا
اوگل کر قتل کو اوسکے اوسی کی تیغ کیں نکلے

۱۳۲ | ہمارا ساتھ تھا ممتاز جب سے چولی دامن کا
گریباں چاک کرتا ہوں وہ مارے آستیں نکلے | ۱۸

اوٹھائے بہت صدمے قید وطن کے
قدم اب تو دیکھوں ہیں شاہ زمن کے

الٰہی تصدق حسین و حسن کے
کھلیں مجھ پہ سب عقدے رنج و محن کے

تمام انبیا زیب کاخ نبوت
شہنشاہ آفاق صدر انجمن کے

تری زلف مشکیں کا سودا ہے ہمکو
کریں لیکے کیا مشک نافے ختن کے

مٹانے سے ہرگز نہیں مٹنے والے
کہ ہیں داغ عشق نبی جزو تن کے

ترا جلوہ نعت مد نظر ہے
ہوئے ہم جو پروانے شمع سخن کے

مرض کھو دئے کردئے چاہ شیریں
دکھلائے یہ اعجاز آب دہن کے

تعجب ہو کیا اونکی دریا دلی پہ
وہ مالک ہیں تسنیم و نہر لبن کے

بلا لو مدینے میں یا شاہ مجھکو
وطن ہو گیا مثل بیت الحزن کے

ازل سے ہیں مخمور الفت تمہاری
قدح خوار ہیں ہم شراب کہن کے

شجاعان اسلام وہ بت شکن ہیں
کہ مشہور ہیں نام سے بت شکن کے

گواہی رسالت کی دی کفر توڑا
صنم آپ ہادی ہوئے برہمن کے

جو دیکھا نہ مجلس میں وہ روئے روشن
لگن میں گری اشک شمع لگن کے

چپ و راس دینِ محمدؐ ہی قابض
الٰہی ہمیں باغِ جنت عطا کر
تری یادِ دندان ہیں اشکِ مسلسل
مدینے پہونچ جاؤں گا پھر تڑپنے

گواہی کو ہیں ملک شام و یمن کے
رہیں عیش دائم میں سیر چمن کے
ہیں زیب مژہ ہار دُرِّ عدن کے
پھرینگے جو دن مجھ غریب الوطن کے

ستایش ہیں ممتاز قاصر زباں ہے
کہ بے حد محامد ہیں شاہِ زمن کے

رباعیات در حمد و نعت و منقبت

رباعیات در حمد و نعت و منقبت و مناجات بدرگاہِ قاضی الحاجات

ردیف الف

رباعی ۱

ہو گوشہ نشیں خانۂ سکینی کا
حائل یہی دیوار ہے تجھیں اوہیں

بت خانہ خودی کا گھر ہے بیدینی کا
رکھ طاق پر آئینہ یہ خود بینی کا

رباعی ۲

تو نفس کو کر دے شرفِ تقوٰیہا
قد افلح ممتاز ہے صادق تجھ پر

ہو منسلک زمرۂ من زکّٰہا
گر تو نہوا موردِ من دسّٰہا

فالھمہا فجورہا و تقوٰہا
قد افلح من زکّٰہا

رباعی

پروردۂ آغوش کرم ہوں تیرا | لذت کش انعامِ اعم ہوں تیرا
طعمہ نہوں دوزخ کا بچانا مجھکو | اے رب مرے مربوبِ نعم ہوں تیرا

رباعی

دفناکے مجھے جو رستہ لیں سب اپنا | اور پاس نہو کوئی مقرب اپنا
مَن رَبُّکَ مجھکو جو نکیرین کہیں | اللہ تجھی کو میں کہوں رب اپنا

رباعی

مکار نہیں ہے نفس ایسا ویسا | دیتا ہی یہہ فریب کیسا کیسا
عاقل ہو تو اب دم میں نہ آئے ہتھا | اولٹا ہی کرے کہے وہ جیسا جیسا

رباعی

نازاں ہو تو زیب تن کرکے قبا | آتی ہی بجاے عطر کے بوے ریا
ملبوسِ نفیس پر عبث [illegible]ش ہے | ہی ذٰلک خیر تو لباس التقوی

رباعی

ہوتا ہی جو کج رو کوئی آڑا ترچھا | رستہ پہ اوسے لاتے ہیں کرکے سیدھا

ممتاز زمیں پکڑی ہی پھیلائیں پانوں — سر کش ہی نفس آڑی ہاتھوں لینا

رباعی

کالا منھہ ہو تری سیہ کاری کا — پہنائینگے یہہ طوق گرفتاری کا
ممتاز جو آبرو تجھے پیاری ہی — کیوں خوف نہیں ہی ذلّت و خواری کا

رباعی

دیکھو جسے ہی وہ سر خوانِ دنیا — ہاتھوں میں لحم و استخوانِ دنیا
اَلدُّنیا جِیفَۃٌ بجا ہی ارشاد[1] — ہر سمت ہی عوعوے سگانِ دنیا

رباعی

گو علم میں ہو مرتبہ اعلیٰ تیرا — لیکن طلبِ علم میں رہ ای دانا
جو اعلمِ خلق تھے خدا نے اونکو — ارشاد کیا ہی رَبِّ زِدْنِی عِلْمًا[2]

رباعی

مکار و فسوں گر ہی عجوزہ دنیا — بوڑھا ہو کوئی یا ہو جوانِ رعنا
چکموں میں نہ تو اسکے کہیں آجانا — اک کھیل ہی بچوں کا وہ اس بڑھیے کا

ردیف بائی تازی

[1] الدنیا جیفۃ وطالبہا کلاب ۱۲ منہ عفی عنہ

[2] کما جاء فی القرآن المجید وقل رب زدنی علما ۱۲ منہ عفی عنہ

رباعی ۱۲

لینا نہ حساب مجھسے ربّ الارباب
دینا نہ عذاب بخشدینا وہاب
مَن نُوقِشَ فِی الحِسَاب کے دفتر میں
نکلے نہ میرا نام جو ہو روز حساب

رباعی ۱۳

آل و اصحاب سے ہی الفت واجب
جسطرح ہی نبیؐ کی محبت واجب
ایمان کی تجھکو ہی حفاظت واجب
ہر ایک سے ہی حُسنِ عقیدت واجب

رباعی ۱۴

ہیں اور شہیدوں میں جو شامل یارب
اس فوز عظیم پر ہوں واصل یارب
لیکن تری رحمت سے نہیں کچھ بھی بعید
تحتِ قدرت ہی یہ بھی اَفضل یارب

رباعی ۱۵

بیہوش تو رہتا تو ہوا ہی مستِ شراب
گھر بیچ کے ہوتا تو ہی تو خانہ خراب
اس بادہ پرستی کا مزا آئیگا
جسوقت کرینگے تجھے دوزخ میں کباب

ردیف بائے فارسی

رباعی ۱۶

یارانِ لباسی کے تعلق سے تو کانپ
چولی دامن کا ساتھ انسے کیسا
ہمینگے جو آگئے آئین منھ اپنا ڈھانپ
ممتاز ہیں آستین کے یہہ موذی سانپ

ردیف تای تازی

۱۷ رباعی

کس درجہ الٰہی مرے اعمال ہیں زشت
تو چاہے تو دوزخ سے بچاکر مجھکو
بیزار ہیں اہلِ حرم و اہلِ کنشت
اپنی رحمت سے بخشدی مفت بہشت

۱۸ رباعی

کیا کیا نملا ہمکو طفیلِ حضرت
محسود خلائق ہے ہماری دولت
سب سے بڑھکر خطاب خیرِ امت
قرآن میں ہے اتممت علیکم نعمت

۱۹ رباعی

ای خضر پیا آپ نے گو آبِ حیات
تلخی اجل سے تلخ ہوتا ہے حلق
چکھنا ہے مگر ذائقۂ زہرِ ممات
تنگی لحد کے بھی ہیں باقی ظلمات

ردیف تای ہندی

۲۰ رباعی

ای نفس مری پاس سے چل دور ہو ہٹ
میں دیکھ چکا خوب تماشا تیرا
کالی کی طرح تجھسے گیا ہی جی پھٹ
یعنی سمجھا کہ تو بڑا ہی نٹ کھٹ

۲۱
رباعی

معجون مرکب جو بنا ہی سچ جھوٹ
کرسکتے نہیں تفرقہ ارباب تمیز
ہر ایک کی دنیا میں دوا ہی سچ جھوٹ
مخلوط عجب طرح ہوا ہی سچ جھوٹ

۲۲
رباعی

دنیا کی طرح بدل گیا ہی سچ جھوٹ
سچے جھوٹے ہوئے ہیں جھوٹے سچے
گر غور سے دیکھو تو بنا ہی سچ جھوٹ
کچھ فرق نہیں رہا کہ کیا ہی سچ جھوٹ

ردیف ثای مثلثہ

۲۳
رباعی

تدبیر میں ہی مثل تقدیر عبث
ورنہ کسی عاقل کا نہ بگڑی کوئی کام
آگے تقدیر کے ہی تدبیر عبث
یہہ بات بہت صاف ہی تقریر عبث

۲۴
رباعی

ناداں ہی جو ناداں سے کری دانا بحث
جاہل جو نہوتا نہ کبھی کرتا بحث

توتو میں ہیں، اونکی کیوں پڑتا ہی — ممتاز تو تا داں نہو تجھکو کیا بحث

ردیف جیم تازی

رباعی ۲۵

دولت جو اوڑاتا ہی تو اے مسرف آج — کوڑی کوڑی کو کل پھریگا محتاج
رکھتے تھے جو زیب فرق شاہانہ تاج — توپی نہیں سر پہ ہوئے ایسے تاراج

ردیف جیم فارسی

رباعی ۲۶

کیا اسمیں کلام ہی کہ ہی دنیا ہیچ — اور اوسکے ہیں کاروبار سرتاپا ہیچ
لیکن مجھے ہیچ کہتی ہی دنیا بھی — ممتاز بتا کون ہی مجھ جیسا ہیچ

ردیف حای مہملہ

رباعی ۲۷

یارب ترے ابواب کرم ہوں مفتوح — فتح ہی تو تجھسے ہی امید فتوح
ہو کلمۂ طیب سے زباں شیریں کام — جسوقت جدا ہونے لگے جسم سے روح

ردیف خای معجمہ

۲۸

رباعی

تسبیح گلے میں لب پہ ہو حق الشیخ — کنٹھا ہا تھے پہ منھ پہ رونق الشیخ
کیا فائدہ دل نہیں جو غیروں سے پاک — ملتا نہیں یوں خدای مطلق الشیخ

ردیف دال مہملہ

۲۹

رباعی

ای شمس و قمر یافت ز تو نور وجود — از کتم عدم چسرخ بدیں روی کشود
دیہیم نبوت ز سرت پر انوار — وز پای تو مرفوع مقام محمود

۳۰

رباعی

عاصی ہوں میں ہیں میری معاصی بیحد — ذرات پہ یہ غم ہے مجھے ممتاز احمد
لیکن ہے منقش مرے دل میں کلمہ — کیا خوب مرے پاس ہے بخشش کی سند

۳۱

رباعی

اولاد نبی نازش دریای وجود — ہے گوہر شہوار صدف ہر موجود
کیوں تاج نبوت کا گراں اور نہو — جب اوسمیں ہوں ایسے در کان مقصود

۳۲

رباعی

اکدن کسی طامع سنے بالحاح مزید ۔ لقماں سے کہا ہی مجھے حمای شدید
دیں آپ کوئی دوائی نافع مجھکو ۔ بولے تجھے ہی شربت دینار مفید

رباعی ۳۴۳

ہی اہل جہنم کی تو مد میں حاسد ۔ ہی آگ تری جان و جسد میں حاسد
محسود بجھائے اوسکو کس پانی سے ۔ جلتا ہی تو آتش حسد میں حاسد

ردیف ذال معجمہ

رباعی ۳۴۴

انساں کی رگ و پے میں ہی شیطاں کا نفوذ ۔ اس زہر کا تریاق ہی باللہ اعوذ
تصدیق میں اس قول کی کسکو ہو کلام ۔ قرآن و حدیث سے ہی بالکل ماخوذ

ردیف رائے تازی

رباعی ۳۴۵

مخلوق سے خالق کی ہی قدرت ظاہر ۔ پیرایۂ خلقت میں ہی حکمت ظاہر
ہر چیز خدا کی ہی دلیل ہستی ۔ مصنوع سے صانع کی ہی صنعت ظاہر

رباعی ۳۴۶

نعمائے خدا کا کہیں ممکن ہو شمار
لیکن ہے تحدیث پہ عمل تجھکو ضرور
لا تحصوھا ہے صاف قول غفار
قاصر ہے جو احصا میں زبان اظہار

رباعی ۳۷

ہے نور محمدی وہ نور الانوار
ہوتا جو نہ وہ تو کچھ نہ ہوتا پیدا
ہے اول ما خلق کا جو شغل دار
ممتاز تو سمجھا بھی یہ سر الاسرار

رباعی ۳۸

مستان مے عشق نبی رہتے ہیں چور
ہشیاروں سے کچھ بہت کہیں اچھے ہیں
جب دیکھو انکھیں ہنتی ہیں آنکھیں مخمور
جنت میں اڑائینگے مے ناب طہور

رباعی ۳۹

ہیں چرخ ہدایت کے صحابہ اختر
اے سالک راہ دین احمد رکھ یاد
ہے عشق انکا سفر حضر میں رہبر
اصحابی کالنجوم قول سرور

رباعی ۴۰

ہمراز نبی رونق اسلام عمر
کو کان نبی کی جو عینک تو لگائے
باطن میں سوا ملک سے ظاہر میں بشر
رتبہ فاروق کا تجھے آئے نظر

رباعی ۴۱

ہے نوح کی کشتی مگر آلِ اطہار — بیٹھا جو کوئی اس میں ہوا بیڑا پار
ممتاز کیا جس نے تخلف اوس سے — گرداب نشین ہو کے ہوا وہ فی النار

۴۲ رباعی

ریحانِ رسولؐ نونہالِ حیدر — در باغِ بتول ہست حسن میوۂ تر
ہر کس کہ ہوا خواہ نباشد او را — از گلبنِ ایماں نخورد ہیچ ثمر

۴۳ رباعی

تقدیر کے آگے نہیں چلتی تدبیر — تدبیر پہ ہر طرح ہے غالب تقدیر
جب سعی میں تقصیر نکی ہو ممتاز — پھر فوتِ مقاصد سے عبث ہو دلگیر

۴۴ رباعی

ہر وقت تجھے رہتی ہے دنیا کی فکر — دم بھر بھی تو کرتا نہیں عقبیٰ کی فکر
کچھ فکر بھی کچھ فکر ہے تو غور تو کر — جب اپنی نہ کی فکر تو پس کیا کی فکر

۴۵ رباعی

حاسد کو کسی جا نہیں جلنے سے مفر — ہے نارِ حسد یہاں تو وہاں نارِ سقر
محمود کے تو بال کو بھی آنچ نہ آئی — اور جلکے ہوا کوئلا خود مثلِ شرر

۴۶ رباعی

م مثل اہل بیتی کمثل سفینۃ نوح من رکبہا نجا ومن تخلف عنہا غرق [?]

راسخ ہو جو دل میں اعتقادِ تقدیر
انساں کے جو سالم ہوں یہہ دونوں بازو
ہی میں صلاحِ دین و دنیا تدبیر
گویا ہی وہ طائرِ بجناحینِ لطیف

ردیف رای ہندی

۷۷
رباعی

اس دارِ پر آفات سے اک گوشہ پکڑ
او ریاد سمیں بنا کے عیش گاہیں منہم
جان اپنی بچا اوسکی بلاؤں میں نہ پڑ
نادان نہ بن تو اپنے ہاتھوں نہ بگڑ

۷۸
رباعی

ہاتھ آگے نہ دنیای فسوں کار کے جوڑ
زینت پہ نجا اسکی کہ اک فاحشہ ہی
مومن ہی تو کفر اس بت کافر کا نہ توڑ
اسکے پیچھے عروسِ عقبیٰ کو نہ چھوڑ

ردیف زای منقوطہ

۷۹
رباعی

منظور جو تھا حق کو ہمارا اعزاز
جسکی رہی ہر ایک نبی کو حسرت
بخشا شرفِ امتِ سلطانِ حجاز
دولت وہ عطا ہمکو ہوئی ای ممتاز

رباعی

دنیا میں تلافی کے ہی لائق ہر چیز　　لیکن جو نہیں ہی تو نہیں عمر عزیز
افسوس تجھے اوسکی ذرا قدر نہیں　　حیران ہوں میں کیا ہی یہی شان تمیز

۱۳

ردیف سین مہملہ

۲

۵۱

رباعی

چمکے جو ستارہ لے دولت کی عروس　　باطل ہی وہ گر نہ حکمت بطلیموس
خورشید بھی تو ہو تو گہن ہی میں رہے　　تیرا ہو اگر اختر طالع منحوس

۵۲

رباعی

بچتا ہی نہیں زخمی پیکان ہوس　　بھرتا ہی نہیں زخم نمایان ہوس
اس زخم پہ لیکن ہی قناعت مرہم　　بہتر نہیں اس سے کوئی درمان ہوس

۱۴

ردیف شین منقوطہ

۲

۵۳

رباعی

اے میرے کریم مجھ گنہگار کو بخش　　اے میرے رحیم مجھ سیہ کار کو بخش
غفار و غفور اور خطا بخش ہی تو　　عاصی و بد اطوار و خطا دار کو بخش

۵۴

رباعی

کیا حسن دو روزہ پہ ہیں نازاں مہوش
اک روز انہیں موت کا آنا ہی غش
کل یہ ہی کفن پوش تہِ قبر ہونگے
ہے زیب بدن آج قبائے زرکش

۱۸
ردیف صاد مہملہ
۲

۵۵
رباعی

اچھا نہ کبھی ہو جو ہو بیمارِ حرص
لقمان بھی جائے نہ آزارِ حرص
ہاں اوسکی دوا ہی تو ہے قانع ہونا
آزاد ہو یا مرکے گرفتارِ حرص

۵۶
رباعی

دو دن سے نکلتی نہیں کیوں جانِ حریص
کیا بنگئی ہے جان بھی ارمانِ حریص
معلوم یہ ہو گیا دم اٹکا اوسمیں
مدفون ہے جو مالِ فراوانِ حریص

۱۹
ردیف ضاد معجمہ
۱

۵۷
رباعی

جاری تجھے کرنا ہے تو کر چشمۂ فیض
دریا ہے لیے تشنہ جگر چشمۂ فیض
پانی کی طرح بند نہ کر مٹھی کو
دل کھول کے منعم تو ہو چشمۂ فیض

۲۰
ردیف طائے مہملہ
۱

۵۸

رباعی

انساں کے لئے یاری تقدیر ہی شرط
گو بستۂ فتراک ہنو صید مگر

ہاں عالم اسباب ہیں تدبیر ہی شرط
تا دک فگنی از پیے نخچیر ہی شرط

۲۱
ردیف ظائے معجمہ

۱

۵۹

رباعی

دوزخ کے عقوبات سے رہکر محفوظ
ماخوذ حقوق میں ہنوں روز جزا

جنت کے نعیم سے ہوں یارب محظوظ
رکھی ہنو گر مینے رعایت ملحوظ

۲۲
ردیف عین مہملہ

۲

۶۰

رباعی

جو نانِ جویں میں ہی مزا اے قانع
کیا تیری برابری کریگا منعم

محروم ہیں اوس سے اغنیا اے قانع
تجھسے ہی رضا ست خدا اے قانع

۶۱

رباعی

جسکا ہو گلو گیر گریبانِ طمع
چھوڑے نہ کبھی ہاتھ سے دامانِ طمع

کیا اور قناعت کو وہ جانے جسکو | محبوب ہے غواصیٔ عمانِ طمع

٦٣

ردیف غین معجمہ

١

٦٢

رباعی

تو اور کرے امرِ الٰہی میں دریغ | تو اور تجھے ہو نواہی میں دریغ
ھیہات کہ ہاتھ سرخروئی سے اٹھائے | اور ہو نہ ذرا بھی روسیاہی میں دریغ

٦٤

ردیف ف

٢

٦٣

رباعی

پاشاہ ہو تم تاجِ رسولانِ سلف | خاصانِ الٰہی کو ملا تم سے شرف
یوں آپ سے انبیا نے زینت پائی | جیسے دُرِ شہوار سے ہو زیبِ صدف

٦٤

رباعی

رکھتے ہیں ابوبکر کمال اوصاف | مداح پیمبر کا خدا ہے وصاف
تھے غار میں صدیق ہی غمخوار رسولؐ | قرآن میں ہیں یہ معنی لاتحزن صاف

٦٥

ردیف قاف

١

۶۵

رباعی

ہم ساقیِ کوثر کے ہیں مستانۂ عشق
رکھیں نہ کبھی ہاتھ سے پیمانۂ عشق
رندانِ خرابات پڑے ہونگے کہیں
عشرتکدہ اپنا تو ہے میخانۂ عشق

۲۶

ردیف کاف تازی

۱

۶۶

رباعی

اے صاحبِ لولاکَ سلامٌ علیک
در غمکدۂ ہندم قلبی لدیک
از حسرتِ دیدار بلب جاں رسید
یک جلوہ بفرمائی تو انظر الیک

۱۷

ردیف کاف فارسی

۲

۶۷

رباعی

دنیا ہے مسلماں کے لئے قیدِ فرنگ
تنگیِ معاش سے ہے تقدیرِ [illegible] تنگ
جب قید بھگت چکا رہائی پائی
پھر کچھ بھی نہیں عیشِ مخلد میں درنگ

۶۸

رباعی

اس جامۂ ہستی کا عجب خام ہی رنگ
زیبا ہے جو کہئے اسے اوڑھنے میں ننگ

اس رنگ پہ ارمانوں کی رنگا رنگی
معلوم ہوا جانئے دانش بھی ہے ننگ

ردیف لام

۲۸

۹

۶۹

رباعی

اک لحظہ نہو یاد خدا سے غافل
ذاکر ہو زباں تیری رہے دل شاغل
رہ ظاہر و باطن میں ادھر تو مشغول
سرمایۂ زندگی سے کر کچھ حاصل

رباعی

کرتا ہے جو انکار رسولِ مقبول
مردود یہاں ہے وہ وہاں ہے مخذول
ممتاز ہیں گو پانچ اصول اسلام
تصدیق نبوت ہے مگر اصل اصول

رباعی

اک یہ جو انساں کے لئے عشق رسول
ہوتا ہے اسی سے تعالی اللہ وصول
صد شکر کہ میں بھی ہوں شہید اکبر
ہوں تیغ محبت کا نبی کی مقتول

رباعی

گھر غولِ ریا کا ہو جو کاشانۂ دل
کیوں ہو نہ مہیب دشت ویرانۂ دل
حسن اخلاص کی جو آبادی ہو
دلکش حوروں کا ہو پری خانۂ دل

۴۳

رباعی

اعمال نکو کار ہیں پُر نور کنول
ہے گور اندھیری کوٹھری اے ممتاز
بن جائیں وہ اخلاص کی ضو سے مشعل
ہو ساتھ ترے روشنیِ حسنِ عمل

۴۴

رباعی

رکھ نقدِ سخن پاس نہ بیفائدہ بول
کچھ بات ہماری رہے آویزۂ گوش
گنجینۂ لب کو بے ضرورت تو نہ کھول
بولے تو ہر ایک بات ہو تیری انمول

۲۹

ردیف میم

۳

۴۵

رباعی

پیدا ہوئے جب خسروِ عرش مقام
سب اٹھ گئے مابین کے تھے جتنے حجاب
تابندۂ عالم ہوئے انوارِ تمام
مرئی ہوئیں کھل کے ہیں محلاتِ شام

۴۶

رباعی

سب چشمۂ مکرمت ہیں اصحابِ کرام
اقطاعِ زمیں خشک تھی سیراب ہوئے
رکھ لی ہے جنہوں نے آبروئے اسلام
جاری کئے بحر و بر میں شرعی احکام

۴۷

رباعی

اسلام سے اعراض کا بدہی انجام ‌ ‌ ہے منکرِ دیں حق کو رونے کا مقام
عقبیٰ میں وہ خاسر و بے نیلِ مرام ‌ ‌ ناطق ہو وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ

رباعی

ہوتی ہے ادھر صبح ادھر ہوتی ہی شام ‌ ‌ ہوجائیگی اک روز یونہیں عمر تمام
خورشید لب بام ہی تو اسے ممتاز ‌ ‌ ہو سر بہ زمیں سجدہ میں ای نیک انجام

ردیف نون

رباعی

ادراک سے قدرت ہے خدا کی بیروں ‌ ‌ مرفوع کیا چرخ کو بے رکن و ستوں
وابستہ ارادے ہی اوسکے ہر چیز ‌ ‌ الحق کہ اِذَا قَالَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْن

رباعی

احمد کے جگر گوشہ و دلبند حسین ‌ ‌ جانِ حیدر و بتول کے نور العین
روشن چودہ طبق ہوں وہ سرمہ ہے ‌ ‌ اللہ اللہ اونکی خاکِ نعلین

رباعی

بزم شہدا کو کہیئے بزم رنگیں ‌ ‌ جاوید بہار مثلِ فردوس بریں

اسکو بہو شوق باریابی اوسمیں ‏ ‏ ‏ ریحان رسول جب کہ ہوں صدر نشیں

رباعی ۸۲

فرماں بر عثمان غنی اہل جہاں ‏ ‏ ‏ الحق کہ الانسان عبید الاحسان

دارند نبی چہ الفت ذی النورین ‏ ‏ ‏ فرمود بوصفش کہ رفیقی عثمان

رباعی ۸۳

عاصی ہوں گنہگار ہوں بدکار ہوں میں ‏ ‏ ‏ تو مجھکو سزا دے تو سزاوار ہوں میں

لیکن مجھے ہے یاد ترا فرمانا ‏ ‏ ‏ تواب ہوں ستار ہوں غفار ہوں میں

رباعی ۸۴

انجام پہ انساں کو نظر خاک نہیں ‏ ‏ ‏ ہے شکل بشر عقل بشر خاک نہیں

درپیش تو کیا سفر دور و دراز ‏ ‏ ‏ ہمراہ مگر زاد سفر خاک نہیں

رباعی ۸۵

شیطاں تجھے کہتا ہے کہ انساں نہ بن ‏ ‏ ‏ کہنے میں نہ آ اوسکے تو شیطان نہ بن

ہو تابع حق مثل کلیم و ہارون ‏ ‏ ‏ انکار سے فرعون کہ ہامان نہ بن

رباعی ۸۶

کہتے ہیں جسے بشر بشر خاک نہیں	ملتا ہے اسی خاک میں ڈھ کر خاک نہیں
ہوتی ہے ہوا و حرص سے مٹی خراب	اس خاک کے پتلے کو خبر خاک نہیں

۸۷
رباعی

مفتون نہوں قبر میں یارب آہیں	مغضوب نہوں نہوں معذب آہیں
مصداق فرح ہو میری روح لطیف	کر دے مجھے بندہ مقرب آہیں

۲۷
ردیف واو
۴

۸۸
رباعی

عاصی ہے جو ممتاز تو غفار ہے تو	وہ پیر ہے جو عیبوں سے تو ستار ہے تو
غالب ہے غضب پر تری رحمت یارب	کچھ بھی نہیں اندیشہ جو قہار ہے تو

۸۹
رباعی

کرتے ہیں جو نیک و بد نکوہش مجھکو	اور کہتے ہیں ننگ آفرینش مجھکو
میں اوس سے بھی بدتر ہوں لیکن ممتاز	اللہ سے ہے امید بخشش مجھکو

۹۰
رباعی

جب زہر اجل سے منھ مرا کڑوا ہو	شربت سے شہادتین کے میٹھا ہو

دیجائے مزاحمات یارب مجھکو	جو سم ہے وہ تریاق حیات افزا ہو

۲۸
ردیف ہائے ہوز
۱۲

۹۱
رباعی

میں حمد خدا کروں یہ ہو میرا منھ	زیبا ہے بڑی بات کو کب چھوٹا مونھ
جب مخبر صادق کا ہو لا احصی قول	احصلے ثنائے حق ہو یہ پھر کسکا مونھ

۹۲
رباعی

خاصان الٰہی میں تو ہے شاہنشاہ	صادق ہوں میں اس قول کا قرآن ہے گواہ
اللہ کے نزدیک تو ہے وہ ذیجاہ	دی سبع مثانی تجھے سبحان اللہ

۹۳
رباعی

در ملک ولایت علی شاہنشاہ	زویافت رواج سکۂ دین اله
بین رتبۂ مرتضیٰ بچشم تحقیق	یادآر حدیث فعلی مولاہ

۹۴
رباعی

شرمندۂ عصیاں ہوں الٰہی توبہ	آگے ترے نالاں ہوں الٰہی توبہ
خجلت سے تری سامنے ہوتی نہیں آنکھ	نادم ہوں پشیماں ہوں الٰہی توبہ

۹۵

رباعی

کیسا وہ خوش اوقات ہے اللہ اللہ — پڑھتا جو کہ دن رات ہے اللہ اللہ

ذاکر اوسکا ہے حق تو پڑھ اذکرکم — کیا شانِ مناجات ہے اللہ اللہ

۹۶

رباعی

نیکی کا پس بدی ہے کیسا نسخہ — سمجھو نہ جسے اچھے سے اچھا نسخہ

بیماریِ سیئات جل دیتی ہے — انّ الحسنات ہے وہ چلتا نسخہ

۹۷

رباعی

یارب تو غفور میں سراپا ہوں گناہ — امید شفاعت تیری کریم کی ہے اللہ

دھبے مرے دھو دے آبِ رحمت آج — ہو جائے سفید پھر مرا روئے سیاہ

۹۸

رباعی

اسلام سے آراستہ کر حالِ تباہ — بن خضر کہاں مرا اے گمراہ

اک کلمۂ طیب سے خدا ملتا ہے — اسلام کی کیا بات ہے سبحان اللہ

۹۹

رباعی

دولت ملی اسلام کی اللہ اللہ — کیا حد ہے اس انعام کی اللہ اللہ

اللہ کا میں شکر کیا کرتا ہوں — ہے میری زباں کام کی اللہ اللہ

رباعی ۱۰۰

حق یہ ہی کہ حق گو ہے بڑا آئینہ — خود بیں کو بھی کہتا ہے صفا آئینہ
کیا بات صفائی کی صفا کہنے سے — ہر ایک کا محبوب ہوا آئینہ

رباعی ۱۰۱

مجھ زار سے کس طرح اٹھے بار گناہ — وہ کوہ بلند اور میں ہوں پر کاہ
پتھر کے تلے ہاتھ دبا ہے میرا — لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہ

رباعی ۱۰۲

شیطاں ہو کہ ہو نفس ہیں دونوں بدخواہ — چلتے ہیں وہی چال کہ میں ہوں گمراہ
یہ رہزنِ طاعت ہے وہ دزدِ ایماں — لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہ

ردیف یای تحتانی ۲۹

رباعی ۱۰۳

تو ہے ازلی علم ہے تیرا ازلی — علام غیوبی تو عدیم المثلی
کیا بات ترے علم کی ہے اللہ اللہ — اسرار خفی جملہ بذات تو جلی

۱۰۴

رباعی

ہے خاصۂ ذاتِ خدا کبریا و منی — یہہ عجب و تکبر تجھے ای نفس دنی
سب اوسکے محتاج ہے شان اوسکی صمد — درویش شہنشاہ ہیں اللہ غنی

۱۰۵

رباعی

دیں را کہ باغوش کرم پروردی — ہر گونہ حفاظتش ز اعدا کردی
حق داد ترا بخلد نہر کوثر — إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ سند آوردی

۱۰۶

رباعی

ای زیب دہ عرش فلک قدر توئی — در بزم رسولانِ سلف صدر توئی
بالائے سپہر عظمت و رفعت و جاہ — مجموع رسل کواکب و بدر توئی

۱۰۷

رباعی

بحر کرم و جود رسولِ عربی — مکی مدنی ہاشمی و مطلبی
جب ساقیِ کوثر نے لگا دی ہو سبیل — کیا تشنہ لبوں کو ہو غمِ تشنہ لبی

۱۰۸

رباعی

ہے وحی حدیث احمد مرسل کی — إِلَّا وَحْيٌ کی اوسمیں آیت آئی

کذاب ہے وہ جو کہے میں ہوں نبی — ارشادِ نبی ہے لَا نَبِیَّ بَعْدِی

۱۰۹

رباعی

سب سے شرم ترے ہاتھ الٰہی میری — دھو ڈال یہ ہاتھ سے سیاہی میری
کانوں پہ دھریں ہاتھ جو اہلِ محشر — یارب تو کرے پشت پناہی میری

۱۱۰

رباعی

ہر چند صفت ہے بے نیازی تیری — روشن ہے مگر ذرہ نوازی تیری
بگڑے ہوئے کام اے خدا دیکھ چکا — اب دیکھوں کہیں میں کارسازی تیری

۱۱۱

رباعی

گو حسنِ عمل میں نہیں کوشش میری — جو عقبیٰ میں کرے سفارش میری
لیکن ہے وسیع اس کی رحمت ممتاز — انشاء اللہ ہوگی بخشش میری

۱۱۲

رباعی

جب روح مرے بدن سے یارب نکلے — نکہت کی طرح چمن سے یارب نکلے
دنیا کے سخن سے نہ آلودہ زباں — کلمہ ہی لبِ دہن سے یارب نکلے

۱۱۳

رباعی

شیطان بد اندیش بنی آدم ہے
جتنا ہو حذر اوس سے بہت ہی کم ہے
کھاؤں نہ فریب اوس کے دم میں
جب تک کہ الٰہی مرے دم میں دم ہے

۱۱۴
رباعی

در فقر چرا مردہ دل و غمگینی
خوش باش حیات ابدی را بینی
پیغمبر گفت احینی مسکینا
ممتاز بزی شاد اگر مسکینی

۱۱۵
رباعی

بہبودی دنیا کی تو کوشش کیسی
اور کم ہے سعی دین میں دانش کیسی
ممتاز تری عقل کو اور تجھکو سلام
بخشش کے نہوں کام تو بخشش کیسی

۱۱۶
رباعی

عادت ڈالی جو تو نے آسایش کی
ہر لحظہ ہی نفس کی فرمایش کی
ممتاز تکالیف میں اب تو ہے کہ ہم
سمجھا دشمن جو ہنے نہایش کی

۱۱۷
رباعی

حق بات کے کہنے میں زبان تیز رہے
جوہر ہے زبان کا کہ بیان تیز رہے
ممتاز خفتان پہ جو نہ کٹے جائے
شمشیر صفاہان بھی کہاں تیز رہے

۱۱۸
رباعی

قرآں کو وہ انعام خدا کا کہئے — درماں جسے درد لادوا کا کہئے
ای شیخ بجہ قانون و شفا کہنے کو ہیں — قرآں ہی کو قانون شفا کا کہیے

۱۱۹
رباعی

قانع ہو قناعت ہی میں ہے خوشحالی — ہے دست درازی طمع پامالی
ممکن نہیں دامانِ طمع کا بھرنا — گنجِ قارون سے بھی رہیگا خالی

۱۲۰
رباعی

پیتا تو ہے تو شراب ہنگی ہستی — کھوتا تو ہے میخانوں میں نقدِ ہستی
لیکن یہ تیرا نشہ اوتر جائیگا — وقتِ سکرات تک ہے ساری مستی

۱۲۱
رباعی

کیا شان حسینوں کی ہے زیبائش کی — پروا نہیں آرائش و پیرائش کی
ہے حسن خداداد تکلف سے بری — طاؤس کو حاجت نہیں آرائش کی

۱۲۲
رباعی

کچھ مجھکو ضرر نہیں مذمت میری — اسمیں تو ہے منفعت کی صورت میری
ملتی ہے مجھے مفت متاعِ حسنات — کرنے بھی دو بدگویوں کو غیبت میری

قطعهٔ تاریخ ترتیب و طبع دیوان از مصنف عفا اللہ عنہ

سخن در نعت رنگین تر زباغ است — چہ باشد رو بروئے او گلِ تر
شمیمش عطر بیزِ باغِ ایجاد — مشامِ قدسیاں سازد معطر
چو آید نکہتِ آں در دماغے — رود از سر ہوائے مشک عنبر
ہر آنکس تشنہ کامِ آں زلال است — بود سرخوش ز جامِ آبِ کوثر
ز دستِ ساقیِ کوثر بنوشد — رحیقِ سلسبیل اللہ اکبر
بدامانِ نبیؐ آرام گیرد — نہ بیند گرمیِ خورشیدِ محشر
اگر بیتے بمدحش گفتہ باشد — بماند رشتہ ساں در قصرِ گوہر
بحمد اللہ کہ من از بختِ فیروز — سرِ لولاک را گشتم ثنا گر
چراغِ فکر شبہا کردہ روشن — دلِ تاریک را کردم منوّر
بفضلِ حق مدوّن گشت دیواں — پریشاں بود آمد جمع دفتر
لباسِ طبع را در بر کشیدہ — بہ تن از حسنِ خط آراست زیور
الٰہی کارِ تو بندہ نوازی است — کلامم باد مقبول و موقر
بماند زندہ جاوید نامم — بود از زندگانی موت خوشتر
نوشتم سالِ ترتیبش توشیح — ز سالِ طبع شد قندِ مکرر

چہ رنگیں مصرعِ تاریخ گفتم
بہارِ بیخزاں و وصفِ پیمبر

۸ ۰ ۱۳ ھ

۱۰۸۱
۲۲۷
۱۳۰۸ھ

متفرق نظم

قطعہ تاریخ عطائے خطاب جی۔ سی۔ آئی۔ ای بحضور فیض معمور نواب محمد بہادر خاں بہادر عالیجاہ والی ریاست عالیہ مصطفی آباد عرف جوناگڈھ دام اقبالہم

فلک جناب کواکب حشم بہادر خاں — کہ یک جہاں بدر عالیش عبید آمد
خطاب یافت ز لطف شگرف قیصر ہند — بجشن عید طرب آفریں نوید آمد
زہے نوید کزو خرمی دوبالا شد — زہے نشاط کہ مقصود را کلید آمد
خجستہ باد بفرمانروائے جوناگڈھ — چنیں خطاب کہ در ساعت سعید آمد
مدام شاد بماند وزیر آصف جاہ — چنانکہ نقش مراد دلی پدید آمد
ہزار شکر بدرگاہ ایزد متعال — کہ در لباس حشم زینت جدید آمد

نوشت خامۂ ہمتا ز سال تاریخش
خطاب از شہ والا بروز عید آمد
۵ ۰ ۱۳ ھ

قطعہ دعائیہ متضمن بہ تہنیت تمغائے قیصری کہ بسرکار بلند اقتدار عطا شد

تمغائے قیصری ہو مبارک حضور کو — زیبندہ گلو ہے تا دور مشتری
چرخ وقار و عظمت و اقبال و جاہ پر — تاباں رہے ستارۂ الطاف قیصری
ہوں مستنیر اختر طالع سے روز و شب — مریخ و ماہ و زہرہ و خورشید خاوری

ایوانِ شان و طارمِ رفعت کے واسطے
نہ پایہ نردبان ہو یہ چرخِ چنبری

نور و ضیا کے سمع کو اک ہوں خوشہ چیں
شمسہ ششِ جہت میں رہے روشن اختری

نیچا ہو آنکھ سے سپہرِ اعظم کی چرخ پر
فرشِ زمین پہ وہ ہو تری ذرہ پروری

مرآتِ صاف حشمت و عز و جلال میں
پیشِ نظر رہے رخِ شانِ سکندری

سیراب تشنہ لب ہوں تو پھر ہوں نہ تشنہ کام
دریا دلی میں ہو صفتِ آبِ کوثری

انصاف و رعب معدلت و شان و دبدبہ
عہدِ سعید میں رہیں سرہنگ و عسکری

سرسبز آبِ رحمتِ حق سے ہو باغِ عمر
پربار و پر شگوفہ رہے نخلِ سروری

ممتاز کیمیا جو نگاہِ حضور ہو
پھر مجھکو کیا ہے ہوسِ کیمیا گری

قطعہ دعائیہ در شانِ بندگانِ عالی

محفلِ عیش میں نواب بہادر خاں کی
دولت و حشمت و اقبال و جلالت ہوں جلیس

خود بدولت کو سکندر کہیں شاہانِ جہاں
اور وزیر اعظم سو رتبہ کو ارسطاطالیس

رباعی در عطائے تمغا گفتہ

کیا صاحبِ اقبال ہوا ہے سرورِ ہند
تم پہ ہے کرم کی نظرِ قیصرِ ہند

تمغائے منور سے ہے روشن کا شمس
قیصر ہے جو خورشید تو تم اخترِ ہند

دیگر

تمغا آیا کہ روزِ نوروز آیا
پیغامِ نشاط و شادمانی لایا

بھیجا قیصر نے لئے لارڈ ہیرس — کس شان کا سرکار نے تمغا پایا

مسدس دعائیہ در شان حضور فیض گنجور نواب محمد بہادر خان عالیجاہ بخطابہ والی ریاست مصطفیٰ آباد عرف جوناگڈھ دام ملکہم

جب تک کہ آفتاب فلک بارگاہ ہو — جب تک کہ ماہتاب کواکب سپاہ ہو
جب تک ضیائے مہر سے پر نور ماہ ہو — جب تک قمر وزیر ہو خورشید شاہ ہو
روشن ستارہ حشمت حضور کا
پروانہ شمع بزم کا پتلا ہو نور کا

جب تک کہ سیر باغ سے دل باغ باغ ہو — جب تک کہ بوئے گل سے معطر دماغ ہو
جب تک گل شگفتہ چمن کا چراغ ہو — جب تک ظہور لالہ سر کوہ و راغ ہو
گلزار عز و جاہ ترا بے خزاں رہے
تو میوہ چیں ہو فضل خدا باغباں رہے

جب تک گہر صدف میں گہر میں ہو آب و تاب — جب تک ہو موج بحر میں دریا میں ہو حباب
جب تک کہ خشک و تر پہ برستا رہے سحاب — جب تک کہ قطرہ بحر پہ والے ہو کامیاب
دریا رواں رہے تری فیض عمیم کا
رو کش ہر ایک قطرہ ہو در یتیم کا

جب تک عروس ملک کا زیور ہو معدلت — جب تک ہو حسن نظم سے آباد مملکت
جب تک کہ سر پہ شاہوں کے ہو تاج مکرمت — جب تک کریں جلوس سر تخت ابہت
ہم طالع سکندر و سنجر حضور ہوں

اقبال بہجِ نیرِ اکبر حضور ہوں

تہنیت غسلِ صحت سرکارِ فیضدار والی جوناگڈھ

ملکِ سورٹھ نامِ نامی سے ہے جسکے نامور — ہیں وہ نواب بہادر خان گردوں اقتدار
کچھ دنوں سے طبعِ عالی ہوگئی تھی نادرست — تھے پریشاں خیر اندیش اور ریاست بیقرار
تھے اطبائی فلاطوں عقل مصروفِ علاج — اور سرگرمِ دعا تھے جان و دل سے جاں نثار
بس دعا اور دوا اکسیرِ اعظم ہوگئی — ہوگئے آرام سے آقائی نعمت ہمکنار
غسلِ صحت سے بڑھی آبِ بقا کی آبرو — دل نکھر آئے خوشی سے دھل گئے کلفت کا غبار
آج اوسکے جشن کی ہے شہر جوناگڈھ میں دھوم — ہر گلی کوچے میں ہے کیفیتِ باغ و بہار
جسطرف دیکھو نظر آتے ہیں سامانِ طرب — محوِ حیرت مثلِ آئینہ ہے چشمِ روزگار
عید گھر گھر ہو رہی ہے شاد ہیں پیر و جواں — ہیں در و دیوار سے آثارِ شادی آشکار
شادیانے خرمی کے وہ بلند آوازہ ہیں — کیا عجب دے اونگلیاں کانوں میں اپنی روزگار
کیا دکھایا دن خوشی کا غیرتِ نوروز و عید — کس زباں سے کیجئے شکرِ حضرتِ پروردگار
کس تزک کے ساتھ نکلی ہے سواریِ حضور — جسکے آگے ہوگیا رنگِ چمن بے اعتبار
دیکھکر دیدارِ نوابِ بلند اقبال کو — ہوگئی روشن ہوا خواہوں کی چشمِ انتظار
کیسی آئی باغِ عالم میں نسیمِ انبساط — ہوگئے دل جس سے خنداں تنگ تھے جو غنچہ وار
بارک اللہ بارک اللہ کسقدر ہیں شادماں — فخرِ ہندوستاں بہاء الدین آصف اقتدار
حکمِ ناطق محتشم کا وہ کلیدِ لطف ہے — وا ہو جس سے قفلِ مقصودِ دلِ امیدوار

صدق دل سے کرو دعا تم تا بہ تہنیت
ہے دعا میں بھی ثنا کی طرح لازم خصار

بختِ اسکندر سے عمرِ خضر سے ہوں بہرہ ور
والیٔ سورٹھ بہادر خاں ذی جاہ و وقار

دولت و جاہ و جلال و ابہت سے تا ابد
مسندِ عیش و نشاط و خرمی ہو زرنگار

تاریخ بنائے چاہ کہ بحکم عالی جناب شیخ محمد بہاء الدین خاں بہادر وزیر اعظم جوناگڈہ تعمیر شد

کرد چاہ بنا بہاء الدین
باد در بحر جود او امواج

سالِ تعمیر آں ز خامہ چکید
چشمۂ فیض بے بہا امواج

۸ ۔ ۱۳ھ

تاریخ تعمیر چاہ کہ جامع الحسنات والبرکات مکرمی جناب حاجی محمد علی خاں صاحب بنگش متوطن فرخ آباد بنا نہادند

بنا کردہ چاہ ہے محمد علیخاں
ہو و خیر جاری بدر و یش تا ہے

پے سال تعمیر من تر زبانم
نئے ہے بے بہا چشمۂ فیض چاہ ہے

۹۹ ۱۲ھ

دیگر

محمد علیخاں نے چاہ لطیف
کیا جب بنا چو سر راہ ہے

ہوا کلکِ ممتاز یوں تر زباں
زہے چشمۂ فیض یہ جاہ ہے
۱۲ھ ۹۹

تاریخ ولادت پسر بلند اختر بخانۂ محبّی اعظم میاں صاحب از امرائے جوناگڈھ

یافت چوں اعظم میاں نو رِ نظر
رشکِ ماہ کامل و شمس الضحیٰ

گشت نورانی ز کلکم سالِ او
آفتابِ مشرقِ عزّ و علا
۱۳ھ ۰ ۸

تاریخ تصنیف و طبع فسانۂ آزاد در صلاح عادات و اطوار اہل ہند

چو پنڈت رتن ناتھ فسانۂ
سراز تعقید و اغلاق گفت

سنِ طبع و تصنیف آں ہاتفے
بہ ممتاز تہذیب الاخلاق گفت
۱۸ ۸۰ء

تاریخ واقعہ جانکاہ برادر زادہ مصنف غفر اللہ لہ

دے گیا داغِ الم ہو کر شہید
نوجواں الطاف احمد روزہ دار

نقشِ سنگِ قبر یہ تاریخ ہو
کشتۂ جورِ جفا کا ہے مزار
۱۳ھ ۰ ۸

خمسہ مصنف بر غزل خود

لازم ہے اہلِ شرک کو تنزیہ ذات کی
حالت دگر نہ یاد کریں سومنات کی

یاد انکو ہم دلاتے ہیں اپک اور بات کی
چمکی جو تیغ حکم شہِ کائنات کی
گردن جدا ہوئی وہیں لات و منات کی

مشہور نام خضر کا آبِ بقا سے ہے
شہرت مسیح کی سخنِ جانفزا سے ہے
اعزاز و افتخار اُمم انبیا سے ہے
بزمِ رسل کی زیب حبیبِ خدا سے ہے
دولہا کے دم کے ساتھ ہے زینت برات کی

روشنگر وجود ہے تنویرِ احمدی
ہر سمت جلوہ گر ہوئے انوارِ سرمدی
ہے نقش بچہ رقم سرِ لوحِ زبرجدی
مبدا ہے کائنات کا نورِ محمدی
ساری یہ روشنی ہے محمدؐ کی ذات کی

چمکا ستارہ حق کا ہوا افضل و الجلال
تحت الشعاع کوکبِ باطل کو ہے وبال
خفاش کفر اوڑ سکے کیا تاب کیا مجال
نورِ ہدیٰ سے چھپ گئی تاریکیِ ضلال
ہیں آپ آفتاب ہوئی صبح رات کی

میدانِ کربلا میں جو سید اگذر ہوا
کچھ اور ہی الم میں پھنسی جانِ مبتلا
اشکوں کے تار بندھ گئے آنسو نہ پی سکا
یاد آئی پیاس سبطِ نبیؐ کی میں رو پڑا
چشمِ پُر آب دیکھکے نہرِ فرات کی

حضرت سے لوگ طالبِ اعجاز جب ہوئے
چرخِ کہن پہ کردئے دو ٹکڑے ماہ کے
مانندِ ناقہ کتنے شجر بھی بلا دئے
دیکھے وہ معجزات کہ اہلِ عناد نے
تصدیق کی رسول علیہ الصلوٰۃ کی

شکر شکن جو سرورِ عالی مقام ہو
شیریں مذاق سنکے دلِ تلخکام ہو
قندِ لطیف وحی کا جس میں قوام ہو
اور میں شکریں کلام میں کسکو کلام ہو

جو بات آپ کی ہے ڈلی ہے نبات کی

آیا کوئی عدو جو حضورِ شہِ انام — تقصیر کی معاف خطا کا لیا نہ نام
اسطرح پیش آئے بتعظیم و احترام — خلقِ عظیم دیکھکے وہ ہوگیا غلام
دشمن سے بھی رسولِ خدا نے جو بات کی

عاشق بھی اغنیا کی طرح محترم ہوئے — داغوں سے دل کے مالکِ دائم درم ہوئے
اے منعمو تم سے کسطرح کم ہوئے — اہلِ نصابِ دولتِ دیں سے جو ہم ہوئے
واجب خدا نے عشقِ نبیؐ کی زکوٰۃ کی

آب آب اگر نہ شربتِ دیدار سے ہوا — کیوں آبِ خضر پردۂ ظلمات میں چھپا
جو امرِ حق ہے ہمنے سکندر سے کہدیا — شربت پیا نہیں ہے جو دیدار شاہ کا
تعریف خضر کرتے ہیں آبِ حیات کی

آیا پئے جہاد جو محمود غزنوی — ترکی تمام ہوگئی افواج کفر کی
کب ملکِ ہند میں کہیں جائے پناہ تھی — اسلام کی وہ تیغ ہی پہنچا گئے وہاں بھی
بگڑی ہوئے تھے بت جو زباں سومنات کی

یہ لطفِ خاص ہے کہ سب کو جتائیے — خوش کیجیے وہ ستون عدو کو جلائیے
ہر دم سپاس زبان پر یہ لائیے — کیا شفقت حضور ہے قربان جائیے
کی پہلے اتقیا سے شفاعت عصاۃ کی

بحرِ حیات خاک ہے موجِ سراب ہے — طوفانِ اضطراب سے دل آب آب ہے
یہ جو ہے نقشِ ہستیِ فانی بر آب ہے — ہے ایک دم کو اور نہیں اک حباب ہے
کیا کائنات زندگیِ بے ثبات کی

دنیا ہے قید خانہ یہاں ہم حزیں تو ہیں — لیکن حضور ضامنِ خلدِ بریں تو ہیں
ناری وہاں جلینگے جو خوش بر یہیں تو ہیں — شکرِ خدا وہ فرقۂ ناجی ہمیں تو ہیں

وارد ہے جسکے حق میں بشارت نجات کی

سید ہم ہوئے وہ طالب مطلوب ایکجا — احوالِ حسن و عشق کا آئینہ ہو گیا
کہرو ہیوں میں آکے سجدہ جبرئیل نے کہا — اسطرح وصلِ عاشق و معشوق بیج ہوا

پردے کی آڑ تھی نہ تھی ٹٹی قنات کی

آیا ہوں تنگ تنگ ہوا عرصۂ جہاں — ابتو مری مدد ہو نہیں طاقت و تواں
خاطر تری ہے کسقدر اے شاہِ مرسلاں — جسپر تو مہرباں ہو خدا بھی ہو مہرباں

دیکھی عجیب شان ترے التفات کی

جب ہو گیا ہو تیرِ غمِ شاہ دل کے پار — کیوں صید تیر خوردہ نہو تن میں جان ار
بچتے نہیں علاج سے ایسے جگر فگار — مہمان کوئی دم کے ہیں مشتاقِ جاں نثار

برچھی لگی ہے دل پہ نبیؐ کی وفات کی

عبرت سے چشمِ غور سے افعال کو تو دیکھ — کرتا نہیں ہے توبہ سن و سال کو تو دیکھ
کیا روسیاہیاں ہیں ذرا حال کو تو دیکھ — ممتاز اپنے نامۂ اعمال کو تو دیکھ

جیسے کہ گر پڑی ہو سیاہی دوات کی

تضمین قصیدۂ شہیدی در نعت سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم بطور مخمس

نیا انداز ہاتھ آیا مجھے تحریرِ مقصد کا — کہ صفحہ صفحہ رو کش ہو گیا لوحِ زبرجد کا

ثنا خواں ہوں میں اپنی طبع معنی رس کی آمد کا | رقم پیدا کیا کیا طرفہ بسم اللہ کی مد کا

ظہور حق کی حجت ہے جہاں میں نور احمد کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شرف عرفان ذات حق کا صدقہ ہے محمد کا | نہ کھلتا حال ہو ورنہ ہر گز سر سرمد کا

ہوا یوں جلوہ گر جا وہ چشم اوس نور ایزد کا | طلوع روشنی جیسے نشاں ہو شہ کی آمد کا

ظہور حق کی حجت ہے جہاں میں نور احمد کا

تعال اللہ نبی امی کہ عالم جزو کل کا تھا | لدنی علم کے انوار سے ہادی سبل کا تھا

خدا استاد سب علموں میں اوس ختم رسل کا تھا | دبستان ازل میں وہ معلم عقل کل کا تھا

نہ تھا نام و نشاں جس روز [illegible] کا

ملائک ہم سجود ہیں بارگاہ عز و تمکیں میں | فلک ہے شہ نشیں کا شانۂ فردوس تزئیں میں

دو عالم ایک گل اوسکے بہارستان قالیں میں | چمن پیرا ہے کن فراش جسکے بزم رنگیں میں

بہار آفرینش ایک بوٹا اوسکی مسند کا

بجھا آتشکدہ ایران کا ہر گبر گھبرایا | جو نور مصطفیٰ ملک عرب میں حق نے چمکایا

دل عالم پر اوسکا رعب شاہی اسقدر چھایا | عجم میں زلزلہ نوشیرواں کے قصر میں آیا

عرب میں شور اوٹھا جسوقت اوسکی آمد آمد کا

خزانے فیض کے معمور ہیں جو چاہو لو اوس سے | ملیگی دولت کونین مسند عا کرو اوس سے

ملا سکو نہیں اعزاز سے صاحب لو اوس سے | شرف حاصل ہوا آدم اور ابراہیم کو اوس سے

نہ تنہا فخر عالم فخر تھا اپنے اب و جد کا

گروہ قدسیاں ہی آل اطہر پہ قرباں تھا | خداوند دو عالم بھی ثنا گا اوسکے خوباں پہ تھا

نہ کیوں روح القدس نعت زاں ہوا اوسکو فخر شایاں تھا | شنیدہ وزنا اوسکے صاحبزادوں کا گہوارہ جنباں تھا

عجب ڈھب پا وتھا روح الامیں کو بھی خوشامد کا

ملے تھے معجزے کیا کیا شہ طٰہٰ و یٰسیں کو ‎ ‎ کہ جنکو دیکھکر عین الیقیں ہو چشم حق بیں کو

عجب انداز محبوبی ملا تھا خسرو دیں کو ‎ ‎ وہ اس عالم میں رونق بخش تھا حوروں کی تسکیں کو

گیا جنت میں طوبیٰ بنکے سایہ اوس سہی قد کا

ہوا شہرہ جہاں میں جب انشق القمر آیا ‎ ‎ خدا سے جا ملا اور لامکاں کی سیر کر آیا

اولوالعزمی میں غالب ہے وہ خیر البشر آیا ‎ ‎ شب معراج چڑھ کر عرش پر دم میں اوتر آیا

بیاں اوس قلزم معنی سے ہو کیا جزر او ر مد کا

گل تر منفعل لب لب شاداب سے جسکے ‎ ‎ خجل خورشید تاباں وہ عالمتاب سے جسکے

گلستان جناں مفتوح فتح الباب سے جسکے ‎ ‎ رواں تسنیم و کوثر اک قطرہ آب سے جسکے

کروں کیا وصف اوس دُر یتیم بحر سرمد کا

کسی مشکل میں کیا ممکن کہ ہوتا ہو قلق انکو ‎ ‎ بتاتا ہے ہر ایک مشکل کا حل رب الفلق انکو

بہت آسان ہے دشواری نظم و نسق انکو ‎ ‎ کشاد عقدۂ باطن میں کافی نام حق انکو

کھلا کرتا ہے بے کنجی ہمیشہ قفل ابجد کا

چھپا پردے میں لیکن وہ جی جاں میں نہ فرق آیا ‎ ‎ تہ ابر سیہ مہر درخشاں میں نہ فرق آیا

نہاں ہو کر صدف میں دُر تاباں میں نہ فرق آیا ‎ ‎ وفات ظاہری سے جوہر جاں میں نہ فرق آیا

وہ جسم پاک گو جسد تھا روح مجرد کا

جو کاشف ہیں کلام اللہ کے اسرار پنہاں کے ‎ ‎ دلایل کہتے ہیں محکم حیات شاہ شاہاں کے

تھا صرف جسم اطہر کے ہیں گویا پارے قراں کے ‎ ‎ نہ کم قدر اوسکی شیرازہ بکھر جانے سے ارکاں کے

نہ افزوں رتبۂ قرآن مجز اسے مجلد کا

گزر مشکل سے روضے تک ملائک کا جو ہوتا ہے — کسی گستاخ ملعون کی رسائی اوس جگہ کیا ہے
تلاش راہ میں ٹکرائے سر طرفہ تماشا ہے — گرا فعی بنکے جا نکلے اودھر ابلیس اندھا ہے

ملا ہے قصر اخضر روح کو اوسکے زمرد کا

خدادانی خدا بینی میں ہے ذات نبی کامل — کہ خود شرِ خدا نے نام رکھا او مزمل
ازل سے آجتک کسکو ہوا ہے یہ شرف حاصل — اودھر اللہ سے واصل ادھر مخلوق میں شامل

خواص اوس برزخ کبری میں ہے حرف مشدد کا

سنو تو احمد نے کہا یوں جلوۂ حق کو — کہ جیسے مہر چمکاتا ہے تحت و فوق و دق کو
سمجھ لیں اہل وحدت خوب اس رمز محقق کو — گزر وحدت سے کثرت میں نہ تھا ذات مطلق کو

نہ بنتا صفر گر نقش احد پہ میم احمد کا

وسیلہ وہ ہے جس سے بول بالا آخرت کا ہو — وہ عاقل ہے جسے اندیشہ حسن عاقبت کا ہو
فقیر بے بضاعت ہو کہ مالک سلطنت کا ہو — بھروسا پھر کسی کو اک حصار عافیت کا ہو

تجھے نام مبارک کا ہے ذو القرنین کو سد کا

تری نقش سم توسن کے پرتو سے قمر تاباں — تری خاک قدم کا ذرہ ذرہ مہر رخشاں
تری نعلین پا کو چوم کر عرش بریں نازاں — تری پابوس سے ہفتم فلک پہ منزل کیواں

تری سجدہ سے ہشتم آسماں پہ فرق فرقد کا

کلام پاک سے اپنی شفا دی دردمندوں کو — ملقب بھی کیا خیر الامم سے حق پسندوں کو
کمی کیا ہے تری صدقے میں تیری سربلندوں کو — خدا سے مانگے کیا کیا نعمتیں دیتا ہے بندوں کو

ترا دست دعا ضامن ہے جب کل کے مقصد کا

تری جانباز ہونگے حق کے مہماں بزم جنت میں — عطا ہو نعمت جنت سے شاداں بزم جنت میں

مثال آئینہ سب ڈھنگے پھیراں بزم جنت میں | سٹیں گے جسکا ہر جی عشرت کے سامان بزم جنت میں

کھلیگا حال امت کو ترے انعام حمید کا

میسر جسکو ہو جائے تری در کی جبیں سائی | نہ ہو وہ ہفت کشور کی بھی شاہی کا تمنائی

یہ سر کیوں چھوڑ ڈالے جوش غم میں ہو کے سودائی | رہا کعبے میں تیرے روضے کے در پہ نہ جا پائی

اسی مدوح سے ہے رنگ تیرہ سنگ اسود کا

کسی کا منھ نہیں برگشتہ تجھسے یکسر مو ہو | ترا قابو ہے سب پر تجھ پہ کسکا زور و قابو ہو

خلاف رائے صائب کچھکر ناخوش اگر تو ہو | نشانہ قادر انداز قدر کا دست و بازو ہو

تری خواہش کرے تیر قضا گر حکم ہو رد کا

خوشی بے انتہا ہو گی گنہگاران امت کو | جو اپنی سمت دیکھیں گے نگاہ لطف حضرت کو

تعالی اللہ کیا جوش آئیگا دریائے رحمت کو | لب گوہر فشاں وا ہونگے جب عرض شفاعت کو

تماشا گاہ محشر میں تکینگے نیک منھ بد کا

ابوجہل لعین کا کچھ نہیں حصہ ہدایت میں | لگی ہے مہر دل پر غرق ہے بحر ضلالت میں

نہیں ہے روز ازل سے دولت ایمان جو قسمت میں | عدو کو حشر تک انکار ہو تیری رسالت میں

محل باقی رہے اللہ کے قول مؤکد کا

تو ختم المرسلیں ہے شاہد اسکا حق ہے اور قرآں | وہ کافر ہے جو ڈھونڈھے اس سے بڑھکر حجت و برہاں

یہی کہتا رہوں گا اے شہ ذیشاں بصد ایقاں | ہوا تجھسا نہ ہو سکتا ہے میرا ہے یہی ایماں

نہ مانوں مسئلہ ہرگز کسی زندیق مرتد کا

رسا ہو عرش تک میرے سخن کی شور انگیزی | میری معجز بیانی پہ فدا ہے سحر آمیزی

تجھے سیف اللساں کہتے ہیں شیرازی تبریزی | تیری تعریف سے میری زباں میں آئی ہے تیزی

صفاہاں تک سخر ہوگا اس تیغ ہند کا

مرے اشعار رنگیں ہیں خزانے لعل پارو کے — کہ ہیں یک نظر جنکے جمالک شہر یاروں کے
مٹینگے نام نامی کیسے کیسے تاجداروں کے — پھٹینگے مثل تقویم کہن دیوان ہزاروں کے

ہوا عالم میں شہرہ میری اشعار مجدد کا

ہوا ہر گز نہیں جو بنائے فانی کا کبھی طالب — بجا احسنت کہتے ہیں مجھے ابن ابی طالب
ہوا ہوں نعمت عظمی کا تجھسے یا نبی طالب — ہوئی ہے ہمت عالی مری معراج کی طالب

میسر ہو طواف ایکاش مجھکو تیرے مرقد کا

نظر آتی ہیں فرقت میں سراسر لالہ گوں آنکھیں — بہایا کرتی ہیں اشکوں کے بدلے جوئے خوں آنکھیں
اشارہ کر رہی ہیں کیسی کیسی پر فسوں آنکھیں — کبھی نزدیک جا کر آستانے پر ملوں آنکھیں

کبھی گردوں پر بیٹھوں میں کروں نظارہ گنبد کا

عجب ہے دور ہجر میں مجھ پہ ہیں کیا کیا ستم گزرے — مگر جیتا ہوں اب تک سیکڑوں رنج و الم گزرے
کہیں طیبہ میں اب عمر فانی بیش و کم گزرے — فراغ دل سے گر دوران زندگی کا کوئی دم گزرے

حسد ہو خضر و عیسیٰ کو مرے عیش مخلد کا

لگے مٹی ٹھکانے طیبہ میں مدفن بنے میرا — کہ ہے اس جسم فانی کو ہوائے جنت الماوا
تمنائے دلی میری یہی ہے اے میرے مولا — مدینے کی زمیں کے گر نہ لائق ہو مرا لاشا

کسی صحرا میں دانے طعمہ ہوں نہیں دام و دد کا

ہوائے روضۂ عالی میں طوبی پر کبھی کیا بیٹھے — یہ مرغ روح اپنا وہ نہیں جو جا بجا بیٹھے
سرہانے مرے جب قابض الارواح آن بیٹھے — تمنا ہے درختوں پر ترے روضہ کے جا بیٹھے

قفس جس وقت ٹوٹے طائر روح مقید کا

نہیں آگاہ ظاہر بیں مرے حسن ارادت سے | ازل سے ہی تعشق مجھکو نام پاک حضرت سے
لقب میرا نہو ممتاز کیونکر فرط الفت سے | خدا مونھہ چوم لیتا ہی شہیدی کس محبت سے

زباں پہ میری جسدم نام آتا ہے محمدؐ کا
صلی اللہ علیہ وسلم

مخمس در محامد سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم بر غزل قدسی رح

پیشتر تجھسے ہوئے جتنے رسول او رنبی | اون کواکب ہیں ہے تو بدر با اُفقِ اَبی
روشنی اونکی تری نور کے پرتو سے ہوئی | مرحبا سید مکی مدنی العربی

دل وجاں باد فدایت کہ عجب خوش لقبی

عہد والا حسبی ایمہ عالی نسبی | شمع رخ پر ترے پروانہ ہی ہر ایک نبی
تو ہے یکتا تری توصیف کرے کیا یہ غبی | مرحبا سید مکی مدنی العربی

دل وجاں باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

عورتیں مصر کی کرنے لگیں ہاتھوں کو قلم | حسن کا حضرت یوسف کے سنا جب عالم
تجھپہ غش یوسف و یعقوب و خلیل و آدم | من بیدل بجمال تو عجب حیرانم

اللہ اللہ چہ جمال است بدیں بو العجبی

حسن سے تیری بڑھی رونق نسل آدم | دیکھکر تجھکو فلک پر ہوئے قدسی بیدم
غش پہ غش آتے ہیں ارباب نظر کو پیہم | من بیدل بجمال تو عجب حیرانم

اللہ اللہ چہ جمال است بدیں بو العجبی

تشنہ کامی سے پڑے کلتے زبانیں ہیہات | العطش العطش یہی مونھہ سی نکلتی ہین بات

ہیں زباں و دو لبوں کے یہ اشارے دو نبات | ما ہمہ تشنہ لبانیم توئی آبِ حیات

رحم فرما کہ ز حد میگذرد تشنہ لبی

ذاتِ باری کی طرح ذات ہے تیری یکتا | حدِ امکاں سے ہے باہر کہ ہو ثانی تیرا
جو خبر دارِ حقیقت ہیں یہ ہے قول انکا | نسبتے نیست بذاتِ تو بنی آدم را

برتر از آدم و عالم تو چہ عالی نسبی

اے نبی سرورِ نبوت جو کیا تو نے قیام | ہو گیا گلشنِ طیبہ چمنِ دار سلام
واہ کیا بات تری فیض کی اے رحمتِ عام | نخلِ بستانِ مدینہ ز تو سرسبز مدام

زاں شدہ شہرۂ آفاق بشیریں رطبی

جب ہوا عالمِ ہستی کی پیدائش میں تیرا ظہور | تھے فصیحانِ عرب اپنی زباں پہ مغرور
سرکشوں کی ہوئی تادیب خدا کو منظور | ذاتِ پاکِ تو دریں ملکِ عرب کرد ظہور

زاں سبب آمدہ قرآں بزبانِ عربی

تو نے کی عالمِ علوی کی عجائب گلگشت | فلک جس کی بلندی کی ہے یاں اک طشت
پہنچے موسیٰ تو فقط طور پہ جیسے کہ وشت | شبِ معراج عروجِ تو ز افلاک گذشت

بمقامے کہ رسیدی نرسد ہیچ نبی

کیا کرے عرضِ تمنا یہ گرفتارِ الم | عفوِ تقصیر کرا ای شہِ عرب شاہِ عجم
یہ نہ ہوگا کبھی حسبِ کرم تیرے کی قسم | نسبتِ خود بسگت کردم و بس منفعلم

زانکہ نسبت بسگِ کوئے تو شد بے ادبی

تو شہِ حسن ہے زیبا ہے تجھے مسندِ ناز | ہیں حضوری میں تری سیکڑوں حاضر جانباز
مرجعِ خلق تری ذات ہے اے بندہ نواز | ہر درِ فیضِ تو استادہ بصد عجز و نیاز

رومی و طوسی و ہندی یمنی و حلبی

کہیں ناسور نہ بنجائے مرا زخم جگر — ہو رفو تار نظر سے جو ترے ہے بہتر
منتظر ہے نگہ لطف کی جان مضطر — چشم رحمت بکشا سوئے من انداز نظر

اے قریشی لقبی و ہاشمی و مطلبی

ہم سیہ کار ہیں کالا ہو نامۂ اعمال سیاہ — کثرت جرم اور اسپر کہ عصیاں ہیں گواہ
منفعل ہوتے ہیں ہم آتا ہی جی میں کر گناہ — عاصیانیم ز ما نیکی اعمال مخواہ

سوئے ما روی شفاعت بکن از بے سببی

یا نبی درد جدائی سے ہے اب حال ردی — ہو شفا اور کرم تیری دوا ہی اسکی
عرض ممتاز جگر خستہ کی بس تجھ سے ہی ہے — سیدی انت حبیبی و طبیب قلبی

آمدہ سوئے تو قدسی پے درماں طلبی

خمسہ بر غزل مولانا جامی قدس سرہ السامی

ہوش رہتا کبھی اور کبھی رہتی ہے غشی — دیدہ و دل میں سمائی ہے تری ماہ وشی
ہجر جانسوز میں کیونکر نہ کروں نالہ کشی — لی حبیب عربی مدنی قرشی

کہ بود درد و غمش مایۂ صد عیش و خوشی

فیض و کرم ساقی کوثر کی ہے خیرات — خضر و الیاس گئے کیسے سوئے ظلمات
پانی پانی لب سے ہوئے نیل و فرات — مصلحت نیست مرا سیری ازاں آب حیات

ضاعف اللہ بہ کل زمان عطشی

کیا کروں دیکھ کے میں جانب ماہ تاباں
میں تو ہوں مہر درخشان عرب پر قرباں
کیا ستارا ہے مرا اوج پہ چرخ گرداں
ذرہ دارم بہوا داری او رقص کناں

تا شدہ شہرۂ آفاق بخورشید وشی

سچ محبوب خدا سے ہی تجمل شمع حرم
کھل گیا ایک جہاں میں یہی مہ و خور کا بھرم
عشق کامل کا مرے حال پہ کیا ہی کرم
گرچہ صد مرحلہ دورست ز پیش نظرم

وجہہ فی نظری کل غداة و عشی

افصح الخلق کی غالب جو ہوئی تخشی
فہم مطلب میں کی ذہن سے ثابت قدمی
مجھ میں اور اسمیں جو واقع ہی بیشی کمی
فہم رازش چکنم او عربی من عجمی

لاف مہرش چہ زنم او قرشی من حبشی

کاش ہوں کوئی محمد میں زمیں کا پیوند
زندگی میں نہ سہی مرکے تو ہوں میں خرسند
تجھکو ہمتا ز جگر ریش ہی کافی یہ سند
جامی ارباب وفا بہرہ ز عشقش بردند

سر سیادت کہ ازیں راہ قدم باز کشی

تضمین غزل حضرت مولنا قطبی مخمس ودہ سطور مسبع

آتش افروخت ہجران دل تشنہ لبی
مدد اے چشمۂ فیض و کرم مطلبی
بر لبم آمدہ جانم زغم و مضطربی
رحم کن رحم کہ سرمایۂ عیش و طربی
حاضرم بر در تو بہر عنایت طلبی
نگہے سوئے من اے سید مکی عربی

انا مولا کے خدا عالک ہو والی

ایکہ در زمرۂ خاصان خدا منتخبی
ہمہ در زیر لوایست چہ ولی ہر چہ نبی

مظهر نور خدا هست عیان لم لقبی
ذره را حصر کجا این نبود بوالعجبی
نسبتم نیست ز تو یا عجمی و عربی
در حسابم ز عبید تو فحسبی حسبی

نسبتم شد بکانت فکفانی نسبی

عالم از پرتو رخسار تو خورشید شعاع
در کف جود تو بر جیب حریص و طماع
نیست همرنگ تو نقشی بکتاب ابداع
سکه‌ها نا شده خامهٔ صنع صناع
دشمنانت چه رسانند زیانت بنزاع
انت لله مطیع و لنا خیر مطاع

انت لله ولی و الی الناس نبی

شانه کاکل شبرنگ تو واللیل اذا
والضحی لمعه ز ان عارض پر نور و ضیا
عکس دندان تو گوهر بصدف کرد عطا
گفت آموخت بدریا کرم و جود و سخا
خواهم انصاف ز تو صاحب لولاک لما
من کجا وصفت حسن و جمال تو کجا

که ز من وصف سگان تو بود بی‌ادبی

عاصیم دفتر عصیان مرا بر هم زن
قلم عفو بکش کن ز حسابم ایمن
خضر شو در ره صحرای غم و رنج و محن
بکش از پای دلم خار المهای من
سوی دو قهر سفر ناظر لطف فگن
غیر اقرار بتوحید و رسالت بر من

نیست سرمایهٔ طاعات گر از من طلبی

دامن خلد بعطر ز شمیم خویت
از کجا تا بکجا گشت نسیم بویت
مشک چین نافه تا تار ز عطر مویت
غیرت چین و خط سلسلهٔ گیسویت
حبذا کعبه محراب خم ابرویت
دل ویران من آباد بیاد رویت

ایها القلب تداعت کبیت عربی

ای قدت در چمنستانِ ازل نخلِ مراد — بندۂ تیغِ فرمانِ تو سروِ آزاد

سرمۂ چشمِ تو نورِ بصرِ سورۂ صاد — ور نگاهت بصر آیتِ ما زاغ زیاد

بجنابِ احدیت منم و این فریاد — مهرِ رویت ز منِ خسته جگر [illegible]

خلّد الله تعالیٰ ابداً شوقک لی

در حضورِ انجمن جیم نبود نسناسے — سیرِ فردوس کجا مقدرتِ خناسے

تنگدستے کہ نباشد بتنش کرپاسے — شدہ زائل طرد شانِ ز مرضِ افلاسے

آہ غافل ز جلالِ جبروت و باسے — قربِ شہ بسیار بود روشنی کناسے

کی میسر راہی وصلِ دوال طلبی

نسخۂ فیضِ تو از سبع سموات ضخیم — دستِ فیاضِ تو فرمود بدریا تعلیم

بحرِ لطف و کرم وجودِ تو شکیبِ تسنیم — خوانِ نعمائے تو غیرتِ دہ جناتِ نعیم

خاک را میکند اکسیرِ نگاہت زر و سیم — مفلس محض و عطا تو کریمی چه کنیم

از کریمان نبود وجود و عطا بوالعجبی

ننگ دارند ز من گبر و مسلمان عارے — ور ز تو لم کنند اسلام و مجوس انکارے

خاطی و مخطی و عاصی و زبون اطوارے — بہر من ہر چہ بگوئی تو بگو بیم آسے

میکند عرض چه ممنا ز جگر افگارے — قطبی روسیہ پر گنہ بدکارے

ان یمسکم عفوکم لستم بالطبی

ترجیع بند

غیرتِ روح و روان جسمِ مصفا داری — مردمِ چشمِ جہان نرگسِ شہلا داری

رشکِ طوبائے جنان قامتِ رعنا داری — من چه گویم که چه اوصافِ دل آرا داری

حسنِ یوسف دمِ عیسیٰ یدِ بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

حق گواہ است نبودند ترا مثل و عدیل
مر ترا آمدہ حاصل بہ سوالاں تفصیل

یونس و صالح و داؤد و سلیمان و خلیل
نبود در صفت و مدح تو الا تمثیل

حسنِ یوسف دمِ عیسیٰ یدِ بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

دل نہ بندد بگلستان ہوائے تو خلیل
داغِ سودائے تو بر فرق سلیمان اکلیل

در دمِ تیغ تو گردن بکشد اسمٰعیل
نغمۂ بر لب داؤد ازیں قول جمیل

حسنِ یوسف دمِ عیسیٰ یدِ بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

انبیا طالب دیدار تو بودند ہمہ
تشنۂ لعل گہربار تو بودند ہمہ

چشم بد دور کہ بیمار تو بودند ہمہ
پرتو از مہر پئے انوار تو بودند ہمہ

حسنِ یوسف دمِ عیسیٰ یدِ بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

مقبلاں بہر ولائے تو بخلقت مقبول
بارک اللہ بتو ہست ثنایت منقول

مدبراں از پئے بغض تو بشکنت مشکول
چہ کسی است کہ کلیم است بوصفت مشغول

حسنِ یوسف دمِ عیسیٰ یدِ بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

لب جاں بخش تو احیا بمسیحا آموخت
شمع بر طور ز رخسار تو موسیٰ افروخت

سرکشان ز تو شیدائی و دلها اندر تفت — در غم عشق تو آن کیست بغیر ما که نسوخت

حسن یوسف دم عیسی ید بیضا داری
آنچه خوبان همه دارند تو تنها داری

والضحی نیست مگر از رخ تو تنویرے — در پی زلف تو واللیل بود تفسیرے
شرح وصف تو نگنجید چو در تحریرے — اکتفا کرد سخن سنج باین تقریرے

حسن یوسف دم عیسی ید بیضا داری
آنچه خوبان همه دارند تو تنها داری

مهر رای رخسار تو روشنگر دل — مست تیر است زبانم چو قمر از در دل
گر کنی گاه بحالم نظر از شطر دل — بر لبم نعت تو به بانیتو باشد سر دل

حسن یوسف دم عیسی ید بیضا داری
آنچه خوبان همه دارند تو تنها داری

سخن از بین لب لعل تو گردید فصیح — عربی را به لسان آمده ترجیح
نتوانست چو نعت تو بشرح و توضیح — مدح سنج تو گرائید باین قول صحیح

حسن یوسف دم عیسی ید بیضا داری
آنچه خوبان همه دارند تو تنها داری

مرترا خواند خدا بر سر عرش اعلی — داد افزون ز رسل مرتبه او اولے
ایکه فخر بود از صدق تو وحی یوحی — چه قدر هست ثنا ذات تو صفات حسنے

حسن یوسف دم عیسی ید بیضا داری
آنچه خوبان همه دارند تو تنها داری

جنبشِ قلمِ تو از حق تعالیٰ آمد — زیبِ پایۂ تو سرِ عرشِ معلیٰ آمد
عالم از نورِ ظہورِ تو تجلیٰ آمد — ذاتِ پاکِ تو بایں صفتِ مجلیٰ آمد

حسنِ یوسف دمِ عیسیٰ یدِ بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

فتح آں روز کہ بحرِ تو بپایاں آید — دردِ جانکاہ مرا وصلِ تو درماں آید
بہرِ فیضِ تو ممتاز چو حساں آید — رود از خویش و بپایۂ تو ثناخواں آید

حسنِ یوسف دمِ عیسیٰ یدِ بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

قطعات تاریخ

رشکِ سحبان وحید جناب منشی امیر احمد صاحب امیر مینائی لکھنوی

مبارک ہو تمہیں ممتاز اس دیوان کا چھپنا — ثنا ہے قیامت میں امیر احمد کے ثناخواں کا
امیر ایک مصرعِ تاریخ دیتا ہے یہ خوش ہو — صلہ دیوانِ محشر میں ملیگا سارے دیواں کا

۱۳ھ

حسنِ معنی را نازش جناب مولوی غلام محمد خاں صاحب

تپش دہلوی

زہے شگفتہ مضامین و نعت پر برکات — کہ غنچۂ دلِ عاشق ز دیدنش بشگفت

خوشا نصیب چنین ناو حمے کہ ممتاز است — بگفت ہر غزلِ نعت ای تپش در سفت

بنقد جاں بگرفت و خلق شیدا شد — کہ گنجِ گوہرِ معنی بدستم آمد مفت

دروغ را نہ فروغے بود بصدقِ کلام — کہ ظلمتِ شبِ تار از طلوعِ مہر نہفت

برائے سال ہر افکر بود روح قدس — سخن طرازی مدحِ رسولؐ پاک بگفت

۱۳۰۸ھ

سخنور ذی کمال جناب حکیم سید ضامن علی صاحب
جلال لکھنوی

دیکھ کے دیوان نعت حضرتِ ممتاز کا — حور و ملک جن و انس پڑھتے ہیں صلِ علیٰ

مصرعِ تاریخ طبع لکھتے ہیں جلال اس طرح — واہ عجب بے مثال نعت کا دیوان لکھا

۱۳۰۸ ہجری

ہمصفیر فرزدق و لبید جناب سید محمد اصطفا صاحب
خورشید لکھنوی

جناب ممتاز عالی منزلت — بلبلِ گلزارِ نعتِ مصطفیٰ

شاعرِ شیریں زبانِ خوش بیاں
نعتِ حضرت میں لکھا دیوان عجب
مصرعِ موزوں ہر ایک ہے قند یار
قاصر اوسکی مدح میں کام و دہاں
فضلِ حق سے چھپ گیا وہ دیوان تمام
فکر مجھکو جب ہوئی تاریخ کی
صنعتِ توشیح میں لکھہ چند شعر
کہدیا قطعہ اسی صنعت میں تب
یوں لکھا خورشید ہجری سال طبع
سنہ ۱۲۹۰ع

عاشق و شیدائی محبوبِ خدا
صفحہ جسکو دیکھکر ہر دل ہوا
نقطہ نقطہ خالِ روئے دلربا
عاجز اوسکے وصف میں فہمِ رسا
نور بخشِ چشمِ مشتاقاں ہوا
قوتِ ذہنِ رسا نے دی صدا
عیسوی سن کا بھی دینا ہے پتا
کچھہ بڑا کچھہ اس صدا سے حوصلا
خوب دیوان نعتِ مولا کا چھپا
۸ ۰ ۱۳ ہجری

سرآمد فصحائے روشن دماغ جناب مرزا خان صاحب
داغ دہلوی استاد مصنف

بارک اللہ حامد احمد
داغ تاریخ طبع دیوان گفت

کرد مشتاق چوں بصدق و یقیں
جلوہ پرداز نعت سرور دیں
۸ ۰ ۱۳ھ

فرزند سعید رشید احمد رشید تھانوی

از احفادِ مصنّف

دیوانِ نعتِ حضرتِ ممتاز شد چو طبع
روح القدس ز حسنِ بریں جا بگفت

شادان نعم رشید چو سالش سروشِ غیب
مقبولِ بارگاہِ رسولِ خدا بگفت

۸ ۰ ۱۳ھ

رنگین بیان منشی ریاض احمد رضوان شاگردِ مصنّف

مدح سنجِ شہِ لولاک جنابِ ممتاز
رکھتے ہیں یہ رنگین کشورِ اصنافِ سخن
نظم ہے سلکِ گہر نثر ہے دُرِّ منثور
دفترِ نعت جو دیکھا تو عجب نورانی
مہرِ تاباں فصاحت کا ہے مطلع ہر شعر
شاعری زہرِ ہلال سے سوا ہے۔ لیکن
حسنِ معنی و بیان اور وہ کنایات بلیغ
آبِ گوہر سے مصفا ہیں مضامینِ لطیف
جامے میں پھولے سماتے نہیں اہلِ معنی
فرد ہے اپنی لطافت میں یہ مجموعۂ نعت
چھپکے نکلا جو یہ خلوتکدۂ مطبع سے

فردِ کامل ہیں فضائل میں کمالات میں طاق
منتظمِ ملکِ معانی کی ہے فکرِ سبّاق
ابرِ نیساں کا ہے زیبندہ قلم پر اطلاق
مثلِ خورشیدِ درخشاں ہیں منور اوراق
لفظ ہیں نوردہِ سینۂ اہلِ اشراق
یہ وہ دیواں ہے کہ جسکے ہیں مضامیں برّاق
دلربائی میں ہیں معشوق برائے عشاق
گردِ تعقید پڑی ہے نہ غبارِ اغلاق
کیا ہی مقبول ہوا۔ شکرِ خدائے خلّاق
جسقدر کیجیے تعریف ہے اوسکا مصداق
محوِ نظارۂ دلکش ہوئی چشمِ مشتاق

کلکِ رنگیں سے یہ ضلوں گل تاریخ کھلا	بخیزاں ہے چمنِ مدح رسولِ آفاق
	۸ ۰ ۱۳ ھ

در قلزم معنی سیاح جناب منشی محمد میاں داد خاں صاحب سیاح اورنگ آبادی ثم السورتی

بارک اللہ حضرتِ ممتاز	چھپ گیا آپ کا جریدۂ نعت
اہلِ معنی ہیں وجد میں پڑھ کر	غزل و قطعہ و قصیدۂ نعت
صفحۂ دل پہ کیجیے تحریر	ہیں وہ مضموں برگزیدۂ نعت
سبز میوہ ہے ورق کیا ہے	نقطہ نقطہ ہے میوہ چیدۂ نعت
شور انگیز عشق ہے ہر شعر	کیا ہی دیواں نمک چشیدۂ نعت
ہر طرف ہیں لگے ہوئے انبار	ٹوٹ کر میوہ رسیدۂ نعت
نظم میں ہے روانیِ کوثر	ہے مصنف جو سے کشیدۂ نعت
میں بھی تاریخِ طبع وہ لکھوں	جو سراپا ہو جلوہ دیدۂ نعت
کلکِ سیاح نے لکھا مصرع	سرورِ دیں کا ہے جریدۂ نعت
	۸ ۰ ۱۳ ھ

دیگر

طبع گردید دفترِ برکات	گفت ممتاز سورۂ تحسین

من چہ وصفش کنم کہ مشہور است
گر نہ باور کنی کلامِ مرا
گر ز شعرے تو چاشنی گیری
بہرِ تاریخِ طبعِ آں سیلاح

عاشق و مادحِ رسول است ایں
سخنش را ببیں و باز ببیں
کامِ جانفت ازآں شود شیریں
گفت گلزارِ نعتِ سرورِ دیں

۸ ۰ ۱۳ ھ

ہمسایۂ غالب و ذوق جناب مولوی محمد ظہیر احسن صاحب
شوق نیموی عظیم آبادی

نہ کیوں مقبولِ عالم ہو یہ دیوان
مشامِ قدسیاں تک ہے معطر
ڈھلا ہے نور کے سانچے میں ہر شعر
غضب کے ہیں اشارات و کنایات
کہی اے شوقؔ میں نے اسکی تاریخ

گلِ نعتِ رسولِ انس و جاں ہے
یہ وہ مجموعۂ عنبر فشاں ہے
عجب حسنِ معانی و بیاں ہے
سمجھتا ہے وہی جو نکتہ داں ہے
کلامِ شاعرِ شیریں بیاں ہے

۷ ۰ ۱۳ ھ

قرۃ العین ارشد فاروق احمد فاروق شاگرد و پسر مصنف

حضرتِ ممتاز احمد والدم
جمع کردہ ایں کلیاتِ بیمثال

بہر سال لش آفتاب فکرِ من	نور افشاں گشت تنویرِ خیال
	۱۳۰۷ھ

شاعرِ شیریں مقال جناب سید محمد مہدی صاحب کمال

شاگرد و خلف الصدق جناب جلال لکھنوی

فرمائیے جب جناب ممتاز	دیوانِ شریف نعت مطبوع
ہاتھ آیا کمال مصرعِ سال	دیوانِ شریف نعت مطبوع
	۱۳۰۸ھ

ایضاً

چھپ کے یکتا ہے ممتاز نے کیا جب	ممتاز ہو گیا کیا دیوانِ نعتِ احمد
لکھ دی کمال مصرعِ تاریخ طبع کا یوں	بیحد خوب ہی چھپا ہے دیوانِ نعتِ احمد
	۱۳۰۸ھ

بحر نکتہ دانی راگوہر مقصود منشی مسعود احمد صاحب مسعود

شاگرد و خلف الرشید جناب امیر لکھنوی

سخن سے ہیں ممتاز اہلِ سخن	خصوصاً ثنا خوانِ خیر الانام

اونھیں پہ ہے اعزاز کا خاتمہ — اونھیں پہ ہے شعراء امت کا اختتام
یقیں ہے کہ دیوان محشر میں بھی — کرینگے اونھیں لوگ جھکا کر سلام
اونھیں میں سے ممتاز احمد میاں ایک — ہوا جنکا دیوان چھپ کر تمام
لکھی اوسکی تاریخ مسعود نے — ہے ممتاز ممتاز کا ھر کلام

۱۳۰۸ھ

گنجینۂ سخن را کلید منشی محمد المجید صاحب مجید کیرتپوری

گفت ز ممتاز چو دیوان طبع — در صفت شاہد صدق و یقیں
گفت مجید از سر الہام سال — طبع شدہ نعت رسول امیں

۱۳۰۸ھ

ولہ

چھپا ممتاز احمد کا جو دیواں — کہ ہے لاریب وہ بے انتہا خوب
رسول مجتبیٰ کی اوسمیں ہے نعت صلی اللہ علیہ وسلم — ہر ایک بیت اوسکی ہے صل علیٰ خوب
سر انصاف سے لکھی مجید تاریخ — چھپی نعت نبی اللہ کیا خوب

۱۳۰۸ھ

تمام شد

اطلاع

جو کتاب جناب مصنف صاحب کے یا میرے دستخط سے معرا
ہو مال مسروقہ سمجھکر اوسکے خریدار کو اجتناب لازم ہے
جتنی کتابیں درکار ہوں حضرت مصنف مدظلہ کے پاس
ریاست جوناگڈہ سے یا راقم مقام تھانہ بھون ضلع مظفر نگر
سے نقد قیمت فی نسخہ بھیجکر یا بطور ویلیو پے ایبل کے
طلب کریں ہر ایک دس کتاب کے خریدار کو ایک کتاب مفت ملیگی

الراقم
فاروق احمد فاروق خلف حضرت مصنف مدظلہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
٦٦	١١	ساستی	راستے	٨٢	٥	کلائی	کلاہی	٩٣	١٩	وحدت عرفان	وحدت و عرفاں
٦٨	٨	کرتے ہی	کرتے ہی	٨٢	٩	فخر	فقر	٩٤	١	تسنیم سے	تسنیم ہی
٦٩	٩	انساں	انساں ہے	٨٣	٨	اترتے	اوترتے	٩٥	٩	تیر کس	تری
٦٩	١١	نظارہ	نظارا	٨٥	٢	دوبنے	ڈوبنے	٩٥	١١	تیری	تری
٦٩	١٣	تکنے	تنکے	٨٦	٣	ٹھکرے	ٹکڑے	٩٦	٨	دفن ہیں	دفن ہوں
٧١	٣	پلائی	پلائی	٨٦	١٤	تری	تری	٩٨	٦	نہیں	نہو
٧١	٤	اگر	دگر	٨٧	١٧	کیسے	کیسی	٩٨	١٣	قران	قرآن
٧٢	٢	بولعب	بولہب	٨٨	١٦	ناتواں کون	ناتواں کو	٩٩	٢	ہی	ہیں
٧٢	١١	کہا	کیا	٨٩	٨	سایہ لطف	سایۂ لطف	١٠٠	٤	باغ باغ	داغ داغ
٧٣	٣	معمبر	منبر	٨٩	٩	موتا ہے	ہوتا ہے	١٠٠	١٩	حیذای	حبذای
٧٦	١	بولعب	بولہب	٩٠	١٨١	ٹکرے	ٹکڑے	١٠٢	٨	تال ہی	تال دی
٧٦	١٢	کیسی خرشید	کیسی ہی خرشید	٩٢	١٠	٢	٢٧	١٠٣	١٢	سروث	ہجرت
٧٧	١٨	ترے	تری	٩٣	٣	جزیہ	جزیہ	١٠٥	٥	ہیں	ہیں
٧٩	١	کی	کے	٩٣	٧	بہی محبوب	ہیں محبوب	١٠٥	٩	مجکو دے	مجکو پلادے
٧٩	٣	عمر بیٹے	بیٹے عمر	٩٣	٨	وحدت عرفاں	وحدت و عرفاں	١١٠	٥	اوس سے	اوسنے
٨٠	٣	بناسے	بنائے	٩٤	١٨	اسدای	اعدای	١١٠	٤	گردن	گردوں
٨١	٨	مخطط	مخطط	٩٣	١٩	میناہو	مینای	١١٠	١٠	پھیرنے	پھیرے